دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 021-2213768

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوالات
صحابہ رضی اللہ عنہم کے جوابات
www.KitaboSunnat.com

سلیمان نصیف الدحدوح

مترجم: مولانا حسین احمد نجیب مرحوم

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 021-2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی
طباعت : ۲۰۰۱ء شکیل پریس کراچی۔
ضخامت : ۱۵۰ صفحات

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم 26 نابھ روڈ لاہور
کشمیر بکڈ پو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
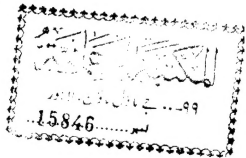
ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

☆ ...... اہل اسلام وایمان کے نام

☆ ...... اصحاب تقویٰ ورع کے نام

☆ ...... ہر اس شخص کے نام جو اللہ کی عبادت اس طرح کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جیسا کہ اس کا حق ہے۔

سلمان

فہرست مضامین

مقدمہ

الحمدلله رب العالمین، والصلوٰة والسلام علی رسوله المعلم و علی آله و اصحابه النجباء

زیر نظر اس کتاب کا انداز و بیان بھی بعینہ ہماری پہلی کتاب والا ہے جس کا نام ہم نے یہ رکھا تھا۔

صحابی رضی اللہ عنہ سوال کرتا ہے

اور

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب مرحمت فرماتے ہیں

یہ انداز صرف افہام و تفہیم میں ترتیب و آسانی کے پیش اختیار کیا گیا ہے چنانچہ ہماری اس پہلی کتاب میں نبی ﷺ صحابی کے سوال کا جواب مرحمت فرماتے ہیں۔ اور آپ ﷺ کا یہ جواب شریعت کا حکم قطعی ہوتا ہے۔

لیکن زیر نظر اس دوسری کتاب میں انداز و بیان اس طرح ہے کہ نبی ﷺ صحابی کو جواب مرحمت فرماتے ہوئے اس کی موجود کیفیت و حالت پر برقرار نہیں چھوڑتے بلکہ اس کیفیت و حالت کو صحیح طور پر یوں اختیار کرنے کا طریقہ بتاتے ہیں کہ وہ تمام لوگوں کے لئے شرعی رہنمائی قرار پاتا ہے جیسا کہ پہلی کتاب میں صحابی کے جواب میں آپ نے فرمایا تھا۔ حتی یرث الله الارض ومن علیها

زیر نظر کتاب کے انداز بیان کی مثال :

حضرت عمران بن حصین خزاعیؓ کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو جماعت سے الگ کھڑا ہوا، نماز میں شریک نہیں تھا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اے فلاں شخص! تجھے کیا عذر لاحق ہو گیا کہ تو جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھ رہا؟

تو وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ مجھے جنابت لاحق ہو گئی اور (غسل کے لئے) پانی میسر نہیں ہے۔

آپؐ نے فرمایا: تیرے لئے پاک مٹی (سے تیمّم کرنے) کی اجازت ہے اور وہ تیرے (عذر جنابت کو دور کرنے کے لئے) لئے کافی ہے۔

غور کیجئے کہ اگر صحابی کے جواب میں نبی ﷺ خاموشی اختیار فرمالیتے تو حکم شرعی یہ ہو جاتا کہ جنبی پر پانی کی غیر موجودگی کی صورت میں نماز واجب ہی نہیں ہے۔ لیکن نبی ﷺ نے ایک حکم شرعی عطا فرمایا کہ جس شخص کو جنابت لاحق ہو جائے اور اس کو پانی میسر نہ آسکے تو وہ تیمم کر لے۔ اور یہ حکم تمام لوگوں کے لئے قیامت تک رہے گا۔

دوسری مثال:

ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارثؓ کی حدیث ہے جسے امام بخاریؒ اور ابو داوٗدؒ نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے روز ان کے پاس تشریف لائے اور وہ روزہ سے تھیں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا۔

کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا؟

انھوں نے جواب دیا: نہیں۔

آپ نے پھر دریافت فرمایا: کیا آئندہ روز بھی تیرا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟

انھوں نے جواب دیا: نہیں۔

آپ نے فرمایا: تو یہ روزہ بھی توڑ دے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ نے ام المومنین رضی اللہ عنہا کے جواب پر خاموشی نہیں اختیار فرمائی بلکہ تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم بیان فرمایا یعنی وہ مکروہ ہے۔

اللہ کے حضور میں دعا گو ہوں کہ وہ ہمارے دل میں درست بات القا فرمائے اور اس تالیف کو صحت کے ساتھ مرتب کرنے میں ہماری رہنمائی فرمائے، اور ہماری بھول چوک پر ہماری گرفت نہ کرے، اور اس تالیف میں جو ہمیں تعلیم دی گئی ہے اس کو ہمارے لئے نافع بنادے اور جو ہمیں معلوم ہو جائے اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اور اللہ ہی سیدھے راستے کی ہدایت دینے والا ہے۔

سلمان نصیف الدحدوح

اصطلاحات کتاب

کتاب میں حوالہ کے لئے درج ذیل اصطلاحات کو اختیار کیا گیا ہے

رواہ الشیخان سے مراد	امام بخاری و مسلم
رواہ الثلاثہ سے مراد	امام بخاری، مسلم اور ابو داؤد
رواہ الاربعۃ سے مراد	امام بخاری، مسلم، ابو داؤد اور ترمذی
رواہ الخمسۃ سے مراد	امام بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور نسائی
رواہ اصحاب السنن	امام ابو داؤد، ترمذی اور نسائی
رواہ الترمذی و صاحباہٗ سے مراد	امام ترمذی اور امام ابو داؤد و نسائی

باب اول

الایمان والاسلام

(۱)

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو مضبوط تھامے رہنے کی تلقین

سوال : کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی الہ (لائق عبادت) نہیں۔ اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں ؟

جواب : طبرانی کبیر میں جید اسناد کے ساتھ حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم سے یہ فرمایا : "کیا تم لوگ اس کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی الہ (لائق عبادت) نہیں، اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں ؟

سب نے کہا : کیوں نہیں، ہم سب اس کی گواہی دیتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا : یاد رکھو، یہ قرآن ہے، اس کا ایک سر اللہ کے ہاتھ میں ہے، اور دوسرا سرا تم لوگوں کے ہاتھ میں۔ تم اس قرآن کو (علم و عمل کے اعتبار سے) مضبوطی سے تھامے رہو گے تو ہرگز (صراط مستقیم سے) گمراہ نہ ہو گے، اور پھر کبھی بھی ہلاکت میں نہ پڑو گے۔

فائدہ :- قرآن کریم بندے اور اس کے رب کے درمیان مشترک ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو حکم نامہ کی حیثیت سے نازل فرمایا جو اس کے مامور بندے کی تمام حرکات پر محیط ہے۔ اور اللہ اپنے بندے کو اپنی حجت میں شامل کرتا ہے اور بندے سے اپنی کتاب پر عمل کا مطالبہ کرتا ہے تاکہ قرآن پڑھنے پر ثواب عطا کرے، چنانچہ جو شخص قرآن کو اخلاص کے ساتھ پڑھے اس پر سکینہ کا سایہ ہوتا ہے لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ قرآن کریم کے معنی میں غور و فکر کریں، اس کے احکام کو اچھی طرح سمجھیں اور اس کے نور سے روشنی حاصل کریں تاکہ ان پر سے ذلت و گمراہی کے بادل چھٹ جائیں قرآن کریم میں حکمت اور صحیح رہنمائی ہے اور

قرآن حق اور مکارم اخلاق کی طرف بلاتا ہے۔

(۲)

سوال...... کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں اور یہ کہ قرآن اللہ کے ہاں سے آیا ہے؟

جواب...... بزار اور طبرانی کی روایت ہے، حضرت مطعم بن جبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ مقام جحفہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور میں اللہ کا رسول ہوں، اور یہ کہ قرآن اللہ کے ہاں سے آیا ہے؟

ہم نے کہا: کیوں نہیں، (ہم اس کی گواہی دیتے ہیں)

آپ نے فرمایا: تمہارے لئے خوشخبری ہے، یہ قرآن ہے، اس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں، لہذا اس کو مضبوطی سے تھامے رہو گے تو یقیناً ہلاکت میں ہرگز نہ پڑو گے اور کبھی بھی گمراہ نہ ہو گے۔

فائدہ :- اس سوال کا حاصل بھی وہی تعلیم ہے جو پہلے سوال میں دی گئی ہے۔

۳...... اسلام کا مضبوط ترین حلقہ

سوال...... اسلام کے حلقوں میں سے کونسا حلقہ مضبوط ترین ہے؟

جواب...... مسند احمد، بیہقی اور طبرانی میں حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے دریافت فرمایا: اسلام کے حلقوں میں سے کونسا حلقہ مضبوط ہے۔

لوگوں نے جواب دیا: نماز۔

آپؐ نے دریافت فرمایا: کون سی نیکی ایسی ہے جس کیساتھ یہ نماز بھی ہوتی ہے؟

صحابہؓ نے عرض کیا: رمضان کے روزے۔

آپؐ نے پھر پوچھا: کون سا نیک کام ہے اس کے ساتھ؟

صحابہؓ نے عرض کیا: جہاد

آپؐ نے سوال کیا: کون سا نیک کام ہے اس کے ساتھ ؟

پھر آپ نے خود ہی جواب دیا: ایمان کا مضبوط ترین حلقہ یہ ہے کہ تم اللہ کے لئے کسی سے محبت رکھو اور اللہ ہی کے لئے کسی سے دشمنی کرو۔

لغات :-

عری : عروۃ کی جمع ہے جس کا معنی جوڑنا ہے۔

اوثق : مضبوط ترین

فائدہ :-

جن امور کے ذریعہ انسان وافر نیکیاں کما سکتا ہے اور وہ عظیم اعمال جو اسلام کے رابطے کو مضبوط کرتے اور ایمان کو بڑھاتے ہیں ان کی وضاحت و تکمیل یوں بیان کی کہ وہ ہیں نماز، روزہ اور دین پر دشمنوں کے حملہ سے دفاع اور ایمان کے لئے مضبوط ترین حلقہ اللہ کے لئے کسی سے محبت اور اللہ ہی کے لئے کسی سے بغض رکھنا ہے۔

۴...... اسلام اور ایمان کا بیان

سوال...... اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ سوال کرنے والا کون تھا؟

جواب...... بخاری و مسلم اور ابوداؤد، ترمذی و نسائی نے حضرت عمر بن خطابؓ سے یوں روایت نقل کی ہے کہ ایک روز ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے، اچانک ایک ایسا شخص ہمارے پاس نمودار ہوا کہ اس کا لباس انتہائی سفید، اور بال بالکل سیاہ تھے۔ اس شخص کے سراپے پر سفر کے بھی کچھ آثار دکھائی نہ دیتے تھے اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہ تھا، وہ اس حیران کن کیفیت کے ساتھ آیا اور پھر نبی ﷺ کے گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا، اور اپنے دونوں ہاتھ نبی ﷺ کی ران پر رکھ دیئے اور گویا ہوا کہ :

اے محمد! مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے ؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی شہادت دے کہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کی بھی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ تو نماز کو قائم رکھے۔ زکوٰۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور اللہ کے گھر تک پہنچنے کی تجھے استطاعت ہو تو حج بیت اللہ کرے۔

اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: ہم لوگوں کو بڑا تعجب ہوا کہ آپ سے سوال بھی کرتا ہے اور آپ کی تصدیق بھی کرتا ہے۔

وہ شخص پھر گویا ہوا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے؟

آپؐ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر اس کی نازل کردہ کتابوں پر، اس کے رسولوں اور قیامت کے دن پر ایمان لائے، نیز اچھی بری تقدیر پر بھی ایمان لائے۔

اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔

وہ شخص پھر گویا ہوا اب آپ مجھے احسان کے متعلق کچھ بتایئے؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ احسان یہ ہے کہ تو اپنے رب کی عبادت اس کیفیت کے ساتھ کرے کہ گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے اور اگر (یہ کیفیت نہ ہو تو پھر کم از کم اس طرح سے عبادت کرے کہ) تو اسے تو نہیں دیکھ رہا البتہ اللہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

اس شخص نے پھر دریافت کیا: مجھے یہ بتائیے کہ قیامت کب آئے گی؟

آپؐ نے فرمایا: اس بارے میں جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔

وہ شخص پھر گویا ہوا: مجھے اس (قیامت) کی کچھ علامات ہی بتا دیجئے؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا: جب لونڈی اپنی مالکہ جننے لگے گی اور تو دیکھے کہ ننگے پاؤں ننگے جسم رہنے والے غریب بکریاں چرانے والے بلند و بالا عمارتیں بنوانے لگیں۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا، تھوڑی دیر گزری تھی، حضور ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا۔

اے عمر! جانتے ہو سائل کون تھا؟

میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: یہ جبرئیل امین تھے جو تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

ایک روایت میں اور بھی تفصیل ہے کہ قیامت کے سوال پر آپ ﷺ نے فرمایا پانچ چیزوں کا علم اللہ کے سوا کسی کو بھی نہیں ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ .... الخ

پھر آپ ﷺ نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور فرمایا اس شخص کو بلاؤ مگر وہاں تو کسی کو بھی وہ دکھائی نہ دیا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جبرئیل امین تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

تشریح لغات :-

☆...... ہمیں اس بات پر تعجب ہوا کہ وہ سوال بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی۔ اس لئے کہ اس کے سوال کرنے کا انداز ایسا تھا کہ اسے کچھ معلوم نہیں ہے اور پھر یہ کہتا کہ آپ نے سچ فرمایا اس بات کی علامت تھا کہ وہ سب جانتا تھا۔

☆...... احسان کا مطلب ہے اخلاص۔

☆...... قیامت سے متعلق سوال اس کے قائم ہونے کا وقت معلوم کرنے کے لئے تھا۔

☆...... امارات یعنی قیامت کے قریب کی علامات۔

☆...... ربتھا : یعنی اپنی مالکہ

☆...... العالة : عائل کی جمع یعنی فقیر غریب

فائدہ :

جبرئیل امین نبی ﷺ کے پاس انسانی شکل میں آئے اور نبی ﷺ کے سامنے بیٹھ کر آپ سے اسلام، ایمان، احسان سے متعلق اور قیامت اور اس کی علامات کے بارے میں سوال کرتے تھے اور نبی ﷺ اس کا جواب دیتے تھے۔ یہ سب اس لئے تھا کہ صحابہ کرام کو سنائیں اور اس طریقے سے ان کو دینی امور کی تعلیم دیں۔

۵...... فضائل دین کا بیان

سوال...... اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا حق بندوں پر اور بندوں کا حق اللہ

پر کیا ہے ؟

جواب...... بخاری، مسلم اور ترمذی میں حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے اور کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ اس گدھے پر سوار تھا جس کو عفیر کے نام سے پکارا جاتا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا حق بندوں پر اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے ؟

میں نے عرض کیا : اللہ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا : سنو! اللہ کا حق بندوں پر تو یہ ہے کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور بندوں کا حق اللہ عزوجل پر یہ ہے کہ وہ اس شخص کو عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا (یعنی شرک نہیں کرتا)

میں نے عرض کیا : یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سنادوں ؟

آپؐ نے فرمایا : ان کو یوں خوشخبری نہ سناؤ، ورنہ تو وہ (سب اعمال چھوڑ کر) کاہل ہو بیٹھیں گے۔

تشریح لغات :

ردف : سواری پر کسی شخص کے پیچھے بیٹھنا

عفیر : تصغیر ہے، آنحضرت ﷺ کے زیر استعمال گدھے کا نام تھا۔

فائدہ :

رسول اللہ ﷺ نے اس حقیقت کو بیان فرمایا کہ اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ بندے اللہ کی وحدانیت کا اپنی زبان سے بھی اقرار کریں اور ان کے دل اس اقرار کی تصدیق کریں یعنی زبان و دل سے اللہ کی وحدانیت کے اقرار و تصدیق کو لازمی قرار دیا۔ اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جب وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تو اللہ اپنے فضل اور شان کریمی سے ان کو عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا۔ حالانکہ اللہ جل شانہ پر واجب و لازم نہیں ہے۔

۶...... عمل میں میانہ روی اختیار کرنے کی تعلیم

سوال...... کیا مجھے معلوم نہیں کہ تم رات بھر نماز میں مشغول رہتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو؟

جواب...... بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا، کیا مجھے معلوم نہیں کہ تم رات بھر نماز میں مشغول رہتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو؟

میں نے عرض کیا: ایسا ہی کرتا ہوں۔

آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو! اگر تم ایسے ہی لگے رہے تو (اس کے نتیجے میں) اپنی آنکھوں کو دھنسا دو گے (یعنی ضائع کر دو گے) اور اپنے آپ کو تھکا لو گے۔ یاد رکھو! تم پر تمہارے نفس کا بھی کچھ حق ہے اور تمہارے گھر والوں کے بھی حقوق ہیں، لہٰذا کبھی روزہ رکھ لو کبھی نہ رکھو۔ اسی طرح نماز بھی پڑھا کرو اور سویا بھی کرو۔

تشریح لغات :-

الم اخبر : کیا مجھے معلوم نہیں، سوالیہ جملہ ہے یعنی مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ تم دن میں روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نماز پڑھتے رہتے ہو۔

هجمت عينك : آنکھیں اندر دھنس کر ضائع ہو جائیں گی۔

نفهت نفسك : اکتا جائے گا، تھکا دے گا۔

ان لنفسك حق : نفس کو راحت دے کر اس کا حق ادا کرو۔

فائدہ :

نبی ﷺ چاہتے ہیں کہ مسلمان عبادت میں میانہ روی اختیار کریں اور وہ اس طرح کہ کچھ ایام کے روزے رکھ لیا کریں اور کچھ ایام میں چھوڑ دیا کریں، اسی طرح رات کا کچھ حصہ نماز میں مشغول رہیں اور کچھ حصہ سویا کریں تاکہ آنکھیں بھی ضائع نہ ہوں اور جسم بھی کمزور نہ ہو جائے۔ ورنہ کہیں عبادت سے تھک کر اکتا نہ جائے اور آئندہ کے اوقات کو ضائع کرنے کا سبب بن جائے کہ ان میں عبادت نہ کر سکے گا تو پھر

اس عبادت کے اجر و ثواب سے محروم رہے گا۔

چنانچہ جس طرح انسان پر اس کے جسم کا یہ حق ہے کہ اس کو کچھ راحت دے اسی طرح ایک مسلمان پر اس کی بیوی کے نفقہ اور ازدواجی تعلق کے بھی کچھ حقوق ہیں جن کی ادائیگی ضروری ہے۔

۷...... موالاۃ المؤمنین (مؤمنوں کی تعداد بڑھانا)

سوال...... کیا تم لوگ اس پر راضی ہو کہ جنت میں داخل ہونے والوں کا چوتھائی حصہ تم ہو؟

جواب...... امام بخاریؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک خیمے میں نبی ﷺ کے پاس حاضر تھے، آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس پر راضی ہو کہ جنت میں داخل ہونے والوں کا چوتھا حصہ تم ہو؟

ہم نے عرض کیا: ہاں

آپ نے پھر فرمایا: کیا تم لوگ اس پر راضی ہو کہ جنت میں داخل ہونے والوں کا ایک تہائی حصہ تم ہو؟

ہم نے عرض کیا: ہاں۔

آپ نے پھر فرمایا: کیا تم لوگ اس پر راضی ہو کہ جنت میں داخل ہونے والوں کا ایک تہائی حصہ تم ہو؟

ہم نے عرض کیا: ہاں۔

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے مجھے قوی امید ہے کہ جنت میں داخل ہونے والوں میں نصف تم لوگ (یعنی مسلمان) ہی ہو گے۔ اس لئے کہ جنت میں سوائے مسلمان کے کوئی بھی داخل نہ ہو گا اور اس وقت مشرکین کے درمیان تمہاری تعداد اتنی ہے جیسے سیاہ رنگ کے بیل کے جسم پر کچھ سفید بال ہوں یا فرمایا سرخ (گورے) بیل کے جسم پر کچھ سفید بال ہوں۔

فائدہ:

نبی ﷺ امید رکھتے ہیں کہ اہل جنت کا نصف حصہ آپ کی امت میں سے ہوگا۔ حالانکہ آپ نے بتایا کہ مسلمانوں کی تعداد مشرکوں کے مقابل کم ہی رہے گی، اور اس وقت تو مسلمان تعداد میں اتنے تھے جیسے کسی سیاہ رنگ کے بیل کے جسم پر کچھ حصہ سفید بالوں کا بھی ہو۔

دوسرا باب

علم کا بیان

۸...... علم کے اثرات ہمیشہ باقی رہیں گے

سوال...... معلوم ہے؟

جواب...... ترمذی میں حضرت عوف مزنیؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا: معلوم ہے؟

انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ کس چیز کے بارے میں معلوم ہے؟

آپؐ نے پھر فرمایا: اے بلال! تجھے معلوم ہے؟

انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ کس چیز کے بارے میں معلوم ہے؟

آپ نے فرمایا: جس شخص نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد متروک ہوگئی ہو تو اس کیلئے اتنا ہی اجر لکھا جائے گا جتنا اس پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کیلئے ہوگا بغیر اسکے کہ ان کے اجر میں کوئی کمی کی جائے (یعنی عمل کرنے والے ہر شخص کو پورا اجر ملے گا اور ہر ایک عمل کرنے والے کے اجر کے برابر اس شخص کے اعمال نامے میں اجر لکھا جائے گا جس نے متروک سنت کو دوبارہ زندہ کیا)۔

اور جس شخص نے دین میں کوئی بدعت گمراہی کی ایسی ایجاد کی جس سے اللہ و رسول راضی نہیں، تو اس کے ذمہ اتنے گناہ لکھیں گے جتنے اس پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کے ہوں گے، اور اس بدعت پر عمل پیرا لوگوں کے گناہوں میں کوئی کمی

نہ ہو گی۔ (یعنی بدعت پر عمل پیرا ہر شخص کو جو گناہ ملے گا تمام عمل کرنے والوں کے گناہوں کے برابر اس اکیلے شخص کے نامہ اعمال میں لکھیں جائیں گے جس نے وہ بدعت ایجاد کی ہو گی)

تشریح :-

حدیث کے الفاظ قد امیتت بعدی کا مطلب ہے کہ میرے بعد متروک ہو گئی ہو۔

فائدہ :

نبی ﷺ نے یہاں اس تعلیم کا بیان فرمایا ہے کہ آپ کی سنت کو زندہ کرنے پر اس شخص کے لئے اللہ کے ہاں اجر عظیم ہو گا اور اس کے برعکس گمراہی کی بدعت ایجاد کرنے والے کے لئے عذاب اور سزا ہو گی۔

لہٰذا جو شخص ایسی کسی بھی سنت کو زندہ کرے گا جو بالکل متروک ہو چکی تھی اور مسلمانوں نے اس پر عمل چھوڑ دیا تھا، تو اس شخص کے لئے اس سنت پر قیامت تک عمل کرنے والے ہر ایک شخص کے اجر کے برابر مسلسل اجر لکھا جاتا رہے گا اور ان عمل کرنے والے حضرات کے اجر میں سے ذرہ برابر کمی نہ کی جائے گی، اور جس شخص نے اللہ و رسول کی مرضی کے خلاف کوئی گمراہ کن بدعت جاری کی تو اس پر اتنا وبال ہو گا جتنا کہ قیامت تک اس پر عمل کرنے والے ہر ایک شخص پر ہو گا اور بدعت پر عمل پیرا تمام لوگوں کے وبال میں کچھ کمی نہ کی جائے گی۔

۹...... طلب علم کے لئے سفر

سوال...... اے قبیصہ! کون سا مقصد تجھے لے کر آیا ہے؟

جواب...... امام احمدؒ نے حضرت قبیصہ بن مخارقؓ سے روایت کی ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا، کون سا مقصد تجھے لے کر آیا ہے؟

میں نے عرض کیا: میری عمر بہت زیادہ ہو گئی ہے اور میں بوڑھا ہو گیا ہوں، میں آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں جس

کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے۔
آپؐ نے فرمایا: اے قبیصہ! تو جس پتھر، درخت اور ٹیلے کے پاس سے گزر رہا تھا وہ تیرے لئے استغفار کر رہا تھا۔
اے قبیصہ! جب تو فجر کی نماز پڑھ چکے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ پڑھ لیا کر اس کی برکت سے تواندھے پن، جذام اور فالج کے حملے سے محفوظ رہے گا۔
اے قبیصہ! (اس کے بعد) یہ دعا بھی پڑھ لیا کر:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ

"اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ چیز جو تیرے پاس ہے (یعنی جنت) اور یہ کہ تو مجھے اپنے فضل سے ڈھانپ لے، اور یہ کہ تو مجھ پر اپنی رحمت پھیلا دے اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما۔"

تشریح لغات :-

ماجاء بك : کیا چیز (یا کونسا مقصد) تجھے لے کر آیا ہے۔
تعاف : شفاء پائے، محفوظ رہے۔
الجذام : متعدی مرض جس میں جسم کے بعض اعضاء آہستہ آہستہ ختم ہو جاتے ہیں۔
افض : ڈھانپ لے
بر کاتك : تیری بھلائیاں۔

فائدہ :

اس ارشاد میں رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر سے فراغت کے بعد تین مرتبہ سبحانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ پڑھنے کی خاص فضیلت بیان فرمائی ہے، نیز دعا اللّٰهم اِنِّی اَسْئَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ وَ اَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ...... الخ پابندی سے مانگنے کی ترغیب فرمائی ہے۔

تیسرا باب

طہارت کے مسائل واحکام

۱۰......ضرورت کے وقت تیمّم کا حکم

سوال...... اے فلاں! کس چیز نے تجھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے روک دیا؟

جواب...... امام بخاریؒ اور امام نسائی نے حضرت عمران بن حصین خزاعیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک طرف کھڑا ہے اور جماعت کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوا، چنانچہ آپ نے دریافت فرمایا: اے فلاں! کس چیز نے تجھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے روک دیا؟

اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی اور غسل کے لئے پانی میسر نہیں ہے۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: پاک مٹی سے تیمّم کرلو، یہی (طہارت غسل کے لئے) کافی ہے۔(اس سے نماز پڑھنا جائز ہے)

تشریح لغات :-

لم یصل فی القوم : یعنی جماعت کیساتھ نماز میں شریک نہیں ہوا

الصعید : یعنی پاک مٹی، اس سے تیمّم کرلو۔

فانه یکفیك : یعنی اس سے نماز پڑھنا جائز ہو جاتا ہے۔

فائدہ :

رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم بیان فرمایا کہ شرائط شرعیہ کے مطابق تیمّم کرلینا نماز کی ادائیگی اور صحت دونوں کے لئے کافی ہے۔ (یعنی نماز پڑھنا بھی جائز ہوگیا اور اداشدہ نماز صحیح ادا ہوگئی)

۱۱......خوب اچھی طرح وضو کرنے کا فائدہ

سوال......آپ لوگوں نے مجھ سے کیوں نہیں پوچھا کہ (یارسول اللہ) آپ کو کس بات پر ہنسی آئی؟

جواب...... امام احمد، ابویعلیٰؒ اور بزارؒ نے حضرت عثمان بن عفانؓ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ انھوں نے پانی منگوایا اور وضو کیا۔ اس کے بعد ہنسے اور پھر اپنے ساتھیوں سے فرمایا: آپ لوگوں نے مجھ سے کیوں نہیں پوچھا کہ آپ کو کس بات پر ہنسی آئی۔

ساتھیوں نے عرض کیا: امیر المومنین! آپ کو کس بات پر ہنسی آئی؟

حضرت عثمانؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ایسے میں وضو فرمایا جیسے میں نے کیا ہے پھر آپ نے تبسم فرمایا۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا: آپ لوگوں نے مجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھا کہ (یارسول اللہ) آپ کو کس بات پر ہنسی آئی؟

صحابہ نے دریافت فرمایا: یارسول اللہ! آپ کو کس بات پر ہنسی آئی؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب پانی سے وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وہ تمام خطائیں اتار دیتا ہے جو چہرے سے سرزد ہوئیں، اور جب اپنے بازوؤں کو دھوتا ہے تو ایسا ہی کرتا ہے اور جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ مسند بزار میں یہ بھی ہے کہ جب سر کا مسح کرتا ہے تو بھی ایسا ہی کرتا ہے۔

فائدہ:-

اس ارشاد نبی ﷺ میں وضو کی اس فضیلت کا بیان ہے کہ اس سے اعضاء جسم سے تمام خطائیں زائل ہو جاتی ہیں۔

۱۲......ہر وقت باوضو رہنے کی فضیلت

سوال......اے بلال! کس (عمل کی) بنا پر تم جنت میں مجھ سے پہلے ہی پہنچے ہوئے تھے؟

جواب...... امام بزار نے حضرت عبداللہ بن بریدہؓ سے یوں روایت کی ہے کہ ایک روز صبح سویرے رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال کو بلوایا اور دریافت فرمایا کہ اے بلال! کس (عمل کی) بنا پر تم جنت میں مجھ سے پہلے ہی پہنچے ہوئے تھے؟ گذشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تیرے چلنے کی آواز سنی۔

حضرت بلال نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اور تو کوئی خاص عمل مجھے معلوم نہیں، البتہ) میں نے کوئی اذان ایسی نہیں دی جس سے پہلے دو رکعت نماز نہ پڑھی ہو۔ اور مجھے قطعاً ایسا حدث لاحق نہیں ہوا کہ جس کے فوراً بعد میں نے وضو نہ کر لیا ہو۔ (یعنی اذان سے پہلے دو رکعت کے مواظبت اور ہمیشہ باوضو رہنا ایسے دو عمل ہیں جو مجھے معلوم ہیں)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی بنا پر تو یہ تھا۔

تشریح لغات :-

خشخشك : چلنے کی آواز

فائدہ :

ہر وقت باوضو رہنا اور وضو ٹوٹ جانے کی صورت میں نیا وضو کر لینا ان نیک اعمال میں سے ہے جن سے عمل کرنے والے کو ثواب ملتا ہے اور جنت کا حقدار بنا دیتے ہیں۔ اس عمل کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے جنت میں حضرت بلالؓ کا درجہ بلند فرمادیا۔

۱۳...... تحیۃ الوضو (وضو کے بعد دو رکعتوں) کی ترغیب

سوال...... اے بلال! کون سا وہ اللہ کے ہاں مقبول عمل ہے جو اسلام لانے کے بعد سے تم کر رہے ہو؟ میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے جوتوں کی آواز سنی ہے؟

جواب...... امام بخاری و مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے یوں روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلالؓ سے دریافت فرمایا: اے بلال! کون سا وہ اللہ کے ہاں مقبول عمل ہے جو اسلام لانے کے بعد سے تم کر رہے ہو؟ میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے جوتوں کی آواز سنی ہے۔

حضرت بلالؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں نے کوئی خاص عمل تو ایسا نہیں کیا جو میرے خیال میں (اللہ کے ہاں) ہی مقبول ہو گیا ہو، البتہ ایک عمل ہے کہ رات دن میں کسی بھی وقت میں نے ایسے وضو نہیں کیا مگر یہ کہ میں وضو سے جتنی میرے مقدر میں تھی نماز ضرور پڑھی، (یعنی ہر وضو کے بعد نماز کی چند رکعات پابندی سے پڑھتا ہوں۔

تشریح لغات :۔

ارجی عمل : ایسا عمل جس پر ثواب کی امید اور اس کا انتظار ہو، یعنی مقبول عمل

الطھور : پاک ہونا (وضو یا غسل سے)

الطھور : طاپر زبر کے ساتھ اس پانی کو کہتے ہیں جس سے وضو کیا جائے۔

فائدہ :

بلند مرتبہ اور جلیل القدر اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان وضو کرے تو اس کے بعد جتنی (نفلی) نماز کی اللہ توفیق عطا فرمادے ضرور پڑھے، ہر وقت وضو سے رہے، پاکیزہ صفات مومنوں کی یہی شان ہے اس لئے کہ وضو مومن کا ایسا ہتھیار ہے کہ جب چاہے اس سے لیس ہو سکتا ہے۔ نماز پڑھے، دعا مانگیں استغفار وغیرہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

۱۴...... تیمّم کا بیان

سوال......اے عمرو! تم نے (امام بن کر) اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی حالانکہ تم تو جنبی تھے؟

جواب...... ابوداؤد اور بخاری میں حضرت عمرو بن عاصؓ سے یوں روایت نقل کی ہے کہ غزوۂ سلاسل کے موقع پر ایک سرد ترین رات میں مجھے احتلام ہو گیا، میں اس بات سے ڈرا کہ غسل کروں تو کہیں ہلاک نہ ہو جاؤں، اس لئے میں نے تیمّم کر لیا اور اپنے ساتھیوں کی امامت کر کے نماز پڑھائی، ان حضرات نے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں اس کا ذکر کر دیا، تو آپ نے دریافت فرمایا: اے عمرو! تم نے امام بن کر

اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی حالانکہ تم جنبی تھے اس کے بعد میں نے وہ صورت حال آپ کو بیان کی جس نے مجھے غسل سے روکا تھا، پھر میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ ارشاد باری تعالیٰ سنا ہے کہ:

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا

ترجمہ "اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو، یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر رحیم ہے"۔
رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور کچھ ارشاد نہیں فرمایا۔

تشریح لغات:

أشفقت : میں ڈرا
أهلك : یعنی پانی کی ٹھنڈک سے میں مر جاؤں گا۔

فائدہ:۔

نبی ﷺ نے حضرت عمروؓ کے اس فعل کو برقرار رکھا نکیر نہیں فرمائی اور حضورؐ کسی شخص کو حق پر ہی برقرار رکھتے۔ لہٰذا پانی کی ٹھنڈک سے خوف کا حکم ایسا ہی ہوگا جیسے بالکل ہی پانی نہ ہونے کا ہے اور پانی کی ٹھنڈک سے خوف ہی کی مانند اس شخص کی پیاس کے خوف کا حکم ہے۔ جو پانی سے طہارت حاصل کرنے کے نتیجے میں لاحق ہو سکتی ہے۔

۱۵...... غسل کا بیان اور جنابت کا حکم

سوال...... اے ابوہریرہ! تم کہاں رہ گئے تھے؟

جواب...... بخاری و مسلم اور ترمذی، ابوداؤد و نسائی میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے ایک راستے میں رسول اللہ ﷺ کی دفعۃً مجھ سے ملاقات ہوگئی اور اس وقت میں حالت جنابت میں تھا، میں آپ کو بتائے بغیر وہاں سے پیچھے کھسک گیا، اور جا کر غسل کیا پھر حاضر ہوا، آپ نے دریافت فرمایا: اے ابوہریرہ! تم کہاں رہ گئے تھے؟

میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں جنابت سے تھا اور مجھے ناگوار ہوا کہ بغیر طہارت کے آپ کی خدمت میں بیٹھوں۔

آپ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ، یاد رکھو مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

تشریح لغات :-

فانسللت	:	آپ کو بتائے بغیر پیچھے کھسک گیا۔
سبحان الله	:	ابو ہریرہؓ کی حالت پر آپ نے تعجب فرمایا
ان المسلم	:	یعنی مسلمان کا جسم۔

فائدہ :

بے شک مسلمان جنابت کی وجہ سے ناپاک نہیں ہوتا، بخاری شریف میں ہے کہ مسلمان زندہ ہو یا فوت شدہ ناپاک نہیں ہوتا۔

۱۶...... مردہ جانور کی کھال پاک کرنے کا طریقہ

سوال..... آپ لوگوں نے اس کے چمڑے سے کیوں فائدہ نہ اٹھایا؟

جواب..... بخاری و مسلم اور ابوداؤد، ترمذی، نسائی پانچوں محدثین نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بکری کو مرا ہوا دیکھا جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کو صدقہ میں ملی تھی، تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ لوگوں نے اس کے چمڑے سے کیوں فائدہ نہ اٹھایا؟

عرض کیا: (یا رسول اللہ) یہ تو مردار ہو گئی۔

اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو! حرام تو اس کا (گوشت) کھانا ہے۔

تشریح لغات :

مولاۃ لمیمونۃ : نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ، ام المومنین حضرت میمونہؓ کی خادمہ۔

فائدہ :

نبی ﷺ نے اس ارشاد میں یہ بیان فرمایا کہ مردار جانور کی کھال کو رنگنے (دباغت) کے بعد بچھونا، لباس، اوڑھنی اور دیگر مائع اشیاء کے لئے برتن بنا کر یا دیگر ضروریات میں کام میں لایا جا سکتا ہے، اس لئے کہ حرام تو صرف مردار (کے گوشت وغیرہ) کا کھانا ہے۔

چوتھا باب

نماز کے مسائل واحکام

۱۷...... فضیلت نماز

سوال...... بتاؤ، اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازے کے سامنے نہر بہہ رہی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس (کے بدن) پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟

جواب...... بخاری و مسلم اور ترمذی و نسائی نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بتاؤ، اگر تم میں کسی شخص کے دروازے کے سامنے نہر بہہ رہی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس (کے بدن) پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟

صحابہؓ نے عرض کیا: اس کے بدن پر تو کچھ بھی میل باقی نہ رہے گا۔

آپ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو! پانچوں فرض نمازوں کی یہی مثال ہے ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ (مومن کی چھوٹی بڑی تمام) خطاؤں کو مٹاتا رہتا ہے۔

تشریح لغات:

ارایتم	:	مجھے بتاؤ
یغتسل منہ	:	یعنی اس میں غسل کرتا ہے۔
الدرن	:	میل

فائدہ:

پانچوں فرض نمازوں کی مکمل پابندی ہمیشہ کے لئے گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہے، بالکل اس شخص کی طرح جو روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہے تو (اس کا بدن) ہمیشہ صاف شفاف رہتا ہے۔

۱۸...... نماز میں صفوں کو پورا کرنے کی ترغیب

سوال...... کیا تم لوگ ایسے صفیں نہیں بناؤ گے جیسے کہ فرشتے اپنے رب کے سامنے صفیں بناتے ہیں؟

جواب...... مسلم، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ میں حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ ایسے صفیں نہیں بناؤ گے جیسے کہ فرشتے اپنے رب کے سامنے صفیں بناتے ہیں؟

ہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) فرشتے اپنے رب کے سامنے کس طرح سے صفیں بناتے ہیں؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا: اگلی صفوں کو پہلے پورا کرتے ہیں، اور صف میں ساتھ ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

تشریح لغات:

عندربھم : یعنی اپنے رب کی اطاعت میں کھڑے ہونے کے وقت

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس ارشاد میں نماز میں صفوں کو پورا کرنے کی فضیلت اور صف باندھنے کی کیفیت بیان فرمائی ہے۔ لہٰذا نمازیوں کو چاہئے نماز کی صفوں میں ساتھ ساتھ مل کر اس طرح کھڑے ہوا کریں کہ ان کے درمیان فاصلہ نہ رہے جس میں شیطان گھس سکے۔ گویا کہ سیسہ پلائی دیوار کی مانند ہیں۔

۱۹...... نماز فجر (باجماعت) کی ترغیب

سوال...... کیا فلاں شخص موجود ہے؟

جواب...... امام احمد اور ابو داؤد وغیرہ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، پھر (فراغت کے بعد) دریافت فرمایا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟

صحابہ نے عرض کیا: نہیں۔
آپؐ نے پھر ارشاد فرمایا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟
صحابہ نے عرض کیا: نہیں۔
آپؐ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو یہ دو نمازیں منافقوں پر تمام نمازوں سے زیادہ بھاری پڑتی ہیں۔ اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ ان دونوں میں کیا (اجر رکھا گیا) ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر بھی ان دونوں نمازوں میں شامل ہونے کے لئے آؤ گے۔

فائدہ:

نبی ﷺ یہ خبر دے رہے ہیں کہ فجر اور عشاء کی نماز میں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی کتنی عظیم فضیلت ہے، اگر مسلمانوں کو یہ معلوم ہو جائے تو ان دونوں نمازوں کی جماعت میں شرکت سے کوئی بھی پیچھے نہ ہٹے اور ثواب کمانے کی خاطر گھٹنوں کے بل گھسٹ کر بھی آنا پڑے تو ان دونوں نمازوں میں شرکت کے لئے آئے۔

۲۰...... تہجد کی فضیلت

سوال...... کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے؟
جواب...... بخاری و مسلم اور نسائی میں حضرت علیؓ کی روایت نقل کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور فاطمہ کو جگایا اور پوچھا کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے نفس اللہ کے قبضے قدرت میں ہیں، جب وہ ہمیں جگانا چاہتا ہے تو ہم جاگ جاتے ہیں۔ میں نے جب یہ کہا تو آپؐ وہاں سے واپس تشریف لے گئے اور مجھ سے دوبارہ کچھ نہیں فرمایا۔
پھر میں نے آپ کو سنا، اور آپ واپسی ہوتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مار کر (قرآن کی آیت تلاوت) فرما رہے تھے۔

وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا

تشریح لغات:

لیلۃ: یعنی ایک رات ان دونوں کے پاس تشریف لائے تو ان کو سوتے ہوئے پایا
بعثنا: یعنی ہم نماز کے لئے جاگ جاتے ہیں۔

فائدہ :

نبی ﷺ نے حضرت علیؓ کی بات پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور قرآن کریم کی آیت وکان الانسان اکثر شئی جدلا کو حضرت علیؓ کے اس طرح جواب دینے پر تعجب کے اظہار کے لئے بار بار دہرائے جا رہے تھے۔
نبی ﷺ زیادہ سونے اور تہجد کیلئے اٹھنے میں سستی اور نماز ضائع کر دینے پر تنبیہ فرماتے ہیں کیونکہ رات کا پچھلا حصہ تجلیات ونفحات الٰہیہ کے نزول کا وقت ہوتا ہے۔

۲۱...... کثرت سجود (یعنی نفل نماز) کی ترغیب

سوال...... مجھ سے کچھ مانگتے ہو؟

جواب...... مسلم میں حضرت ربیعہ بن کعبؓ کی روایت یوں نقل کی ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں گزاری۔ میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی اور دیگر ضروریات مہیا کیں۔ آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: مجھ سے کچھ مانگتے ہو؟

میں نے عرض کیا: میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں۔
آپ نے فرمایا: کیا اس کے علاوہ بھی کچھ مانگتے ہو؟
میں نے عرض کیا: بس یہی کچھ۔

اس پر آپ نے فرمایا: تو پھر میری اس طرح مدد کرو کہ اپنے اوپر سجدوں کی کثرت لازم کر لو (یعنی نفل نماز کثرت سے پڑھا کرو)

فائدہ :

صحابی ربیعہ بن کعبؓ نے نبی ﷺ سے یہ طلب کیا کہ جنت میں آپ کی رفاقت نصیب ہو جائے۔ اس پر نبی ﷺ نے ان سے کثرت سجود یعنی نفل نمازیں پڑھنے کو یہ کہہ کر فرمایا کہ اس طرح تیری طلب کے پوری کرنے میں ہماری مدد ہو گی۔ اور یہ اس لئے فرمایا کہ نبی ﷺ کو معلوم تھا کہ اللہ کے حضور سجدے درجات بلند کرتے ہیں اور برائیوں کو ختم کرتے ہیں اور اسی بنا پر ہی بندہ اپنے رب عزوجل کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔

۲۲...... نماز میں فاتحہ کے بعد سورت پڑھنے کی فضیلت

سوال...... کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر جائے تو وہاں تین موٹی تازہ عمدہ نسل کی (بچہ دینے کے قریب) حاملہ اونٹنیاں اسے مل جائیں؟

جواب...... مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر جائے تو وہاں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں اسے مل جائیں؟''

ہم نے عرض کیا: ہاں۔

آپ نے فرمایا: ''تو (سنو!) تم میں سے جو بھی (فاتحہ کے بعد) اپنی نماز میں تین آیات پڑھتا ہے وہ اس کے لئے عمدہ نسل کی تین موٹی تازہ حاملہ اونٹنیوں سے بھی بہتر ہے۔

تشریح لغات:

خلفات: خلفة کی جمع ہے، حاملہ اونٹنی کو کہتے ہیں۔

العظام، السمان: عظیمة اور سمینة کی جمع ہے یعنی عمدہ نسل کی موٹی تازہ۔

فائدہ:

نبی ﷺ نے نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد کچھ قرآن پڑھنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد قرآن کی تین آیات پڑھ لینا تین عمدہ نسل کی موٹی تازہ حاملہ اونٹنیاں پالینے سے بھی زیادہ فائدہ مند ہے۔

۲۳...... پانچوں فرض نمازوں کی فضیلت

سوال...... میں یہ فیصلہ نہیں کر پارہا کہ آپ لوگوں کو بتادوں یا کہ خاموش رہوں

جواب...... بخاری و مسلم میں حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ جب ہم سب نماز پڑھ چکے، غالباً عصر کی نماز تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مخاطب کر کے

فرمایا:

"میں یہ فیصلہ نہیں کر پارہا کہ آپ لوگوں کو بتادوں یا کہ خاموش رہوں؟"

حضرت عثمان فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! اگر تو بہتری کی بات ہے تو ہمیں (ضرور) بتادیجئے اور اگر اس کے برعکس دوسرا معاملہ ہے تو پھر اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں (کہ بتایا جائے یا خاموشی اختیار کی جائے)

آپ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان وضو کرے اور ایسے اچھے طریقے سے وضو کرے جیسے اللہ نے مقرر فرمایا ہے، پھر یہ پانچوں نمازیں (اپنے اپنے وقت میں) پڑھے تو ان نمازوں کے (اوقات کے) درمیان جو بھی خطائیں سرزد ہوں ان کے (مٹانے پر یہ نمازیں کفارہ بن جاتی ہیں۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ۔

حضرت عثمانؓ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں آپ لوگوں کو ایک ایسی حدیث بتاتا ہوں کہ اگر کتاب اللہ میں ایک آیت (خوفزدہ کرنے والی) نہ ہوتی تو میں قطعاً وہ حدیث آپ لوگوں کو نہ سناتا۔ (اور وہ یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سنا آپ نے فرمایا: ایک آدمی نہایت اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر (فرض) نماز ادا کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس نماز اور اس سے پہلے والی نماز کے درمیان اس شخص کی جتنی خطائیں ہوتی ہیں سب کی مغفرت فرمادیتا ہے۔"

تشریح لغات:-

کفارات: صغیرہ گناہوں کو مٹانے والے

لولا آیة: مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ (بقرہ ۱۵۹)

"بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ ہم نے اتارا ہے صاف حکم اور ہدایت کی باتیں بعد اس کے کہ ان کو کھول چکے لوگوں کے واسطے کتاب میں، ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے (یعنی جن وانسان اور ہر قسم کے حیوانات)"

فائدہ :

جس شخص نے اپنی پوری زندگی میں نماز کی پابندی کی اور کبیرہ گناہ نہ کیے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی باقی خطائیں معاف کر کے درگزر کا معاملہ فرمائیں گے اور وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

۲۴...... طہارت

سوال...... کس بات نے آپ لوگوں کو اپنے جوتے اتار دینے پر ابھارا؟

جواب...... ابوداؤد، مسند احمد اور مستدرک حاکم میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے اس طرح روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو اپنے دونوں جوتے اتار کر اپنی بائیں جانب رکھ دیئے۔ جب صحابہ کرام نے یہ دیکھا تو انھوں نے بھی اپنے اپنے جوتے اتار دیئے۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا :

کس بات نے آپ لوگوں کو اپنے جوتے اتار دینے پر ابھارا؟

صحابہ نے عرض کیا : ہم نے آپ کو دیکھا تو آپ نے اپنے جوتے اتار دیئے تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار ڈالے۔

اس پر آپ نے فرمایا : میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انھوں نے مجھے بتایا کہ ان میں نجاست لگی ہوئی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا : تم میں سے کوئی شخص جب بھی مسجد میں آئے تو اچھی طرح دیکھ لے، اگر وہ اپنے جوتوں پر گندگی یا کوئی نجاست دیکھے تو اس کو پونچھ ڈالے اور انہی جوتوں کو پہنے ہوئے نماز پڑھ لیا کرے۔

تشریح لغات :

الاذی : گندگی، اگر چہ پاک چیز ہی ہو۔

الخبث : حسی نجاست جو نظر آئے۔

فائدہ :

اس حدیث شریف سے کئی باتیں معلوم ہو گئیں۔ مثلاً

☆...... عرف میں جو عمل معمولی سمجھا جاتا ہے نماز میں اس کو کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی، جب کسی شخص کو اپنے لباس پر تھوڑی بہت لگی ہوئی نجاست کا علم ہو جائے تو اس کو دور کرنا واجب ہو جاتا ہے، البتہ اس حالت میں پڑھی گئی نماز صحیح ہو گئی۔

☆......اب دوسرے پہلو سے دیکھئے کہ جوتے کو زمین پر رگڑنا اس جوتے کو پاک کر دیتا ہے، خواہ اس پر نجاست ہی لگی ہوئی تھی اور بظاہر دیکھنے میں وہ زائل ہو گئی۔ قطع نظر اس کے کہ وہ نجاست خشک تھی یا تر۔ یہی قول ہے امام اوزاعیؒ ابو ثورؒ، احناف اور اسحاق بن راہویہ کا، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ سے بھی ایک روایت اسی کے مطابق ہے اور شوافع اور حنابلہ کے ہاں ان کی یہی روایت مشہور ہے، البتہ امام مالکؒ کے نزدیک یہ رگڑنا جوتے کو پاک نہیں کرتا، خواہ خشک ہو یا تر۔

اور بہت سے فقہاء کے نزدیک اس طرح رگڑنا خشک حالت میں تو پاک کر دیتا ہے مگر تری کی صورت میں جوتا ناپاک ہی رہتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۵...... نماز میں باوقار طریقے سے حاضری ہو

سوال...... تم لوگوں کو کیا معاملہ پیش آگیا تھا؟

جواب...... بخاری شریف میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس طرح نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کی امامت میں نماز پڑھی، آپ نے لوگوں کی کھسر پھسر کی آوازیں سنیں، چنانچہ جب آپ نماز پڑھا چکے تو ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو کیا معاملہ پیش آگیا تھا؟

لوگوں نے عرض کیا: ہم جلدی سے نماز میں شریک ہونا چاہتے تھے۔

آپ نے ارشاد فرمایا: ایسے مت کیا کرو، جب بھی نماز کے لئے آؤ تو باوقار طریقے سے حاضری ہونی چاہئے۔ اس طرح جماعت کے ساتھ جتنی نماز تمہیں مل جائے وہ تو پڑھ لو اور جتنی جماعت سے رہ جائے اس کو بعد میں پورا کر لیا کرو۔

تشریح لغات:

جلبة رجال: لوگوں کے چلنے پھرنے کی آوازیں (کھسر پھسر)

فائدہ :

نبی ﷺ نے ہر مسلمان پر لازم فرمادیا کہ مسجد میں سکون ووقار کے ساتھ حاضری دیا کرو، پھر جتنی نماز جماعت کے ساتھ مل جائے پڑھ لی جائے اور جماعت سے رہ جائے اس کو بعد میں پورا کر لیا جائے۔ یہ بھی اسلام کی تعلیمات وآداب میں سے ہے۔

۲۶...... نماز میں تسبیحات

سوال...... تم ابھی تک اپنی اس جائے نماز پر ہی ہو ؟

جواب...... مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت جویریہؓ کے پاس سے تشریف لے گئے اس وقت وہ اپنی جائے نماز پر تھیں۔ پھر واپس تشریف لائے تو بھی وہ اپنی جائے نماز پر ہی تھیں۔

اس پر آپؐ نے فرمایا: تم ابھی تک اپنی اس جائے نماز پر ہی ہو ؟

انھوں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: میں نے آپ کے بعد (جاکر) چار کلمات تین تین مرتبہ کہے ہیں اگر ان کو اس وظیفے کے برابر وزن کیا جائے جس میں آپ مصروف رہیں تو یقیناً وہ زیادہ وزنی ہوں گے۔

اور وہ کلمات یہ ہیں :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَ رِضَانَفْسِهٖ وَ زِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَدَ كَلِمَاتِهٖ

تشریح لغات :

جویریہ : جاریہ کا اسم تصغیر ہے، آپ کا نام برہ تھا نبی ﷺ نے اس کو بدل کر آپ کا نام جویریہ رکھ دیا، آپ جویریہ بنت حارث ہیں اور آپ کا شمار امہات المومنین میں ہوتا ہے۔

مداد کلماته : یعنی اللہ کے کلمات

فائدہ :

نبی ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو یہ سکھایا کہ جس طرح بیٹھے ہوئے

جن الفاظ میں وہ کثرت کے ساتھ اللہ کی تسبیح کر رہی تھیں اس تسبیح کو رکوع سجدے اور ہر نماز سے فراغت کے بعد یعنی کل چار مواقع پر پڑھنا زیادہ فائدہ مند ہے اور قبولیت تو اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

۲۷

سوال...... ایسا ایسا کلمہ کہنے والا کون ہے؟

جواب...... مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت اس طرح ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کیساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ اچانک جماعت میں سے ایک شخص بول اٹھا۔ اَللّٰہُ اکبر کبیراً، والحمدُللّٰہ کثیرًا، وسبحانَ اللّٰہ بکرَۃً و اصِیلاً

رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ایسا ایسا کلمہ کہنے والا کون ہے؟

جماعت میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول! میں ہوں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو ان کلمات سے مجھے تعجب ہوا، کیونکہ ان کے لئے آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے گئے تھے۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے اس وقت سے میں نے ان کلمات کا پڑھنا ترک نہیں کیا۔

فائدہ:

نبی ﷺ نے اس شخص کو جو یہ تسبیح پڑھے گا بہت بڑے ثواب اور عظیم اجر کی خوشخبری دی ہے۔ اور یہ پڑھنے والے کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت اس طرح بیان فرمائی کہ ان کلمات کے لئے آسمان کے دروازے کھل گئے۔

۲۸

سوال...... بولنے والا کون تھا؟

جواب...... بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی میں حضرت رفاعہ بن رافع کی حدیث اس طرح ہے کہ ایک روز ہم لوگ نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو کہا: سمع اللّٰہ لمن حمدہ.

آپ کے پیچھے کھڑے ایک شخص نے فوراً کہا: ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا طيبا مبار كا فيه چنانچہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا، بولنے والا کون تھا؟
اس شخص نے عرض کیا: میں ہوں۔
آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے تیس سے کچھ اوپر فرشتوں کو اس حال میں دیکھا کہ وہ سب ان کلمات کو پہلے لکھنے کی خاطر ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔

تشریح لغات :

یبتدرونها : ان کو لکھنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔

فائدہ :

ملائکہ اس تسبیح کو لکھنے کے لئے اس وجہ سے مسابقت کر رہے تھے کہ اس تسبیح کی شان عظیم ہے، اور اس پر ثواب زیادہ اور اجر بہت بڑا ہے۔

۲۹......امام کے ساتھ ساتھ قرأت

سوال...... کیا تم میں سے کوئی میرے ساتھ ساتھ ہی پڑھ رہا تھا؟
جواب...... ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک جہری قرات والی نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا:
کیا تم میں سے کوئی میرے ساتھ ساتھ ہی پڑھ رہا تھا؟
ایک شخص کہنے لگا: ہاں، یا رسول اللہ!
آپ نے فرمایا، تبھی میں کہوں کہ میں قرآن پڑھنے میں کیوں الجھ رہا تھا۔
حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: اس کے بعد سے لوگوں نے جہری قرأت والی نمازوں میں رسول اللہ ﷺ کی قرأت کے ساتھ ساتھ پڑھنا چھوڑ دیا۔

فائدہ :

مقتدی کا امام کے ساتھ ساتھ قرأت کرنا جہری نمازوں میں پسندیدہ عمل نہیں ہے، بلکہ قرات قرآن کے لئے خاموش رہنا واجب ہے۔

تنبیہ :

امام کے پیچھے مقتدی کے لئے سورۂ فاتحہ یا کوئی بھی سورت پڑھنا امام ابوحنیفہؒ اور

تمام فقہاء احناف کے نزدیک قطعاً جائز نہیں ہے۔ جہری نمازوں میں ممانعت تو حدیث بالا سے ہی معلوم ہوگئی، سری نمازوں میں ممانعت بھی احادیث میں موجود ہے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

۳۰...... صلوٰۃ وتر

سوال...... آپ وتر کب پڑھتے ہیں؟

جواب...... ابوداؤد میں حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ سے دریافت فرمایا: آپ وتر کب پڑھتے ہیں؟

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: میں تورات کے اول حصے میں ہی وتر پڑھ لیتا ہوں

اور پھر حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ سے پوچھا: آپ وتر کب پڑھتے ہیں؟

حضرت عمرؓ نے عرض کیا: میں آخر شب میں وتر پڑھتا ہوں۔

حضور ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کے عمل پر فرمایا: انھوں نے احتیاط کو اختیار کیا ہے۔

اور حضرت عمرؓ کے عمل پر فرمایا: انھوں نے قوت وعزم کو اپنایا ہے۔

فائدہ:

نبی ﷺ نے وتر کا حکم وفضیلت اور اس کا وقت بیان فرمایا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر وعمرؓ کے عمل ونیت کی تعریف فرمائی کہ ابو بکرؓ نے یقینی طور پر احتیاط کو اختیار کیا ہے کہ مبادا نیند کے سبب فوت نہ ہو جائے۔ اور حضرت عمرؓ نے قیام لیل پر قوت عزم کا اظہار فرمایا۔

۳۱...... جماعت کے ساتھ نماز دوبارہ پڑھ لینا

سوال...... تم دونوں کو کس بات نے روکا کہ تم ہمارے ساتھ نماز پڑھو؟

جواب...... ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں حضرت یزید بن اسودؓ کی، روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی، نماز کے بعد حضور ﷺ نے دو آدمیوں کو مسجد کے کونے میں دیکھا جو کہ نماز میں شامل نہ ہوئے تھے۔ آپ نے ان کو پاس بلوایا، وہ دونوں گھبرائے ہوئے پاس آئے۔

حضور ﷺ نے پوچھا: تم دونوں کو کس بات نے روکا کہ تم ہمارے ساتھ نماز پڑھو؟
وہ دونوں کہنے لگے: ہم نے اپنے پڑاؤ پر نماز پڑھ لی تھی۔
حضور ﷺ نے فرمایا: آئندہ یوں نہ کرنا۔ تم میں سے کوئی بھی جب (کسی وجہ سے) اپنے پڑاؤ پر نماز پڑھ چکا ہو، پھر امام کو ایسی حالت میں پائے کہ اس نے ابھی نماز نہ پڑھائی ہو تو پھر اس امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاؤ، اس طرح سے (امام کے ساتھ پڑھی گئی) وہ نماز تمہارے حق میں نفل نماز شمار ہو جائے گی۔

تشریح لغات :

ترعد : اس پر گھبراہٹ وکپکپاہٹ طاری تھی۔

الفرائص : فریصہ کی جمع ہے، کندھے اور پستان کے درمیان کا گوشت جو خوف کے وقت اچھلنے لگتا ہے ان کی یہ کیفیت نبی ﷺ کی ہیبت کے باعث تھی جو ہر اس شخص پر طاری تھی جو آپ کو ایک نظر دیکھ لیتا حالانکہ آپ ﷺ انتہائی نرم مزاج تھے۔

فائدہ :

اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہو گیا کہ کوئی شخص اگر اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا ہو، پھر امام کو پائے اور اس نے ابھی نماز نہ پڑھائی ہو، تو اس کے ساتھ نماز با جماعت پڑھ لے، امام کے ساتھ پڑھی گئی اس کی یہ نماز اس شخص کے حق میں نفل شمار ہو گی، اور اس کی پہلی نماز فرض کی ادائیگی کے حکم میں ہی ہو گی۔

۳۲...... عید کے موقع پر مباح تفریح جائز ہے

سوال...... یہ دو دن کیسے ہیں؟

جواب...... ابو داؤد، ترمذی اور نسائی میں حضرت انس ؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے، اہل مدینہ کے ہاں دو دن ایسے مقرر تھے جن میں وہ مختلف قسم کے کھیل کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ”یہ دو دن کیسے ہیں؟“

لوگوں نے عرض کیا: ہم لوگ دور جاہلیت میں بھی ان دو دنوں میں (مختلف

قسم کے) کھیل کرتے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! اللہ نے ان دو دنوں کو ان سے بہتر دو دنوں میں بدل دیا ہے اور وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے ایام ہیں (لہٰذا مباح تفریحات ان دونوں میں کر لیا کرو)

تشریح لغات:

فی الجاہلیۃ: یعنی اسلام سے پہلے، اور ان دو دنوں میں سے ایک تو نوروز یعنی شمسی سال کا پہلا دن تھا، اور دوسرا مہرجان کہلاتا تھا جو سال کے بالکل درمیان کا دن ہوتا۔ یہ دونوں دن خوشگوار موسم کی بنا پر مقرر تھے کہ نہ اس موسم میں سردی کی رات ہوتی تھی نہ گرمی کی۔ ان ایام میں خوشگواری کے لحاظ سے رات دن ایک جیسے ہوتے ہیں، اسی وجہ سے قدیم دانشوران قوم نے ان دونوں کو بطور عید مقرر کر دیا تھا۔ یہی رواج چلا آرہا تھا۔ اسلام نے اس کو ختم کر دیا۔

فائدہ:

بس یہی دو شرعی عیدیں ہیں، جو کہ رمضان کے روزوں اور حج بیت اللہ الحرام کے اختتام پر آتی ہیں، اسلام نے جاہلیت کے ایام عید کو ان ایام عید سے بدل دیا۔ اس حدیث میں کفار کی عیدوں میں کھیل و تفریح مسلمانوں کے لئے ممنوع قرار دی گئی ہے، بلکہ کفار کی ان عیدوں کی تفریحات میں شرکت ہی حرام ہے۔

پانچواں باب

مسائل زکوٰۃ

۳۳......زیور کی زکوٰۃ

سوال...... کیا آپ اس کی زکوٰۃ دیتی ہیں؟

جواب...... حضرت عبداللہ بن عمرو ابن عاصؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی، اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو بھاری کنگن تھے، حضور ﷺ نے اس عورت سے دریافت فرمایا کیا آپ اس کی زکوٰۃ دیتی ہیں؟

وہ کہنے لگی: نہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے اس سے خوشی حاصل ہو گی کہ ان دونوں کے بدلے میں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے دو کنگن پہنا دے؟

راوی کہتے ہیں کہ: اس عورت نے وہ دونوں کنگن اتارے اور نبی ﷺ کے سامنے ڈال دیئے اور کہنے لگی کہ یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں۔

ترمذی کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں کہ:

نبی ﷺ نے ان دونوں کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے تو دریافت فرمایا:

"کیا تم دونوں اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟

وہ کہنے لگیں: نہیں

اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ کے کنگن پہنائے۔

وہ فوراً بولیں: قطعاً نہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: تو پھر دونوں اس زیور کی زکوٰۃ دیا کرو۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

تشریح لغات :-

ان امراۃ : خدمت اقدس میں آنے والی عورت اسماء بنت یزید بن سکن تھیں۔
سکتان : سکۃ کی تثنیہ ہے، مراد کنگن ہے۔
سوارین من نار : یعنی زکوٰۃ نہ دینے کی صورت میں
هما للہ ولرسولہ : یعنی حضور ﷺ اللہ کی راہ میں خرچ فرمادیں۔

فائدہ :

یہاں زیور سے مراد سونے چاندی کی وہ اشیاء جو ایک عورت اپنے ہاتھوں یا کانوں (یا گلے، پاؤں وغیرہ) میں زیب وزینت کے لئے پہنتی ہیں۔
اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ واضح ہوا کہ زیور پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، اور جن علماء کے نزدیک زیور پر زکوٰۃ واجب ہے یہ حدیث بھی ان کی ایک دلیل ہے۔

۳۴...... مال خرچ کرنے کی ترغیب

سوال...... اے بلال! یہ کیا ہے ؟
جواب...... بزار اور طبرانی میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ حضرت بلالؓ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ (ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر لگا ہے۔ تو اس پر آپ نے دریافت فرمایا : اے بلال یہ کیا ہے ؟
انھوں نے عرض کیا : یارسول اللہ! یہ میں نے آپ کے لئے اکٹھی کر رکھی ہیں
حضور ﷺ نے فرمایا : کیا تجھے ڈر نہیں لگا کہ کہیں یہ ڈھیر تیرے لئے جہنم کی آگ میں دھواں بن جائے۔
اے بلال : اس کو تقسیم کر ڈالو۔ اور اس بات سے مت ڈرو کہ عرش کے زیر سایہ کسی کو رزق کی تنگی آجائے گی۔

فائدہ :

نبی ﷺ فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی رغبت دلا رہے ہیں، چنانچہ حضرت بلالؓ سے فرماتے ہیں کہ اے بلال خرچ کرنے میں جلد کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ موت تجھے

آدیو چے، اور تو اس ڈھیر کو اللہ کے راستے میں خرچ نہ کر پائے، پھر اللہ کے سامنے جواب دہی باقی رہ جائے۔ یہ ڈھیر جہنم کی آگ کا دھواں بن کر تجھے گھیرے اور خرچ نہ کرنے کی پاداش میں تجھے عذاب میں مبتلا کر دیا جائے۔

حضور ﷺ حضرت بلال کو مطمئن کرنے کے لئے یہ بھی فرما رہے ہیں کہ مالک عزوجل کی جانب سے رزق کی تنگی اور قلت کے خوف میں نہ پڑو، کیونکہ وہی بلا حساب دینے والا عطا کرنے والا ہے وہ ذوالجلال والا کرام ہے۔

۳۵

سوال...... اے بلال! یہ کیا ہے؟

جواب...... ابو یعلی اور طبرانی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ حضرت بلالؓ کے پاس سے گزرے تو انھوں نے کھجوروں کا ایک ڈھیر آپ کے سامنے لار کھا، آپ نے فرمایا، اے بلال یہ کیا ہے؟

انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میں نے آپ کے لئے اکٹھا کر رکھا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کیا تجھے اس سے ڈر نہیں لگا کہ اس کو تیرے لئے جہنم کی بھاپ بنادیا جائے۔ اے بلال! اسے خرچ کرڈالو اور عرش کے زیر سایہ کسی شخص کی تنگی رزق کا ملال نہ کرو۔

فائدہ:- گذشتہ سطور میں گزر چکا ہے۔

۳۶

سوال...... تم میں سے کون یہ زیادہ پسند کرتا ہے کہ مال وارث کا ہو جائے اس کا اپنا نہ ہو؟

جواب...... بخاری اور نسائی میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کون یہ زیادہ پسند کرتا ہے کہ مال وارث کا ہو جائے اس کا اپنا نہ ہو؟"

حاضرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو یہی پسند ہے کہ مال اس کا ہو وارث کا نہ ہو۔

آپ نے ارشاد فرمایا: تو سنو! ہر شخص کا مال وہی ہے جو اس نے (اللہ کے لئے خرچ کر کے) آگے بھیج دیا، اور جو باقی بچا رہ گیا وہ مال وارث ہی کا ہو گا۔

فائدہ:

نبی ﷺ نے یہاں یہ واضح فرمایا کہ مسلمان آدمی کا مال تو وہی ہے جو اس نے اللہ عزوجل کی طاعت میں خرچ کر ڈالا، نیکی اور احسان کے کام کئے اور نیکیوں کی بنیاد ڈالی جن کا اجر باقی رہنے والا ہے۔

اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ انسان اس مال کی حرص میں رہے جس کا ثواب جنت کی صورت میں ملے گا، اور وہ اس دنیائے فانی میں عمل صالح کرتا ہے، اور اس مال کی حرص میں نہ لگا رہے جو ترکہ کی صورت میں باقی چھوڑ جائے، جس کا حساب بھی دینا پڑے گا اور اس کے چھوڑنے اور اس سے فائدہ نہ اٹھانے کا غم بھی کھانا ہو گا۔

۳۷......اپنے گھر والوں اور قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرنا

سوال...... کیا تیرے پاس اس کے علاوہ بھی کچھ مال ہے؟

جواب...... بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ بنو عذرہ کے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر بنا کر (اپنے مرنے کے بعد) آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی۔ آپ نے (اس شخص کو بلایا اور) دریافت فرمایا: کیا تیرے پاس اس کے علاوہ بھی کچھ مال ہے؟

اس نے عرض کیا: نہیں۔

حضور ﷺ نے اعلان فرمایا: کون شخص مجھ سے یہ غلام خرید تا ہے؟

چنانچہ حضرت نعیم بن عبداللہ عدویؓ نے وہ غلام آٹھ سو درہم میں خرید لیا اس شخص نے پوری رقم حضور ﷺ کی خدمت میں لا کر پیش کر دی۔ حضور ﷺ نے وہ رقم اس کو لوٹا دی، پھر فرمایا: پہلے اپنی ذاتی ضرورتوں پر اس میں سے خرچ کرو، پھر اگر کچھ بچ رہے تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرو، اور اگر تیرے گھر والوں کی ضرورت سے بھی بچ جائے تو قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرو، اور اگر قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرنے کے بعد کچھ بچ جائے تو پھر ایسے اور ایسے خرچ کر دو۔ یعنی اپنے سامنے، دائیں

اور بائیں ہر جانب خرچ کرو۔

فائدہ :

غلام کا نام یعقوب تھا اور اس کے مالک کا نام ابو مذکور، اس نے اپنے غلام کو مدبر بنا کر آزاد کر دیا، یعنی اس کی موت کے بعد وہ آزاد ہوگا۔ اس طریقہ پر آزاد کردہ غلام کو مدبر کہتے ہیں۔

اس بات کا جب نبی ﷺ کو علم ہوا اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے تو آپ ﷺ نے وہ غلام آٹھ سو درہم میں فروخت کر کے وہ رقم اس کے مالک کو دیدی، اور اس سے فرمایا کہ اپنی ذاتی ضروریات میں خرچ کرو، پھر اپنے گھر والوں پر، پھر قریبی رشتہ داروں پر اور اگر پھر بھی کچھ رقم بچ رہے تو پھر جس پر چاہے خرچ کر دو۔

اس طرح نبی ﷺ مال کو خرچ کرنے کا طریقہ سکھا رہے ہیں کیونکہ اسی طریقے کی اتباع کرنے میں ہی بہتری اور خیر ہے اور اللہ عزوجل کے ہاں ثواب اور قبولیت ہے۔

۳۸......اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل

سوال...... آج تم میں سے کون روزہ دار ہے؟

جواب...... ابن خزیمہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: آج تم میں سے کون روزہ دار ہے؟

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: میں۔

حضور ﷺ نے پھر پوچھا: تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: میں نے

حضور ﷺ نے پھر پوچھا: تم میں سے کون آج کسی جنازہ میں شریک ہوا؟

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: میں۔

حضور ﷺ نے پھر پوچھا: تم میں سے کس نے آج مریض کی عیادت کی؟

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: میں نے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا: یہ صفات جس کسی ایک ہی شخص میں جمع

ہو گئیں وہ یقیناً جنت میں داخل ہو گیا۔

تشریح لغات :

عاد : مریض سے ملاقات کی۔

فائدہ :-

نبی ﷺ نے کچھ ایسے اعمال صالحہ بیان فرمائے کہ جو شخص ان پر عمل پیرا ہو تو یہ اعمال اللہ عزوجل کی رضا کے ساتھ ایسے شخص کو جنت میں لے جانے کا ذریعہ بن جائیں گے، ان میں نفلی روزہ، مسکین کو کھانا کھلانا، جنازہ میں شرکت اور مریض سے ملاقات شامل ہیں۔

۳۹ ...... جس پر صدقہ کی چیز کا کھانا حرام ہو

سوال..... کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے ؟

جواب..... بخاری میں حضرت ام عطیہ انصاریہ ؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ حضرت عائشہ ؓ کے پاس تشریف لائے تو دریافت فرمایا :

"کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے ؟"

ام المومنین نے عرض کیا : کچھ نہیں، سوائے بکری کے اس گوشت کے جو نسیبہ نے صدقہ ہمارے پاس بھیجا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا : وہ تو اپنے مقام پر پہنچ گیا۔

فائدہ :-

نبی ﷺ نے یہ بیان فرمایا کہ نبی اور اس کے اہل بیت کے لئے صدقہ کے مال سے کچھ بھی کھانا حلال نہیں ہے، یہی وجہ تھی کہ حضور ﷺ کھانے کے بارے میں خود تحقیق و تفتیش فرمالیتے۔

۴۰ ...... اس شخص کی مذمت جس پر فقر کے آثار ظاہر ہوں حالانکہ وہ غنی ہو

سوال...... کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟

جواب...... امام احمد بخاری اور ابن حبان نے حضرت سلمہ بن اکوع سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، اتنے میں ایک جنازہ لایا گیا، پھر دوسرا جنازہ بھی لایا گیا، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟

لوگوں نے عرض کیا: نہیں

حضور ﷺ نے فرمایا: تو کیا اس نے کچھ ترکہ چھوڑا ہے؟

لوگوں نے عرض کیا: ہاں، تین دینار۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اس کی انگلیوں میں تین داغ ہیں۔ الحدیث

فائدہ:

اللہ تعالیٰ نے اس میت پر ڈسنے کا عذاب دیا اور صرف تین دینار ذخیرہ رکھنے کے سبب اس کو آگ چکھائی اس حدیث شریف میں نبی ﷺ نے مالداروں کو صدقہ کی ترغیب دی ہے، نیز یہ کہ اللہ کی رضا کیلئے مال خرچ کرنے والے نیک اعمال کرتے رہیں تاکہ ان بھلائیوں کو حاصل کرلیں جن کی خبر نبی ﷺ نے دی ہے اور وہ یہ ہیں۔ فرشتوں کا ایسے شخص کے لئے دعا کرنا، صدقہ کا مصائب سے حفاظت کرنا اور اولاد میں برکت کا ہونا۔

یاد رکھو! مال کے حصول کی اصل غرض ہی ضرورت پوری کرنا، دین پر قائم رہنے اور نیک اعمال میں سہولت کا حاصل ہونا ہے۔

چھٹا باب

روزہ کے مسائل واحکام

۴۱...... جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا

سوال...... کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا؟

جواب...... بخاری اور ابو داؤد میں ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے روز ان کے پاس تشریف لائے تو وہ روزہ سے تھیں،

حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا؟

انھوں نے عرض کیا: نہیں۔

حضور ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: کیا آئندہ روز بھی تیرا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟

انھوں نے عرض کیا: نہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: تو یہ روزہ بھی توڑ دے۔

فائدہ:

تنہا جمعہ کا نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے، کیونکہ اس میں تنہا ہفتے کے روز یہود کے روزہ رکھنے سے مشابہت ہوتی ہے۔ یا اس لئے فرمایا کہ جمعہ کے دن کے معمولات میں روزہ کی وجہ سے ضعف آجائے گا، یا اس لئے کہ یہ مسلمانوں کے لئے ایک طرح سے عید اور جمع ہونے کا دن ہے، لیکن اگر اس سے پہلے یا بعد والے دن بھی روزہ رکھا ہو تو پھر کراہت نہ ہوگی۔ بعض صحابہ و تابعین اور تین آئمہ (ابو حنیفہؒ، شافعیؒ اور احمدؒ) کا یہی قول ہے۔ بعض فقہاء کے نزدیک نہی تحریم کیلئے ہے (یعنی تنہا جمعہ کا روزہ حرام ہے) امام مالکؒ اور دیگر بہت سے فقہاء کے نزدیک تنہا جمعہ کا روزہ رکھنے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۴۲...... روزہ کی فضیلت

سوال...... کیا میں تجھے خیر کے دروازے نہ بتادوں؟

جواب...... ترمذی میں حضرت معاذ بن جبل ؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان

سے فرمایا: کیا میں تجھے خیر کے دروازے نہ بتادوں؟

میں نے عرض کیا: ضرور، یارسول اللہ!

فرمایا: روزہ ڈھال ہے، صدقہ خطاؤں (کی آگ) کو ایسے بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھادیتا ہے۔"

فائدہ:

نبی ﷺ نے روزہ، صدقہ اور تہجد جیسی نیکیوں کے ذکر سے خیر عظیم کی طرف رہنمائی فرمائی۔

۴۳...... مسافر کا روزہ

سوال......اسے کیا ہو گیا؟

جواب...... بخاری و مسلم اور دیگر کتب حدیث میں حضرت جابرؓ کی روایت کہ نبی ﷺ سفر میں تھے، آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی کے گرد بہت سے لوگ جمع ہیں، اور اس شخص پر سایہ کیا ہوا ہے، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا:

"اسے کیا ہو گیا؟"

لوگوں نے عرض کیا: یہ شخص روزہ دار ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر میں بھی روزہ رکھا کرو۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ: تم لوگ اس رخصت پر عمل کیا کرو جو تم کو اللہ نے دی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔

نسائی کی روایت میں اس طرح ہے کہ: رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو درخت کے سایہ میں لیٹا ہوا تھا، پانی اس پر چھڑکا جارہا تھا، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہارے ساتھی کو کیا ہو گیا؟

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ روزہ دار ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ کوئی نیکی کا کام نہیں ہے کہ تم لوگ سفر میں بھی

روزہ رکھو اللہ عزوجل کی اس رخصت کو اختیار کرو جو اس نے تمہیں دی ہے، اس رخصت کو قبول کرلو۔

فائدہ:

نبی ﷺ مسافر تھے، آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ایک ایسے شخص کو گھیرے ہوئے ہیں جو ضعف، بھوک کی شدت اور اعضاء ڈھیلے پڑ جانے کے باعث لیٹا ہوا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا ماجرا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ شخص قیس عامری ہے، ابو اسرائیل کنیت تھی، گرمی کے باعث بے ہوش ہوگیا ہے کیونکہ وہ مسافر ہونے کے باوجود روزہ دار ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: نہ تو یہ اللہ تعالیٰ کی طاعت ہے، نہ بھلائی کا کام اور نہ اس پر اجر ہے کہ کوئی شخص تحمل کی قوت نہ رکھتا ہو پھر بھی سفر میں روزہ رکھے، بلکہ ایسی حالت میں روزہ رکھنا مکروہ اور نہ رکھنا افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کمال حکمت کی بنا پر ہی روزہ چھوڑنے کو جائز قرار دیا ہے، اس اجازت پر عمل پیرا ہو کر روزہ چھوڑنے والے کے لئے ہی زیادہ ثواب ہے، تاکہ قوت، صحت بحال رہے۔ لیکن اگر کسی نے پھر بھی روزہ رکھ لیا تو فرض روزہ کی ادائیگی ہو جائے گی۔

۴۴ ...... روزہ کی نیت اور روزہ دار کو اختیار

سوال...... کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟

جواب...... مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور نسائی میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ایک روز نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو دریافت فرمایا:

"کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟"

ہم نے عرض کیا: نہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اچھا میں تو پھر روزہ دار ہوں۔

پھر حضور ﷺ دوسرے روز ہمارے پاس تشریف لائے۔

ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لئے حیس کا ہدیہ بھیجا گیا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: مجھے دکھاؤ، میں تو آج بھی روزہ دار ہوں، پھر آپ نے

حیس تناول فرمالیا۔

فائدہ :

نبی ﷺ نے جب گھر میں ایسی کوئی چیز نہ پائی جو دن میں کھا سکیں تو نفلی روزے کی نیت کرلی چنانچہ جمہور فقہاء کے نزدیک نفلی روزے کی نیت دن میں بھی صحیح ہوتی ہے۔
دوسرے روز نبی ﷺ نے حیس تناول فرمایا، حیس خاص قسم کا کھانا تھا جسے کھجور، گھی، پنیر یا آٹا ملا کر بنایا جاتا تھا۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نفلی روزہ رکھنے والا صاحب اختیار ہے، چاہے تو اپنا روزہ پورا کرلے اور اگر چاہے تو افطار کرلے، البتہ افطار کی صورت میں اس روزہ کی قضا مستحب ہے۔ جمہور متقدمین، متاخرین کا یہی مسلک ہے اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔

دیگر حضرات فقہاء فرماتے ہیں کہ جس شخص نے نفل روزہ رکھ لیا تو اب اس کو توڑنا اس کیلئے حرام ہے، توڑ دیا تو قضا واجب ہے کیونکہ شروع کرنے کے بعد یہ روزہ قرار پا گیا اور ارشاد باری تعالیٰ ہے : ولا تبطلوا اعمالکم (اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو)
جمہور فقہا اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اس ارشاد کا مطلب ہے کہ اپنے اعمال کو ریا اور کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کے باعث ضائع نہ کرو۔ واللہ اعلم

۴۵...... شعبان کے روزے

سوال...... کیا تو نے اس ماہ میں ایام بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵) کے روزے رکھے تھے ؟
جواب...... بخاری و مسلم میں حضرت عمران بن حصینؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص سے دریافت فرمایا : کیا تو نے اس ماہ میں ایام بیض کے روزے رکھے تھے ؟
اس شخص نے عرض کیا : نہیں۔
حضور ﷺ نے فرمایا : جب تو رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دے تو اس کی جگہ دو روزے رکھ۔

تشریح لغات :

ھذا الشھر : یعنی ماہ شعبان

السرر : سرۃ کی جمع معنی ہے وسط، مراد ایام بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) ہے۔

فائدہ :

اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ ماہ شعبان کے روزے رکھنا آپ کو بہت محبوب تھا، کیونکہ اس ماہ کی درمیانی شب میں اعمال رب العالمین کے حضور پیش ہوتے ہیں، اور نبی ﷺ کو یہ بات محبوب تھی کہ اس کے اعمال اس حال میں پیش ہوں کہ وہ شخص روزہ سے ہو۔

۴۶...... صوم الدہر

سوال...... اے عثمان! کیا تو نے میری سنت سے اعراض کیا ہے؟

جواب...... ابوداؤد میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعونؓ کو بلا بھیجا، وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے عثمان! کیا تو نے میری سنت سے اعراض کیا ہے؟

انھوں نے عرض کیا: نہیں اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! بلکہ آپ کی سنت کی پیروی تو میرا مطلوب ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: "سنو! میں سوتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں، میں نے عورتوں سے نکاح کر رکھا ہے (ان کے حق زوجیت کو ادا کرتا ہوں)۔ لہٰذا اے عثمان! تم اللہ سے ڈرو، یاد رکھو! تم پر تمہارے گھر والوں کا کچھ حق ہے، تمہارے مہمان کا کچھ حق ہے، تمہارے اپنے نفس کا کچھ حق ہے، اس لئے کبھی روزہ رکھ لیا کرو کبھی چھوڑ دیا کرو، اسی طرح رات کے کچھ حصہ میں نماز پڑھ لیا کرو اور کچھ حصہ میں سو جایا کرو۔"

فائدہ :

حضرت عثمان بن مظعونؓ نبی ﷺ کے رضاعی (دودھ شریک) بھائی ہیں۔ وہ ہمیشہ عبادت میں مصروف رہتے۔ نبی ﷺ نے ان کی ملامت کی اور عبادات میں ہمیشہ

اعتدال پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔

حدیث کے ظاہری مفہوم سے صوم الدہر (ہمیشہ روزہ رکھنے) کا مکروہ ہونا معلوم ہوتا ہے، چنانچہ بعض فقہاء کے نزدیک صوم الدہر مکروہ ہے اور بعض نے تو اسے حرام قرار دیا، لیکن جمہور فقہا بعض احادیث کی بنا پر صوم الدہر کو مستحب کہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

ساتواں باب

حج کا بیان

۴۷...... کعبہ کا انہدام اور اس کی تعمیر

سوال...... کیا تجھے معلوم ہے کہ جب تیری قوم نے کعبہ کی (انہدام کے بعد) تعمیر نو کی تو انھوں نے ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں میں کچھ کمی کر دی ؟

جواب...... بخاری میں ام المومنین زوجہ نبی ﷺ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا۔

"کیا تجھے معلوم ہے کہ جب تیری قوم نے کعبہ کی (انہدام کے بعد) تعمیر کی تو انھوں نے ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں میں کچھ کمی کر دی ؟

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پھر سے کعبہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں پر کیوں نہیں تعمیر کر دیتے ؟

حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تیری قوم کفر سے ابھی قریب ہی نہ نکلی ہوتی تو میں یہ کر دیتا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہؓ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوتی تو میں رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود سے متصل دونوں ستونوں کا استلام ترک کرتا نہ دیکھتا۔ حالانکہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں کے مطابق مکمل نہیں ہے۔

فائدہ :

نبی ﷺ نے بیت اللہ کو ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں پر از سر نو تعمیر نہ فرمایا، اور یہ اس خوف کی بنا پر نہیں کیا جو قوم عائشہؓ کے قلوب میں ضعف پیدا ہونے کے خدشہ کے سبب تھا، کیونکہ قوم زمانہ کفر سے ابھی نئی نئی نکلی تھی۔

۴۸...... نبی ﷺ کا تلبیہ اور ہدی

سوال...... تم نے کس کا احرام باندھا تھا؟ (یعنی صرف حج کا، یا عمرہ کا یا عمرہ و حج دونوں کا)

جواب...... بخاری میں حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ حضرت علیؓ یمن سے آکر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم نے کس کا احرام باندھا تھا؟

حضرت علیؓ نے عرض کیا: جس کا احرام نبی ﷺ نے باندھا تھا۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں احرام کھول دیتا۔

فائدہ:

نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر آپ کے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو احرام کھول دیتے اور صرف عمرہ رہنے دیتے۔

۴۹...... حرم مکہ میں فدیہ کے وجوب کے اسباب اور فدیہ کی ادائیگی کا طریقہ

سوال...... کیا یہ شیر تمہارے سر میں رہتے ہیں؟

جواب...... بخاری و مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور نسائی میں حضرت کعب بن عجرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے، اس وقت میں اپنی ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے چہرے پر رینگ رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا یہ شیر تیرے سر میں رہتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: ہاں۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا: اپنا سر منڈوا دے پھر ایک بکری فدیہ میں ذبح کر دے یا تین روزے رکھ لینا یا تین صاع کھجوریں چھ مسکینوں کو کھلا دینا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضاً اَوْبِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ خاص طور پر میرے ہی بارے میں نازل ہوئی

تھی پھر اس کا حکم تم سب کے لئے عام ہے۔

تشریح لغات :

یتناثر : یعنی مرض کے سبب جوؤں کی کثرت تھی اور وہ سر سے نکل کر چہرے پر رینگ رہی تھیں۔

شاة واجبة : واجب فدیہ جو صرف فقراء کا حق ہے۔

او : فدیہ کی تین صورتوں میں اختیار بتانے کے لئے ہے۔

الآصع : صاع کی جمع، صاع چار مد کا ہوتا ہے (انگریزی وزن ساڑھے تین سیر کے قریب اور بیر ک وزن سوا دو کلو گرام سے زائد اور ڈھائی کلو گرام سے کچھ کم بنتا ہے۔ واللہ اعلم)

فائدہ :

نبی ﷺ بیان فرما رہے ہیں کہ احرام کی حالت میں جن اسباب سے فدیہ واجب ہوتا ہے ان میں سے ایک حلق یعنی سر کا منڈوانا بھی ہے، اور فدیہ میں اللہ کے نام پر بکری جو واجب عبادت صرف فقراء ہی کیلئے ہو گی۔ یا چھ مسکینوں کو کھانے کا صدقہ ہو گا اس طرح کہ ہر مسکین کو دو دو (یعنی پونے دو کلو) علاقے میں عام طور پر کھائی جانے والی غذا یا دس روزے رکھنا ہے، تین ایام حج میں اور سات حج سے فارغ ہو کر۔

آیات کریمہ اور احادیث شریفہ سے وجوب فدیہ کے درج ذیل اسباب متعین ہوتے ہیں حج تمتع و قرآن کے مختلف مناسک، محصور ہو جانا، جماع، وقوف عرفہ فوت ہو جانا، خوشبو کا استعمال، سلا ہوا لباس پہن لینا، سر کا منڈوانا، یہ دونوں امور خواہ کسی عذر کی بنا پر ہوں شکار کا قتل، میقات سے بغیر احرام کے گزر جانا، مزدلفہ اور منیٰ میں رات بسر نہ کرنا، اور رمی جمار نہ کرنا ان امور کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

حج کے واجب مناسک میں کسی ایک کا چھوٹ جانا، یا احرام کی حالت میں جو امور حرام ہیں ان میں سے کسی ایک کا ارتکاب فدیہ کو واجب کر دیتا ہے۔ واللہ اعلم

۵۰...... حیض یا نفاس والی عورتیں طواف بیت اللہ کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کر سکتی ہیں

سوال...... تم کس بات پر رو رہی ہو؟

جواب...... بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور نسائی میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ (حجۃ الوداع والے سفر میں) ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے چلے، ہماری زبانوں پر بس حج ہی کا ذکر تھا، جب (مکہ کے بالکل قریب) مقام سرف پر پہنچے تو میرے ایام ماہواری شروع ہو گئے، رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو اس وقت میں رو رہی تھی، اس پر آپ نے دریافت فرمایا: تم کس بات پر رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا: قسم خدا! میرے لئے یہ اچھا ہوتا کہ اس سال میں نہ نکلی ہوتی۔

حضور ﷺ نے فرمایا: غالباً تمہارے ایام ماہواری شروع ہو گئے ہیں۔

میں نے عرض کیا: ہاں یہی بات ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: (گھبرانے اور رونے کی کیا بات ہے) یہ تو ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں (یعنی عورتوں) کے لئے مقرر کر دی ہے۔ تم اسی حالت میں حج کے تمام افعال (مناسک) بجالاؤ سوائے طواف بیت اللہ کے، جب ماہواری سے پاک ہو جاؤ تو طواف کر لینا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جب ہم لوگ مکہ پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ عمرہ کی نیت کر لو۔ چنانچہ سب نے دوبارہ احرام باندھا سوائے اس کے جس کے پاس ہدی (قربانی) تھی۔ اور ہدی کے جانور صرف نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور ابو بکر، عمرؓ اور کچھ دیگر صاحب حیثیت لوگوں کے ساتھ، ان سب حضرات نے مدینہ سے روانگی کے وقت ہی احرام باندھ لیا تھا۔

پھر جب قربانی کا دن آیا تو میں ماہواری سے پاک ہو چکی تھی، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تو میں نے غسل کر لیا۔

پھر ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔

میں نے پوچھا: یہ کس نوعیت کا گوشت ہے؟

لوگوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے گائے کی قربانی کی ہے پھر جب ایام تشریق کے بعد والی رات آئی تو میں نے عرض کیا : یارسول اللہ! لوگ تو حج اور عمرہ دونوں ادا کر کے واپس ہوں گے۔ اور میں صرف حج کے ساتھ واپس جاؤں؟ اس پر حضور ﷺ نے میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے فرمایا تو انھوں نے مجھے اپنے پیچھے اپنے اونٹ پر سوار کر دیا اور ہم دونوں مقام تنعیم پہنچے، وہاں سے میں نے اس عمرہ کے لئے احرام باندھا جو لوگوں کے اس عمرہ کے بدلے تھا جو وہ پہلے ادا کر چکے تھے۔

تشریح لغات :

خرجنامع رسول الله ﷺ : ہم حجۃالوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔

فطمثت : مجھے ماہواری شروع ہوگئی۔

لعلك نفست : نفاس فرما کر مراد حیض لیا۔

فاهل الناس : عمرہ کی ادائیگی کے بعد

التنعيم : حرم مکہ کے قریب مقام ہے جہاں سے احرام باندھتے ہیں۔

فائدہ :

اس حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ حیض اور نفاس دو ایسی صورتیں ہیں جن کو اللہ رب العزت نے عورتوں کے ساتھ لازم قرار دیا ہے، یہ ان کو لاحق ہوتی ہی ہیں اس لئے ان صورتوں کا عورتوں کو پیش آجانا قابل ملامت نہیں ہے۔ چنانچہ کسی عورت کو اگر حج کے دوران حیض جاری ہو جائے تو اس کے لئے طواف بیت اللہ کے علاوہ باقی تمام مناسک حج کی ادائیگی صحیح ہوگی، البتہ طواف پاک ہو جانے کے بعد کیا جا سکے گا۔

۵۱...... ضرورت مند کیلئے ہدی کے اونٹ پر سواری جائز ہے

سوال...... اس پر سوار ہو جاؤ؟

جواب...... بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے اونٹ کو ہنکائے جارہا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا :

"اس پر سوار ہو جاؤ"۔
اس شخص نے عرض کیا: یہ قربانی کا اونٹ ہے۔
حضور ﷺ نے پھر فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔
اس شخص نے پھر عرض کیا: یہ قربانی کا اونٹ ہے۔
حضور ﷺ نے سختی سے فرمایا: "تیری رسوائی، اس پر سوار ہو جاؤ"۔ تیسری یا دوسری مرتبہ پر یہ فرمایا:

فائدہ:

اس میں قربانی کے اونٹ پر سواری ضرور تمند کے لئے جائز ہونے کی دلیل ہے، یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو سوار کرایا۔

۵۲.....آنحضرت ﷺ کا حجۃ الوداع میں خطبہ

سوال.... اے (مجمع میں موجود) لوگو آج کونسا دن ہے؟

جواب..... امام بخاریؒ و مسلم اور امام احمدؒ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عیدالاضحیٰ کے دن لوگوں سے خطاب کیا، اس میں فرمایا:

"اے (مجمع میں موجود) لوگو! آج کونسا دن ہے؟"
لوگوں نے عرض کیا: یوم حرام۔
حضور ﷺ نے پھر پوچھا: یہ شہر کون سا ہے؟
لوگوں نے عرض کیا: بلد حرام
حضور ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: یہ مہینہ کونسا ہے؟
لوگوں نے عرض کیا: ماہ حرام
حضور ﷺ نے خطبہ کو جاری رکھا اور فرمایا: یاد رکھو! تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری آبرو تم (میں سے ایک دوسرے) پر ایسے ہی حرام ہے جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے (اس شہر مکہ) اور تمہارے اس مہینے میں ہے۔ یہ جملے حضور ﷺ نے بار بار دہرائے، پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور اوپر کی طرف دیکھ کر کہا:

اے اللہ! میں نے (تیرا پیغام بندوں تک) پہنچادیا، اے اللہ! میں نے (تیرا پیغام بندوں تک) پہنچادیا۔"

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یہ خطبہ حضور ﷺ کی اپنی امت کو وصیت تھی، (چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا)

یہاں مجمع میں موجود ہر شخص غیر موجود کو یہ باتیں پہنچادے، دیکھو، میرے بعد عہد کفر کے طور طریقے نہ اختیار کرلینا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردنیں اڑانے لگیں۔

اور ایک روایت میں ہے۔

حجۃالوداع میں نبی ﷺ عیدالاضحیٰ کے روز جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا!

"یہ دن حج اکبر ہے" اپنا خطبہ جاری رکھا اور فرمایا "اے اللہ! گواہ رہیو"۔ اس کے بعد آپ لوگوں سے وداع ہو گئے، اسی لئے لوگ اس کو حجۃالوداع کہتے ہیں۔

تشریح لغات:

یوم حرام : عزت وعظمت والا دن

هذه حجة الوداع : یہ حج حجۃالوداع مشہور ہو گیا۔

فائدہ:-

رسول اللہ ﷺ نے حجۃالوداع میں خطبہ دیا اور یہ واضح فرمایا کہ مسلمانوں کے خون ان کے اموال اور ان کی آبرو ان (میں سے ہر ایک کی دوسرے) پر حرام ہے۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد دوبارہ کافر نہ ہو جانا یعنی جن باتوں کو میں نے ممنوع قرار دیا ہے ان کو حلال سمجھنے لگو یا یہ مراد تھی کہ اللہ کی نعمتوں اور اس کی شریعت کی ناشکری نہ کرنے لگنا کہ دنیوی منافع پر باہم قتل وقتال شروع کردو۔

یہ خطبہ مسلمانوں کے بہت بڑے مجمع کے سامنے دیا گیا جن کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔

آٹھواں باب

جہاد فی سبیل اللہ

۵۳......اللہ کی راہ میں پڑنے والے غبار کی فضیلت

سوال...... تجھے کیا ہوا کہ راستے سے ہٹ کر چل رہا ہے؟

جواب...... ابوداؤد میں حضرت ربیع بن زیادؒ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے جا رہے تھے، ایک قریشی نوجوان راستے سے ہٹ کر چل رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ساتھیوں سے دریافت فرمایا: کیا یہ فلاں نوجوان نہیں؟

ساتھیوں نے عرض کیا: بے شک (وہی ہے)

حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو بلا لاؤ۔

لوگ اس لڑکے کو بلا لائے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا ہوا کہ راستے سے ہٹ کر چل رہا ہے؟

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے غبار سے ناگواری ہوتی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اس غبار سے بچنے کی فکر مت کرو اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، یہ غبار تو جنت کی خاص خوشبو ہے۔

تشریح لغات:

معتزل : ہٹ کر یعنی تنہا۔

اعتزلت الطریق : تو عام لوگوں کے راستہ سے ہٹ کر چل رہا ہے۔

ذریرۃ : کئی خوشبوؤں سے ملا کر بنائی جانے والی خوشبو کی ایک قسم۔

فائدہ:

نبی ﷺ نے غبار سے نہ بچنے اور راستے سے ہٹ کر جہاد کے لئے چلنے کی تعلیم فرمائی، کیونکہ جو شخص جہاد میں غبار آلود ہو گا تو وہ غبار اس کے لئے قیامت کے دن اعلیٰ درجہ کی مشک والی خوشبو کی مانند ہو گا جو کہ اس شخص کے لئے جنت کی نعمتوں کے استحقاق کی خوشخبری ہے۔

۵۴...... شہداء کی اقسام

سوال...... تم لوگ اپنے میں سے کن کو شہداء شمار کرتے ہو؟

جواب...... مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم لوگ اپنے میں سے کن کو شہداء شمار کرتے ہو؟

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو گیا وہی شہید ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: میری امت کے شہداء پھر تو تھوڑے سے ہوں گے!

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر کون کون لوگ شہید (شمار) ہوں گے؟

حضور ﷺ نے فرمایا: "سنو! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہوا وہ بھی شہید ہے، اور جو اللہ کی راہ میں (نکلا مگر اپنی طبعی موت) مر گیا وہ بھی شہید ہے، اور جو شخص طاعون کا شکار ہو کر فوت ہوا وہ بھی شہید ہے، اور جو شخص پیٹ کی بیماری میں مر گیا وہ بھی شہید ہے۔"

ابن مقسم راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابو صالح کے سامنے بیان کی تو انھوں نے (یہ بھی اضافہ کیا اور) فرمایا "ڈوب کر ہلاک ہونے والا بھی شہید ہے۔"

فائدہ:

نبی ﷺ نے اسلام میں شہداء کی اقسام بیان کی ہیں اور فرمایا کہ شہداء میں وہ بھی شامل ہے جو اللہ کے دشمنوں سے جہاد کے لئے نکلا اور معرکہ جنگ میں تلوار اور تیر و کمان کے جوہر دکھاتا ہوا قتل ہو جاتا ہے، اور وہ بھی شامل ہے جو میدان جنگ میں دشمن کے مقابل تو صف آرا ہو گیا، لیکن لڑے بھڑے بغیر اپنی طبعی موت مر گیا۔

اور وہ شخص بھی جو طاعون وغیرہ عام متعدی مرض میں فوت ہو گیا۔

اور وہ بھی جو پیٹ کے مرض یعنی کثرت اسہال میں فوت ہو گیا۔

اور وہ بھی جو ڈوب کر مر گیا۔

تنبیہ:

دوسری احادیث میں شہداء کی اور بھی اقسام مذکور ہیں، صوفی محمد اقبال قریشی صاحب کی کتاب "شہید کی اقسام" میں سب کو جمع کر دیا گیا ہے۔ ۱۲ نجیب۔

یہ تمام شہداء اللہ جل وعلا کی طرف سے بڑا ثواب اور اونچے درجات پائیں گے، جو کہ اس مصیبت کا بدلہ ہوگا جو انھوں نے جھیلی اور اللہ کے لئے جھیل کر اس پر صبر کیا، اللھم ارزقنا منہ۔

۵۵ ...... معذور پر کوئی حرج نہیں

سوال...... کیا تیرے والدین ہیں ؟

جواب...... بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص آیا اور جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی۔

حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تیرے والدین ہیں ؟

اس نے عرض کیا: ہاں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: جاؤ ان دونوں کی خدمت میں لگا رہ۔

فائدہ :

جہاد فی سبیل اللہ میں معذور کے نہ نکلنے پر کوئی حرج نہیں ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اس آدمی سے فرمایا کہ وہ اپنے والدین کی خدمت کرتا رہے، شاید ان دونوں کی خدمت کے لئے اس شخص کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔

۵۶

سوال...... کیا یمن میں تیرا کوئی ہے ؟

جواب...... ابوداؤد میں روایت ہے کہ ایک شخص یمن سے اس غرض سے آیا کہ نبی ﷺ کی معیت میں جہاد کرے۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا :

کیا یمن میں تیرا کوئی ہے ؟

اس نے عرض کیا : میرے والدین ہیں۔

حضور ﷺ نے پوچھا : ان دونوں نے تمہیں اجازت دی ہے ؟

اس نے عرض کیا : نہیں۔

اس پر حضور ﷺ نے فرمایا : اپنے والدین کے پاس واپس جاؤ اور ان سے اجازت

لو، اس پر اگر وہ دونوں تجھے اجازت دیدیں تو (ہمارے ساتھ آکر) جہاد میں شریک ہو جاؤ، اور اگر نہ دیں تو پھر ان دونوں کی خدمت کرتے رہو۔

نسائی کی روایت میں ہے کہ جاہمہ سلمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور غزوہ میں شرکت کے لئے آپ ﷺ سے مشورہ کیا، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا :

"کیا تیری والدہ حیات ہے ؟"

انھوں نے عرض کیا : ہاں۔

تب حضور ﷺ نے فرمایا : ان کی خدمت میں لگا رہ، اس لئے کہ جنت ماں کے دونوں قدموں تلے ہے۔ واللہ اعلم۔

فائدہ :

نبی ﷺ نے اس شخص سے فرمایا کہ صرف حصول ثواب کی غرض سے جہاد میں جانے کے لئے اپنے والدین سے اجازت لو، اگر تو وہ اجازت نہ دیں تو پھر اس شخص کے لئے ان دونوں کے پاس رہنا ضروری ہے، ان کی خدمت کرے، ان کا اکرام کرے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرتا رہے۔

اور اگر اس شخص پر جہاد فرض (عین) ہو جائے تو اس وقت ان دونوں کی اجازت کی کوئی ضرورت نہ رہے گی، سوائے اس صورت کے کہ (بڑھاپے کے باعث) ان کی نگہداشت کرنے والا اس کے علاوہ کوئی دوسرا موجود نہ ہو۔

۵ ۷ ...... مؤلفۃ القلوب کے لئے عطیہ

سوال ...... کیا تم میں کوئی غیر آدمی بھی موجود ہے ؟

جواب ...... بخاری و مسلم میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو ایک جگہ جمع کیا اور ان سے دریافت فرمایا : کیا تم میں کوئی غیر آدمی بھی موجود ہے ؟

انھوں نے عرض کیا : ہمارے ایک بھانجے کے سوا کوئی نہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا : بھانجا تو انہیں میں ہی ہے۔

اور پھر فرمایا : قریش جاہلیت اور مصیبت کے دور سے نئے نئے نکلے ہیں، میں

نے چاہا کہ ان کے لئے مرہم رکھوں اور ان کی تالیف قلوب کروں۔ کیا آپ لوگ اس پر رضا مند ہیں کہ دوسرے لوگ تو کچھ دنیا (کا مال و متاع) لے کر گھروں کو جائیں اور آپ لوگ اپنے گھروں کو اپنے ساتھ اللہ کے رسول کو لے کر جائیں، اگر لوگ کھلی وادی میں داخل ہوں اور انصار تنگ گھاٹی میں، تو میں انصار کی گھاٹی میں ہی جاؤں گا۔

تشریح لغات :

ان ابن اخت القوم منهم : یعنی بھانجا منافع اور ذمہ داری میں ننھیال ہی کا ساتھی ہے۔

مصيبة : یعنی اپنے رشتہ داروں کے قتل ہونے اور اپنا ملک چھن جانے کی بناء پر

اتألفهم : میں ان لوگوں کو بہت سامال دینا چاہتا ہوں۔

الوادی : کھلی جگہ

فائدہ :

نبی علیہ السلام نے انصار کے ساتھ اپنی انتہائی محبت کا اظہار فرمایا، اور انصار سے اس کی اجازت چاہی کہ قریش کو اپنے دور کفر میں قتل وغیرہ کی مصیبت سے دوچار ہونا پڑا تھا، ان کو کچھ مال وغیرہ کا عطیہ دے کر ان کی کسی حد تک دلجوئی کرنا چاہتا ہوں۔

نواں باب

مسائل نکاح وطلاق

۵۸...... مخطوبہ (جس عورت سے نکاح مقصود ہے) کو ایک نظر دیکھ لینا

سوال...... کیا تم نے اس عورت کو دیکھا ہے؟

جواب...... مسلم اور نسائی میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا، ایک شخص آیا اور حضور ﷺ سے عرض کیا کہ وہ انصار کی ایک عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے اس عورت کو دیکھا ہے؟

اس نے عرض کیا: نہیں۔

اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اس کو دیکھ لو، کیونکہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

فائدہ:

اس شخص نے ابھی نکاح کی بات چلائی تھی، اس پر نبی ﷺ نے اسے اس عورت کو دیکھنے کا فرمایا، انصار کی آنکھوں میں کچھ ہونے کا مطلب یہ تھا کہ ان کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں یا اس لئے کہ نیلا پن ہوتا ہے، اس ارشاد سے کسی کی بہتری کے لئے ایسے اوصاف بتانے کا جواز نکل آیا۔

۵۹...... مہر

سوال...... کیا تم رضامند ہو کہ میں فلاں عورت سے تمہارا نکاح کردوں؟

جواب...... ابوداؤد میں حضرت عقبہ بن عامرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: کیا تم رضامند ہو کہ میں فلاں عورت سے تمہارا نکاح کردوں؟

اس نے عرض کیا: ہاں۔

اس طرح حضور ﷺ نے عورت سے فرمایا: تو اس پر رضامند ہے کہ میں فلاں شخص سے تیرا نکاح کردوں۔

اس نے عرض کیا: ہاں۔

پھر حضور ﷺ نے ان دونوں کا نکاح پڑھادیا۔ اس شخص نے اس عورت کے ساتھ ہم بستری کی، لیکن نہ تو مہر مقرر کیا گیا اور نہ ہی اس کو کوئی تحفہ وغیرہ دیا۔

وہ شخص صلح حدیبیہ میں اسلامی لشکر میں موجود تھا، فتح خیبر میں شرکاء حدیبیہ میں وہاں کی زمین بطور مال غنیمت تقسیم کی گئی تھی۔ اس شخص کی وفات کا وقت قریب آیا تو وہ کہنے لگا۔

رسول اللہ ﷺ نے میرا نکاح فلاں عورت سے کیا تھا اور میں نے اس کا مہر مقرر نہیں کیا تھا، اور نہ اسے کوئی تحفہ وغیرہ دیا تھا۔ میں آپ سب کو اس بات پر گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں نے اس عورت کو اس کے مہر میں اپنا خیبر والا حصہ دیا۔ چنانچہ اس عورت نے وہ حصہ لے لیا پھر اس کو ایک لاکھ درہم میں فروخت کر دیا۔

فائدہ:

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بیوی کو مہر کا بدل کوئی دوسری چیز بھی دینا جائز ہے جیسا کہ حضرت عقبہ بن عامرؓ نے عمل کیا۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحت نکاح کے لئے مہر کا ذکر واجب نہیں، البتہ جھگڑے سے بچنے اور میاں بیوی کے اطمینان کے لئے پہلے ہی متعین کر لینا اسی طرح مستحب ہے، جیسا کہ ہم بستری سے پہلے بیوی اور اس کے گھر والوں کی دلجوئی کی خاطر کوئی اچھا سا تحفہ دیدینا بھی مستحب ہے۔

۶۰ ...... کنواری سے نکاح مستحب ہے

سوال...... اے جابر! آپ نے شادی کر لی ہے؟

جواب...... بخاری میں حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا، انھوں نے سات یا نو بیٹیاں اپنے پیچھے چھوڑیں۔ میں نے ایک بیوہ عورت سے شادی کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے جابر! آپ نے شادی کر لی ہے؟

میں نے عرض کیا: ہاں۔

حضور ﷺ نے پوچھا: کنواری سے یا بیوہ سے؟

میں نے عرض کیا: بیوہ سے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "نو عمر لڑکی سے کیوں نہ کر لی، تم اس سے کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی تم اس کے ساتھ ہنستے ہنساتے اور وہ تمہارے ساتھ ہنستی ہنساتی؟"

میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: میرے والد عبداللہ کا انتقال ہو گیا اور وہ بہت سی بیٹیاں چھوڑ گئے، میں نے انہی جیسی لڑکی لانا بہتر نہ سمجھا، اس لئے میں نے ایسی عورت سے شادی کر لی جو ان بچیوں کی نگہداشت اور تربیت کر سکے۔

حضور ﷺ نے اس پر فرمایا: اللہ تجھے برکت دے" یا فرمایا "اس میں خیر ہو"۔

تشریح لغات:

بمثلھن: یعنی کم عمر، جسے گھریلو امور کا کوئی تجربہ ہی نہ ہو۔

امرأۃ: یعنی ایسی عورت جس کو گھریلو امور سے واقفیت ہو اور سنبھالنے کا تجربہ ہو

فائدہ:

آدمی کے لئے کنواری لڑکی سے نکاح مستحب ہے، لیکن اگر ضرورت و حکمت کا تقاضا ہو تو کسی بیوہ یا مطلقہ سے نکاح کر لینا ہی اچھا ہے۔

۶۱ ...... پسندیدہ بیوی

سوال ...... کس سے شادی کی؟

جواب ...... بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور نسائی میں حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ میں نے شادی کر لی، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: کس سے شادی کی؟

میں نے عرض کیا: بیوہ سے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: کنواری سے شادی کر کے اس کے ساتھ ہنسی کھیل تجھے کیوں نہ بھایا؟

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد عبداللہ سات یا نو بیٹیاں چھوڑ کر

وفات پا گئے، میں ایسی عورت لایا ہوں جو ان کی نگہداشت کرے۔
جابر کہتے ہیں کہ: حضور علیہ السلام نے میرے لئے دعا فرمائی۔

فائدہ:

حضرت جابر نے ایسی بیوہ عورت سے شادی کی جو گھر کے نظام کو چلا سکے، اور ان کی بہنوں کی تربیت بھی کرے، نبی علیہ السلام نے ان کے لئے دعا فرمائی کیونکہ انھوں نے اپنی بہنوں کی بہتری کو اپنی دلی خواہش پر ترجیح دی تھی۔

۶۲

سوال: اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟
جواب: بخاری شریف میں حضرت سہیلؓ کی روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس سے ایک آدمی گزرا (اس کے جانے کے بعد) حضور علیہ السلام نے دریافت فرمایا: اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟
حاضرین نے عرض کیا: اس لائق ہے کہ کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو کر لے، کسی کی سفارش کرے تو قبول ہو، کسی کو کچھ کہے تو اس کی بات مانی جائے۔
حضور علیہ السلام خاموش رہے، پھر ایک غریب مسلمان شخص وہاں سے گزرا۔ حضور علیہ السلام نے پھر لوگوں سے پوچھا: اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟
حاضرین نے عرض کیا: یہ اس لائق ہے کہ کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو نہ کر سکے، کسی کی سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے، کسی کو کچھ کہے تو اس کی بات مانی ہی نہ جائے۔
یہ سب سن کر رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: یہ شخص جو ابھی گزرا اس (پہلے گزرنے والے) جیسے لوگوں سے پوری زمین بھری ہو سب سے بہتر ہے۔

تشریح لغات:

حری: لائق، قابل، حقدار

فائدہ:

پہلا شخص دینی مالداری کی بنا پر معزز شمار ہوتا ہے اور اس کی ہر خواہش پوری

ہوتی ہے اور دوسرے شخص حضرت جمیل بن سراقہ تھے جو اپنی غربت کی وجہ سے بے وقعت شمار ہوتے، اور ان کی کسی خواہش کے پورا ہونے کا امکان نہ تھا، لیکن حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ غریب نیک شخص اللہ کے ہاں اس مالدار شخص جیسے لوگوں سے زمین بھر جائے تو بھی ان سب سے زیادہ فضیلت والا ہے۔

اس لئے کہ عزت و فضیلت کا پیمانہ دولت نہیں بلکہ یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقَاکُمْ

(یعنی تم میں سے اللہ کے ہاں وہی معزز ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے)

۶۳...... بیوی شوہر کی رضامندی کے حصول اور اطاعت میں لگی رہے

سوال...... کیا تیرا شوہر موجود ہے؟

جواب...... امام احمد، نسائی اور حاکم نے حضرت حصین بن محصن ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ان کی خالہ نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں آئی تو حضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تیرا شوہر موجود ہے؟

انھوں نے عرض کیا: ہاں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: شوہر کے ساتھ آپ کا برتاؤ کیسا ہے؟

انھوں نے عرض کیا: جتنی مجھ میں قوت ہے اتنا کام کرتی ہوں، جس سے خود کو عاجز پاتی ہوں تو نہیں کرتی۔

حضور ﷺ نے فرمایا: شوہر کی نگاہ میں تم کیسی ہو؟ کیونکہ وہ (تجھ سے راضی ہے تو) تیری جنت ہے اور اگر تیرے رویہ کی وجہ سے تجھ سے کبیدہ خاطر رہتا ہے تو وہ) تیری آگ ہے۔

تشریح لغات:

ما آلوہ: جس کام کی طاقت رکھتی ہوں کر لیتی ہوں۔

فائدہ:

اس ارشاد میں نبی ﷺ یہ بیان فرمانا چاہتے ہیں کہ بیوی پر شوہر کی اطاعت واجب ہے، چنانچہ آپ نے حصین کی خالہ سے ان کے شوہر کے ساتھ برتاؤ کے

بارے میں پوچھا تو انھوں نے جواب میں عرض کیا کہ وہ اپنے شوہر کی بہت ہی فرمانبردار ہیں، اور ان کی ہر ضرورت پوری کرنے کی پوری کوشش کرتی ہیں، البتہ کسی وقت قوت نہیں پائیں تو پھر معذوری ہوتی ہے۔اس حدیث پاک میں ہر بیوی کے لئے اپنے شوہر کو راضی رکھنے، اس کی اطاعت اور اس سے قلبی وفاداری کی اس بنیاد پر ترغیب دی گئی ہے کہ اللہ کی اخروی نعمتوں اور اس کی رضا کی امید رہے، کیونکہ ایک بیوی کیلئے شوہر کی اطاعت یا نافرمانی جنت یا دوزخ میں جانے کا سبب بنائی گئی ہے۔

۶۴...... شرعی لونڈی سے ہمبستری جائز ہونے کی شرط

سوال...... شاید تمہارے ساتھی نے اس عورت کے ساتھ زیادتی کا ارتکاب کیا ہے؟

جواب...... مسلم اور ابوداؤد کی روایت ہے کہ ایک غزوہ کے موقع پر نبی ﷺ گزر رہے تھے کہ ایک خیمہ کے دروازہ پر کھڑی ایسی عورت کو دیکھا جس کے ہاں بچہ کی ولادت کا وقت قریب معلوم ہوتا تھا حضور ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: شاید تمہارے ساتھی نے اس عورت کے ساتھ زیادتی کا ارتکاب کیا ہے؟ (یعنی ہم بستری کی ہے)

لوگوں نے عرض کیا: ہاں۔(ایسا ہی معلوم ہوتا ہے)

حضور ﷺ نے فرمایا: میرا ارادہ ہوا کہ اس شخص پر ایسی لعنت کروں جو قبر میں بھی اس کے ساتھ داخل ہو، یہ شخص اس فعل کا کیسے حقدار ہو جو اس کے لئے حلال نہیں ہوا، وہ اس شخص سے کیسے خدمت لے سکتا ہے جو اس کے لئے حلال نہیں ہے۔

تشریح لغات:

مجح: حاملہ قریب الولادت

الم بھا: یعنی اس سے ہمبستری کی۔

فائدہ:

مسلمان کی ملک میں (شرعی طور) جو باندی آئے اس سے اس وقت تک ہم بستری حرام ہے جب تک کہ اس باندی کا رحم حمل سے خالی ثابت نہ ہو جائے (یہ

حیض یا بچہ کی ولادت کی صورت میں ہی ہوگا)

۶۵......رضاعت بھوک سے ثابت ہوتی ہے

سوال......اے عائشہ: یہ شخص کون ہے؟

جواب...... بخاری شریف میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو اس وقت میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: اے عائشہ! یہ شخص کون ہے؟

میں نے عرض کیا: میرا رضائی بھائی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تم عورتیں اچھی طرح جانچ کر لیا کریں کہ کون تمہارا بھائی ہے، کیونکہ رضاعت صرف مجاعت (یعنی بھوک مٹانے کا ذریعہ صرف عورت کا دودھ) ہی ہو۔

تشریح لغات:

انظرن: اچھی طرح سوچ سمجھ کر جانچ لیا کرو۔

فائدہ:

ہر وہ شخص جس نے تمہاری ماؤں کا دودھ پی لیا تمہارا بھائی نہیں بن جائے گا، بلکہ اس کے لئے شرط ہے کہ بچے کی بھوک مٹانے کا ذریعہ صرف عورت کا دودھ ہی ہو۔ یعنی شرعاً محرم بنانے کے لئے وہ رضاعت (دودھ پلانا) معتبر ہے جس سے بدن کی نشوونما ہوئی اور اسی کے ذریعہ صرف بھوک ختم ہوئی ہو، یہ چیز صرف زمانہ رضاعت (دو سال) تک بچپن کی حالت میں ہی ہوا کرتی ہے۔ (یعنی شرعاً متعین مدت رضاعت میں ایک عورت کا دودھ پینے والے بچے ہی ایک دوسرے کے رضاعی بہن بھائی قرار پاتے ہیں)

۶۶......خلع

سوال...... کیا تم اپنے شوہر کو اس کا باغ واپس لوٹا دو گی؟

جواب...... بخاری اور نسائی میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیسؓ کی بیوی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا:

یا رسول اللہ! نہ تو مجھے اپنے شوہر کے اخلاق کی شکایت اور نہ ان کی دینداری کی، لیکن مجھے اسلام میں کفر ناپسند ہے۔ (مطلب یہ کہ میں انہیں پسند نہیں کرتی جس کی وجہ سے ان کے حقوق زوجیت ادا کرنے پر ناگواری ہوتی ہے اور یہ چیز کفر تک پہنچا سکتی ہے) واللہ اعلم۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اپنے شوہر کو اس کا باغ واپس لوٹا دو گی؟

اس نے عرض کیا: ہاں۔

حضور ﷺ نے شوہر سے فرمایا: باغ قبول کر لو اور اس عورت کو ایک طلاق دے دو۔

فائدہ:

خلع لینا جائز ہے، خلع کا مطلب ہے کہ عورت سے کوئی بھی چیز لے کر اسے نکاح سے نکال دیا جائے، اس حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے اس طریقہ کو اختیار فرمایا ہے۔

دسواں باب

وراثت، وصیت اور ہبہ

۶۷...... تقسیم میں بچوں کے درمیان برابری

سوال...... کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اسی جیسا عطیہ کیا ہے؟

جواب...... بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں حضرت نعمان بن بشیرؓ کی روایت ہے کہ میرے والد مجھے گود میں اٹھائے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس پر گواہ ہو جایئے کہ میں نے اپنے مال میں سے یہ اور یہ نعمان کو عطیہ کر دیا۔

حضور ﷺ نے فرمایا: کیا آپ نے اپنے ہر ایک بیٹے کو اسی جیسا عطیہ کیا ہے؟

انھوں نے عرض کیا: نہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: پھر آپ میرے علاوہ کسی اور کو اس پر گواہ بنا لیجئے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ کو اس میں خوشی نہیں کہ سب لڑکے تیرے حسن سلوک میں برابر ہوں؟

انھوں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: تو پھر ایسا مت کرو۔

ایک روایت میں ہے کہ "اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل رکھو۔

تشریح لغات:

نحلت: میں نے عطیہ کیا

کذاو کذا من مالی: یعنی غلام، جیسا کہ ایک روایت میں ہے۔

فاشھد غیری: ایک روایت میں ہے کہ میرے علاوہ کسی اور کو گواہ ٹھہرا لیجئے میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا۔ ایک روایت میں ہے: اس بات سے رجوع کرو۔

دوسری روایت میں ہے آپؐ نے اس کو مسترد کر دیا، چنانچہ حضرت بشیرؓ نے اس سے رجوع کر لیا اور وہ عطیہ واپس لے لیا۔

فائدہ :

اولاد میں سے بعض کو بعض عطیات وغیرہ میں فضیلت دینا مکروہ ہے، جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کے ارشاد اشھد غیری (میرے علاوہ کسی اور کو گواہ ٹھہرالو) سے معلوم ہوا۔ اگر ایسی بات حرام ہوتی تو حضور اکرم ﷺ یہ فرماد یتے کہ ایسا کرنا حرام ہے اور یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ یہ محض ڈرانے کے لئے تھا، کیونکہ یہ بات اپنی اصل کے اعتبار سے صرف ممانعت ہے۔ "جور" چونکہ حرام اور مکروہ کے قریب کردیتا ہے اور نبی ﷺ یہ دونوں نہیں کرنا چاہتے تھے، اس حدیث شریف میں جس بات کا مطالبہ ہے وہ اولاد میں عطیہ کا عدل ہے کہ سب کو ایک جیسا دیا جائے، یہی وجہ ہے کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک میں تمام لڑکے برابر کے شریک قرار دیئے گئے ہیں۔

۶۸

سوال...... کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اسی جیسا عطیہ کیا ہے ؟

جواب...... بخاری شریف میں حضرت نعمان بن بشیرؓ کی روایت ہے کہ میرے والد مجھے ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا : میں نے اپنے اس بیٹے کو یہ غلام عطیہ کیا۔

حضور ﷺ نے پوچھا : کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اس جیسا عطیہ کیا ہے ؟

انھوں نے عرض کیا : نہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا : تو پھر اپنے اس عطیے کو واپس لو۔

فائدہ اوپر مذکور ہے۔

۶۹ ...... ذوی الارحام کا وارث بننا

سوال...... کیا اس کے علاقے کا کوئی شخص یہاں پر ہے ؟

جواب...... ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کے ایک غلام کا انتقال ہوگیا، اس نے ترکہ میں کچھ مال وغیرہ چھوڑا، مگر نہ تو اس کی کوئی اولاد تھی اور نہ ہی کوئی رشتہ دار، نبی ﷺ نے دریافت فرمایا۔

"کیا اس کے علاقے کا کوئی شخص یہاں پر ہے ؟"

لوگوں نے عرض کیا۔ ہاں۔
حضور ﷺ نے فرمایا: اس کی میراث اسی شخص کو دیدو۔

فائدہ :-

ایک شخص نبی ﷺ کا خدمت گزار تھا، وہ کچھ مال وغیرہ چھوڑ مرا، اور اس کا کوئی وارث بھی نہ تھا، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کا مال اس کے ایک ہم وطن کو ہی بطور صدقہ دیدینے کا حکم فرمایا۔
ورنہ اہل علم کے نزدیک شرعی حکم یہی ہے کہ ایسے شخص کا ترکہ مسلمانوں کے بیت المال میں جائے گا۔

☆

گیارھواں باب

تجارت ومالیات

۷۰ ...... دھوکہ پر تنبیہ

سوال...... تم نے ایسا کس لئے کیا؟

جواب...... طبرانی نے حضرت انس بن مالکؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بازار میں ہمارے پاس تشریف لائے، ایک جگہ آپ نے بالکل خشک اناج رکھا دیکھا، تو اس کے اندر ہاتھ ڈال کر ایسا بھیگا ہوا اناج (مٹھی میں) نکالا جو بارش سے تر ہو گیا تھا، پھر اناج کے مالک سے دریافت فرمایا، تم نے ایسا کس لئے کیا؟

اس نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، یہ ایک ہی قسم کا اناج ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: تم نے ایسا کیوں نہیں کیا کہ خشک اناج علیحدہ رکھتے اور بھیگا ہوا الگ، لوگ دیکھ کر جو چاہیں خرید لیں۔ یاد رکھو! جو شخص (خراب چیز کی اچھی چیز میں ملاوٹ کر کے) ہمیں (مسلمانوں کو) دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

تشریح لغات:

مصبرا: خشک، جو کافی عرصہ باقی رہ سکے۔

رطبا: پانی میں بھیگی ہوئی

حدته: الگ، علیحدہ

فائدہ:

نبی ﷺ اس شخص کو ملامت فرماتے ہیں، ڈانٹتے ہیں اور منع فرماتے ہیں تاکہ وہ شخص ہر قسم کو الگ رکھے، بھیگے ہوئے کو الگ اور خشک کو الگ، خریدار آئے تو دیکھ کر بغیر ملاوٹ کے اور بغیر دھوکہ کھائے جو چاہے خرید لے۔

۷۱

سوال...... اناج والے! کیا نیچے بھی یہ ایسا ہی ہے جیسا اوپر ہے؟

جواب...... طبرانی نے حضرت قیس بن ابی غرزہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اناج بیچ رہا تھا، آپ نے اس شخص سے دریافت فرمایا۔

اناج والے! کیا نیچے بھی یہ ایسا ہی ہے جیسا اوپر ہے؟

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہاں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو! جس نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا وہ ان میں سے نہیں ہے۔

فائدہ :

نبی ﷺ نے اناج کے درمیانی حصہ کے بارے میں دریافت فرمایا کہ کیا وہ بھی اس نظر آنے والے ہی کی مانند ہے تاکہ اس کی کیفیت وہ نہ ہو جو دھوکہ و فریب کہلاتی ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ نے واضح فرمایا کہ جو شخص مسلمانوں کو دھوکہ دے وہ ان میں سے (یعنی مسلمان) نہیں ہے۔ یہ ارشاد دھوکہ دینے اور تجارت میں اس کے رواج پر سخت ترین تنبیہ ہے۔

۷۲

سوال...... اناج والے! یہ کیا ہے؟

جواب...... مسلم وغیرہ کتب حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے، تو اس کے اندر ہاتھ ڈال دیا آپ کی انگلیوں کو تری محسوس ہوئی، اس پر حضور ﷺ نے پوچھا:

اناج والے! یہ کیا ہے؟

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بارش اس پر برس گئی۔

حضور ﷺ نے فرمایا، تو نے اس (بھیگے ہوئے) کو اناج کے ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں ڈال دیا تاکہ (خریدنے والے) لوگ اسے دیکھ سکیں۔ یاد رکھو! جس نے ہم (مسلمانوں) سے دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

فائدہ :

یہ گندم کا ڈھیر تھا، اس پر بارش ہو گئی جس نے اس گندم کو بھگو دیا اور اس کو پھلا

کر وزن بھی بڑھا دیا۔ اس طرح وہ ذخیرہ رکھنے کے قابل نہ رہ گئی۔ اس صورت میں ناواقف کو بتائے بغیر اس کو فروخت کرنا حرام ہو گیا۔ اس وجہ سے نبی ﷺ نے اس پر تنبیہ فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ جس نے ہم سے دھوکہ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی جس شخص نے میری امت سے دھوکہ کیا وہ در حقیقت کامل طریقے سے میرے لائے ہوئے دین اسلام پر عمل پیرا نہیں ہے۔

۴۳ ...... قرض لینا

سوال...... کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟

جواب...... بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایسے شخص کی نماز جنازہ نہ پڑھاتے جو مقروض فوت ہوا ہوتا۔ چنانچہ ایک مرتبہ میت لائی گئی تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں، دو دینار"

حضور ﷺ نے فرمایا: آپ لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لیجئے۔

ابو قتادہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دو دینار قرض کی ادائیگی میرے ذمہ ہوئی، چنانچہ پھر نبی ﷺ نے اس شخص کی نماز پڑھائی، پھر جب اللہ نے اپنے رسول کو فتوحات دیں تو آپ ﷺ نے اعلان فرما دیا کہ "میں ہر مومن کا اس کے نفس پر زیادہ حقدار ہوں، لہٰذا جو مقروض فوت ہو جائے اس کے قرضہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہے (یعنی میں ادا کروں گا) اور اگر مال وغیرہ چھوڑ مرے گا تو وہ سب اس کے وارثوں کا ہوگا"۔

فائدہ:

نبی ﷺ ایسے میت کی نماز جنازہ نہ پڑھاتے جس کے ذمہ قرض ہوتا اور اس کی ادائیگی کا کوئی ذریعہ نہ چھوڑتا، اس طرح سے گویا قرض کی برائی اور اہمیت کا اظہار مقصود تھا۔ لیکن جب بہت مال غنیمت آنے لگا تو پھر نبی ﷺ مقروض فوت ہونے والے ہر مسلمان کا قرضہ خود ادا فرما دیتے۔

اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ادائیگی کی نیت اور سعی و کوشش ہو

تو قرض لینا جائز ہے، اور قرض دینے والے کے دل میں کوئی اندیشہ ہو تو اس کی دلجوئی بھی جائز ہے، اموال اور عمل میں بڑھوتری کے لئے ان کی حفاظت بھی ضروری ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں لوگوں کے درمیان خیر کی چابیاں یعنی بنیادی اسباب ہیں۔

۴۷ ...... میت اپنے قرض کے بدلے رہن ہوتا ہے

سوال...... کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟

جواب...... ابو یعلی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز پڑھائیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟

لوگوں نے عرض کیا: ہاں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: جبرئیل امین نے مجھے ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھنے سے روک دیا جس کے ذمہ کوئی قرض ہو، پھر فرمایا: مقروض اپنی قبر میں بھی رہن ہوتا ہے جب تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا نہ ہو جائے۔

طبرانی کی روایت میں اس طرح ہے کہ:

ہم نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے، پھر ایک شخص کا جنازہ نماز کے لئے لایا گیا، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے ساتھی کے ذمہ کوئی قرض ہے؟

لوگوں نے عرض کیا: ہاں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: میرے ایسے شخص کی نماز پڑھانے سے تمہیں کیا فائدہ ہوگا جس کی روح قبر میں رہن رکھی رہے گی، اس کی روح آسمان پر نہ جائے گی، اگر کوئی شخص اس کے قرض کی ادائیگی کا ضامن بن جائے تو میں اٹھ جاتا ہوں اور اس کی نماز جنازہ پڑھا دیتا ہوں، اس صورت میں میرا نماز پڑھانا اس کو فائدہ دے گا۔

فائدہ:

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے، ابتداء اسلام میں حضور ﷺ لوگوں کو قرض لینے اور اس کی ادائیگی میں کوتاہی سے ڈرانے کی غرض سے نماز جنازہ پڑھانے سے پرہیز

فرماتے تھے، اس کے بعد پھر نبی ﷺ خود ہی بیت المال سے مقروض کے قرض کی ادائیگی اپنے ذمہ لے لیتے۔

۷۵...... ادائیگی قرض کے لئے دعا

سوال...... اے ابوامامہ! نماز کا تو وقت نہیں، پھر میں تجھے مسجد میں کس غرض سے بیٹھے دیکھ رہا ہوں؟

جواب...... ابو داؤد میں حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو وہاں ایک انصاری صحابی ابوامامہ کو بیٹھے دیکھا تو اس سے دریافت فرمایا: اے ابوامامہ! نماز کا تو وقت نہیں، پھر میں تجھے مسجد میں کس غرض سے بیٹھے دیکھ رہا ہوں۔

انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے پریشانیوں اور قرضوں نے جکڑ رکھا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ سکھادوں کہ وہ مانگنے کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ تیرے غم بھی دور فرمائے گا اور قرض کی ادائیگی بھی کروادے گا؟

انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور۔

حضور ﷺ نے فرمایا: صبح وشام یہ دعا کیا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ۔

(یا اللہ میں فکر اور غم سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اور عاجزی اور سستی سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور بخل اور بزدلی سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اور قرض کے غالب آجانے اور لوگوں کے مسلط ہوجانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

انصاری صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ دعا مانگنا شروع کی تو اللہ عزوجل نے میری تمام پریشانیاں دور فرمادیں اور میرے تمام قرضے ادا کروادیئے۔

فائدہ:

مقروض کے لئے یہ بڑی اہم دعا ہے یہ دعا پابندی کے ساتھ مانگنے سے اللہ تعالیٰ اس کے ذمہ قرض کی ادائیگی کروادیتے ہیں۔

۷۶ ...... مصائب و مشکلات دور کرنے کی دعا

سوال...... کیا میں تم لوگوں کو وہ دعا نہ سکھادوں جو موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت مانگی جب وہ بنی اسرائیل کے ساتھ سمندر عبور کر رہے تھے؟

جواب...... طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم لوگوں کو وہ دعا نہ سکھادوں جو موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت مانگی جب وہ بنی اسرائیل کے ساتھ سمندر عبور کر رہے تھے؟

ہم نے عرض کیا: ضرور، یارسول اللہ!

فرمایا کہو: ''اَللّٰهُمَّ لَكَ الحَمدُ وَاِلَيكَ المُشتَكٰى، وَاَنتَ المُستَعَانُ وَلَاحَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ العَلِيِّ العَظِيمِ.''

(اے اللہ! تیرے ہی لئے ہیں تمام تعریفیں اور تیرے ہی حضور مشکلات دور کرنے کی التجا کرتا ہوں اور تجھ ہی سے مدد مانگتا ہوں، کوئی بھی طاقت و قوت اللہ عظیم برتر کے سوا اور کسی سے میسر نہیں)

تشریح لغات:- جاوز: یعنی اللہ کی مدد سے عبور کیا۔

فائدہ:

مصائب و مشکلات کا شکار کوئی شخص یہ دعا مانگے، اللہ عزوجل اس کی مشکل حل اور مصائب دور فرمادیں گے۔

۷۷ ...... شراکت

سوال...... کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟

جواب...... بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں ایک شخص کو اپنا عامل مقرر فرمایا تھا، وہ شخص عمدہ کھجوریں لے کر حاضر خدمت ہوا حضورؐ نے فرمایا: کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟

اس نے عرض کیا: ایسی کھجوروں کا ایک صاع ہم دوسری دو صاع کھجوروں کے بدلے لیتے ہیں، اور دو صاع تین کے بدلے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا مت کیا کرو، ہلکی (گھٹیا) کھجوریں نقد قیمت

15846

(دراہم) پر بیچ دیا کرو پھران دراہم سے عمدہ کھجوریں خرید لیا کرو۔

فائدہ :-

نبی ﷺ کا خیبر میں مقرر کردہ عامل عمدہ کھجوریں لایا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا :

''کیا وہاں کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں ؟

اس نے عرض کیا : نہیں، بلکہ ہم یہ عمدہ کھجوروں کا ایک صاع وہاں کی عام کھجوروں کے دو صاع سے تبادلہ کر لیتے ہیں۔

اس پر حضور ﷺ نے فرمایا : ایسا نہ کیا کرو، کیونکہ کھجوروں کے بدلے اس طرح کھجوروں کا تبادلہ سود ہوتا ہے، البتہ وزن برابر ہو تو پھر نہیں، اس لئے تم عام گھٹیا کھجوریں نقد بیچ دیا کرو اور پھر ان کی رقم سے عمدہ کھجوریں خرید لیا کرو۔

۸۷...... ضامن بننا

سوال...... تم نے یہ سونا کہاں سے حاصل کیا؟

جواب...... ابو داؤد اور ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک شخص دس دینار کا مقروض ہو گیا، قرض خواہ نے قسم کھا کر کہا کہ جب تک میرا قرض یا ضامن نہیں دو گے میں تمہارے پاس سے نہیں جاؤں گا۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ : نبی ﷺ نے اس کی ضمانت دے دی، وہ شخص ادائیگی کی مقررہ مدت کے اندر ہی وہ رقم لے آیا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا : تم نے یہ سونا کہاں سے حاصل کیا ہے۔

اس نے عرض کیا : کان سے۔

حضور ﷺ نے فرمایا : ہمیں اس کی ضرورت نہیں، اس میں خیر نہیں ہے چنانچہ حضور ﷺ نے اس کی طرف سے ادائیگی فرمادی۔

فائدہ :

اس سے ضامن طلب کرنے کا جواز ثابت ہوا نیز یہ کہ اگر مقروض ادائیگی سے عاجز رہا تو ضامن ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔ اور وہ ادا شدہ رقم اس مقروض سے وصول کر سکتا ہے۔

۷۹ ...... بلند عمارت بنانا

سوال...... یہ کیا؟

جواب...... ابن ماجہ میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے جاتے ہوئے ایک انصاری کے دروازہ پر بنے گنبد کے پاس سے گزرے تو دریافت فرمایا: یہ کیا؟

لوگوں نے عرض کیا: فلاں شخص نے یہ گنبد بنوایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس جیسی بنی ہوئی ہر عمارت قیامت کے دن اس کے مالک کے لئے وبال ہوگی۔

یہ بات اس انصاری کو معلوم ہوئی تو اس نے وہ گنبد نما عمارت گرادی۔

کچھ عرصہ بعد نبی ﷺ کا پھر ادھر سے گزر ہوا تو وہ گنبد نظر نہ آیا تو دریافت فرمایا، عرض کیا گیا کہ جب اس انصاری کو معلوم ہوا تو اس نے اسے گرادیا۔

حضور ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی: اللہ اس پر رحمت برسائے، اللہ اس پر رحمت برسائے۔

تشریح لغات:-

الانصار: مدینہ منورہ کے اسلام قبول کرنے والے قبائل۔

فائدہ:

بلند عمارت اپنے مالک کے لئے قیامت کے دن وبال، حسرت اور ندامت کا باعث ہوگی چنانچہ نبی ﷺ نے انصاری صحابی کے لئے رحمت کی دعا اسی بنا پر فرمائی کہ اس نے بقدر ضرورت عمارت بنانے میں نبی ﷺ کی سنت مبارکہ کو اپنالیا تھا۔

بارہواں باب

شرعی سزائیں

۸۰......استعمالِ حرام کے اعلانیہ اصرار پر تنبیہ

سوال...... اس کا حلیہ کیسا ہے؟

جواب...... ابوداؤد کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کے حضور ایک مخنث (ہیجڑا) پیش کیا گیا جس نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں پر مہندی لگائی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا: اس کا حلیہ کیسا ہے؟

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ عورتوں کی مشابہت کرتا ہے۔

نبی ﷺ کے فرمان پر وہ نقیع (مکہ کے قریب جگہ) کی طرف چلا گیا۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ کیا ہم اس کو قتل نہ کر ڈالیں؟

حضور ﷺ نے فرمایا: نمازیوں کو قتل کرنے سے مجھے منع کیا گیا ہے۔

فائدہ:

اس عمل پر نبی ﷺ نے سخت نکیر فرمائی اور ایسا کرنے والے کو جلاوطن کر دینے کا حکم فرمایا، اسی طرح ہر مسلمان حکمران اور اس کے تمام ماتحت حکام کی یہ ذمہ داری ہے کہ ارتکاب حرام پر اعلانیہ اصرار کرنے والے بداطوار لوگوں کو درست کرنے کے لئے لازماً مارپیٹ، قید، جلاوطنی یا کوئی دوسرا طریقہ اختیار کیا جائے، تاکہ دوسروں کے لئے عبرت کا سامان ہو۔

۸۱......مرد اور عورت کا قتل

سوال...... تجھے کس نے قتل کیا، فلاں شخص نے؟

جواب...... بخاری شریف میں حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر زیادتی کی، اس کے تمام زیور اتار لئے، اور اس کا سر کچل ڈالا، اس کے گھر والے اسے اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے؟ وہ زندگی کے آخری سانس لے رہی تھی، اور بالکل خاموش تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: تجھے کس نے قتل کیا ہے، فلاں شخص نے یعنی قاتل کے علاوہ دوسرے کا نام لیا۔
اس لڑکی نے اپنے سر سے اشارہ کیا، کہ نہیں۔
حضور ﷺ نے پھر قاتل کے علاوہ کسی اور شخص کا نام لے کر دریافت کیا، تو اس نے اشارہ کیا کہ نہیں۔
پھر فرمایا: تو فلاں شخص نے؟ اصل قاتل کا نام لیا۔
تو اس نے اشارہ کیا: کہ ہاں۔
رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا اور اس یہودی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل ڈالا گیا

تشریح لغات:

عدا	:	زیادتی کی
اوضاحا	:	خالص چاندی کے چمکدار زیور
رضخ	:	کچل دیا
رمق	:	سانس
اصمتت	:	زبان ہلانے کے باوجود بول نہ سکی۔

فائدہ:

اس میں یہ دلیل موجود ہے کہ حدود شرعیہ کے مطابق عورت کے قصاص میں مرد کو قتل کر دینا درست ہے۔

۸۲......رفع درجات

سوال...... کیا میں آپ لوگوں کو ایسے امور نہ بتادوں جو اللہ کے ہاں درجات کی بلندی کا ذریعہ بنیں؟

جواب...... بزار اور طبرانی نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ”کیا میں آپ لوگوں کو ایسے امور نہ بتادوں جو اللہ کے ہاں درجات کی بلندی کا ذریعہ بنیں؟

لوگوں نے عرض کیا: ضرور، یارسول اللہ!

آپ ﷺ نے فرمایا: ''سنو! جو تمہارے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرے تم اس پر بردباری اختیار کرو جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کردو، جو تمہیں محروم رکھے تم اس کو دیا کرو، اور جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے جوڑ رکھو۔

فائدہ:

ایسے جلیل القدر اعمال جن کا ثواب عظیم اور وہ اللہ کے ہاں بلندی درجات کا ذریعہ ہیں جن کی نبی ﷺ نے تمام مسلمانوں کو اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱...... جو تمہارے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرے تم اس پر بردباری اختیار کرو۔

۲...... جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کردو۔

۳...... جو تمہیں محروم رکھے تم اس کو دیا کرو۔

۴...... جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے جوڑ رکھو۔

تیرھواں باب

امارت و قضاء

۸۳......اجتہاد کی تعلیم واجازت

سوال...... فیصلے کس طرح کرو گے ؟

جواب...... ابوداؤد اور ترمذی کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا گورنر (امیر) بنا کر بھیجا تو ان سے دریافت فرمایا :

"فیصلے کس طرح کرو گے ؟"

حضرت معاذؓ نے عرض کیا : جیسا کتاب اللہ میں حکم ہو گا اس کے مطابق فیصلہ کروں گا۔

حضور ﷺ نے پھر پوچھا : اگر کتاب اللہ میں (واضح) حکم نہ ہو تو کیا کرو گے ؟

حضرت معاذ نے عرض کیا : پھر رسول اللہ (ﷺ) کی سنت کے مطابق۔

حضور ﷺ نے پھر پوچھا : اگر رسول اللہ (ﷺ) کی سنت میں بھی کوئی واضح حکم تمہیں معلوم نہ ہو تو پھر کیا کرو گے ؟

حضرت معاذؓ نے عرض کیا : اپنی رائے سے (قرآن و سنت کے اصولوں کی روشنی میں) اجتہاد کروں گا۔

حضور ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا : تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے رسول اللہ کے قاصد (گورنر) کو اس کی توفیق بخشی۔

فائدہ :

نبی ﷺ نے قضا یعنی فیصلے کرنے کے اس طریقے کی درستگی پر اطمینان کا اظہار فرمایا، اور وہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے کتاب اللہ میں حکم دیکھا جائے، وہاں نہ ملے تو پھر سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق فیصلہ کیا جائے اور اگر عہد نبوی ﷺ میں پیش آمدہ معاملہ سے متعلق کوئی واضح حکم نہ مل سکے تو پھر اجتہاد سے فیصلہ کیا جائے، اجتہاد کا مطلب یہی ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں تعلیم کئے گئے اصولوں کے

ساتھ نئے پیش آنے والے معاملہ کی بنیادی مماثلت تلاش کرنے کے لئے "قیاس" سے کام لیا جائے۔

۸۴...... امت محمد ﷺ کا مفلس شخص

سوال...... کیاآپ حضرات جانتے ہیں کہ کیسا شخص مفلس ہے؟

جواب...... مسلم اور ترمذی میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیاآپ حضرات جانتے ہیں کہ کیسا شخص مفلس ہے؟

حاضرین نے عرض کیا: ہم تو اس کو مفلس کہتے ہیں جس کے پاس مال و متاع کچھ نہ ہو۔

حضور ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو! میری امت کا مفلس شخص وہ ہو گا جو قیامت کے دن نماز، روزہ زکوٰۃ (وغیرہ عبادات کی نیکیوں کا ذخیرہ) لے کر آیا۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی لایا کہ کسی کو برا بھلا کہا تھا، کسی پر تہمت لگائی تھی، کسی کا مال کھایا تھا، کسی کا خون بہایا تھا، کسی کو مارا پیٹا تھا، ان سب کو اس شخص کی نیکیوں میں سے (حسب زیادتی) دیا جاتا رہے گا۔ پھر اگر سب کو ادائیگی سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو اب ان مظلوموں کے گناہ اس شخص پر ڈال دیئے جائیں گے، پھر اس کو آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

فائدہ:

نبی ﷺ نے واضح فرمایا کہ آپ کی امت کا مفلس شخص وہ نہیں جس کے پاس مال و متاع کچھ بھی نہ ہو۔ بلکہ حقیقی مفلس وہ شخص ہو گا جو نماز پڑھتا رہا، روزے رکھتا رہا اور زکوٰۃ باقاعدگی سے ادا کرتا رہا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو برا بھلا بھی کہتا رہا، کسی پر تہمت لگائی، لوگوں کا مال غلط طریقوں سے ہڑپ کر لیا، کسی کو قتل کیا، کسی کو مارا۔ اب قیامت کا دن آیا تو جن لوگوں پر اس نے جس نوعیت کی زیادتی کی ہو گی اسی کے حساب سے بدلے میں اس کی نیکیاں ان لوگوں میں تقسیم کر دی جائیں گی، نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو صاحب حق کے گناہ اس شخص پر ڈالے جائیں گے اس طرح اس شخص کا نیکیوں سے دامن خالی ہو جائے گا کوئی بھی نیکی نہ رہے گی تو پھر آگ کے عذاب

میں ڈال دیا جائے گا، ربنا وقنا عذاب النار۔

۸۵...... حیوان سے نرمی کا حکم

سوال...... اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ کس کا اونٹ ہے؟

جواب...... امام احمدؒ اور ابو داودؒ نے حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک روز مجھے رسول اللہ ﷺ نے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا، آپ ﷺ نے مجھ سے آہستہ سے کچھ فرمایا کہ میں لوگوں کو نہ بتاؤں..... اپنی ضرورت کے پیش نظر نبی ﷺ نے کسی جگہ تشریف لے جانے کو مخفی رکھنا زیادہ بہتر سمجھا، چنانچہ آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے، وہاں ایک اونٹ موجود تھا۔ جب اس اونٹ نے نبی ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلایا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اس اونٹ کے پاس تشریف لائے، آپ نے اس کے آنسو پونچھے تو وہ خاموش ہو گیا، آپ ﷺ نے (ذرا بلند آواز سے) فرمایا: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ کس کا اونٹ ہے، ایک انصاری نوجوان آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس حیوان کے بارے میں جس کا اللہ نے تجھے مالک بنایا ہے اللہ سے نہیں ڈرتا؟ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور کام خوب لیتا ہے۔

فائدہ:

اللہ عزوجل نے بے زباں حیوان اونٹ کو رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کروادی یہ حضور ﷺ کے ایسے ہی بے شمار معجزات میں سے ایک ہے، چنانچہ اس اونٹ نے اپنے مالک کے خلاف فریاد کی کہ وہ اس کی طاقت سے بڑھ کر کام لیتا ہے پھر بھی اسے بھوکا رکھتا ہے۔

یاد رکھئے! حیوان پر رحم اور نرمی کرنا یہ بھی اللہ تعالیٰ شانہ کے خوف کی علامت ہے یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے اس کے ساتھ آسانی اور نرمی کا برتاؤ رکھنے اور اسے پوری خوراک دینے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

☆

چودھواں باب

قسم اور نذر ماننا

۸۶......استطاعت سے بڑھ کر کسی چیز کی ''نذر'' ہوتی ہی نہیں

سوال...... اس شخص کا کیا معاملہ ہے؟

جواب...... مسلم اور ابو داؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے پیدل چل رہا ہے، نبی ﷺ نے پوچھا: اس شخص کا کیا معاملہ ہے؟ اس شخص کے دونوں بیٹوں نے بتایا: یا رسول اللہ انھوں نے بیت اللہ تک پیدل چل کر جانے کی نذر مانی تھی حضور ﷺ نے فرمایا: ''اے شیخ! کسی سواری پر سوار ہو جائیے، اللہ تجھ سے بھی اور تیری نذر سے بھی بے نیاز ہے۔''

فائدہ :

ایسی نذر منعقد ہی نہیں ہوتی جس کی انسان کو استطاعت ہی نہ ہو، اللہ، بے شک تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

پندرہواں باب

شکار کے مسائل

۸۷..... پالتو گدھے کا گوشت کھانے کی حرمت

سوال..... یہ آگ کیسی جلائی جا رہی ہے؟

جواب..... بخاری شریف میں حضرت سلمہ بن رکوع کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر کے محاصرہ کے دنوں میں دیکھا کہ بہت آگ جلائی جا رہی ہے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ آگ کیسی جلائی جا رہی ہے؟

لوگوں نے عرض کیا: پالتو گدھوں کا گوشت پکانے کے لئے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ان ہانڈیوں کو توڑ ڈالو اور گوشت کو پھینک دو۔

لوگوں نے عرض کیا: کیا ہم ایسا نہ کریں کہ گوشت پھینک دیں اور ہانڈیوں کو خوب دھولیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، خوب اچھی طرح سے دھو ڈالو۔

تشریح الغات:

الانسية	:	انسان کی نسبت سے یعنی پالتو
اکسروھا	:	ہانڈیوں کو توڑ ڈالو
اھرقوھا	:	ہانڈیوں کو الٹ دو یعنی گوشت پھینک دو۔
اغسلوا	:	یعنی ہانڈیوں کو خوب اچھی طرح دھولو۔

فائدہ:

نبی ﷺ نے پالتو گدھوں کے کھانے کی حرمت واضح طور پر فرمادی اور ساتھ ہی جن ہانڈیوں میں گدھوں کا گوشت پک رہا تھا ان کو خوب اچھی طرح دھو کر دوبارہ استعمال کی اجازت بھی بیان فرمادی۔

سولھواں باب

لباس اور زینت سے متعلق مسائل

۸۸...... گھریلو سامان

سوال...... کیا آپ قالین استعمال کرنے لگے ؟

جواب...... مسلم، ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ جب میں نے شادی کی تھی اس وقت نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا آپ قالین استعمال کرنے لگے ؟

میں نے عرض کیا: ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے ؟

حضور ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا، عنقریب آجائیں گے۔

جابرؓ فرماتے ہیں کہ: میری بیوی (آئی تو اس) کے پاس (نمط) قالین تھا، میں اسے کہتا کہ میرے سامنے سے اسے ہٹالو، اور وہ کہتی کہ نبی ﷺ نے یہ فرما کر کہ عنقریب آجائیں گے، اس کے استعمال کی اجازت دی ہے۔

تشریح لغات :

الانماط : نمط کی جمع ہے، روئی دار نرم بچھونا، قالین

فائدہ :

نبی ﷺ کے زمانے میں مسلمانوں کے ہاں قالین کا استعمال بہت کم تھا، البتہ جب فتوحات ہونے لگیں تو پھر ان کے ہاں بھی اکثر استعمال ہونے لگے، حضرت جابرؓ اسے ناپسند فرماتے اور بچھانا نہ چاہتے، وہ اسے دنیا کی زینت قرار دیتے تھے، مگر ان کی بیوی نبی ﷺ کے فرمان "کہ عنقریب آجائیں گے" سے استدلال کر کے اس کے بچھانے کو جائز سمجھتی تھیں۔

۸۹...... صفائی ستھرائی پسندیدہ ہے

سوال...... کیا تیرے پاس کچھ مال ہے ؟

جواب...... ابوداؤد اور نسائی میں حضرت ابوالاحوصؓ کی روایت ہے کہ میں نبی

ﷺ کی خدمت میں پرانے کپڑے پہنے حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس کچھ مال ہے؟

میں نے عرض کیا: ہاں۔

حضور ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: کیسا مال ہے؟

میں نے عرض کیا: اونٹ ہیں، بکریاں، گھوڑے اور غلام ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: جب اللہ نے تجھے مال دیا ہے تو تجھ پر اللہ کی نعمتوں اور اس کے کرم کا اثر دکھائی دینا چاہئے۔

فائدہ:

اللہ کو اپنے بندے کا یہ عمل بہت پسند ہے کہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا اثر اس پر ظاہر ہو جو اسے میسر ہے اس کے مطابق عمدہ انداز میں رہے، اپنے جسم، دل، کپڑوں اور اپنے گھر کو اندر باہر سے صاف ستھرا رکھے۔ واللہ اعلم

۹۰..... کپڑوں کا رنگ

سوال..... کیا تیری ماں نے اس کا حکم کیا ہے؟

جواب..... مسلم اور نسائی میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا:

"یہ تو کفار کا لباس ہے"۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ:

"کیا تیری ماں نے اس کا حکم کیا ہے؟"

میں نے عرض کیا: ان کو دھو (کر رنگ اتار) ڈالوں گا۔

حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں، ان کو جلا ڈالو۔

تشریح لغات:

من ثیاب الکفار: یعنی کفار کا لباس ہے، جو مسلمان کیلئے پہننا مناسب نہیں

فائدہ:

نبی ﷺ نے زعفرانی اور زرد رنگ کے کپڑے صرف لڑکوں کے پہننے کو جو منع فرمایا اس میں کئی حکمتیں ہیں مثلاً یہ رنگ کفار کے لباس کا ہے، لوگوں کی نگاہیں ادھر

متوجہ ہوں گی لہٰذا یہ شہرت کا لباس ٹھہرے گا، ان کی خوشبو ہوتی ہے یا یہ کہ ایسے رنگین کپڑے عورتیں پہنتی ہیں اور ان جیسا لباس پہننا مردوں کو زیبا نہیں دیتا۔

۹۱......اون اور بالوں وغیرہ سے بنا ہوا لباس پہننا جائز ہے

سوال...... کیا آپ کے پاس پانی ہے؟

جواب...... بخاری، مسلم اور ابوداؤد میں حضرت براء بن عازبؓ کی روایت ہے کہ ایک رات میں نبی ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھا آپ ﷺ نے دریافت فرمایا۔ "کیا آپ کے پاس پانی ہے؟"

میں نے عرض کیا: ہاں۔

حضور ﷺ سواری سے اترے اور ایک طرف تشریف لے گئے اور رات کی تاریکی میں مجھے دکھائی نہ دے رہے تھے، پھر واپس تشریف لائے تو میں نے ایک برتن میں پانی بھر کر آپ کو دیا۔ آپ نے وضو شروع کیا، ہاتھ منہ دھوئے، آپ نے اس وقت اون کا بنا ہوا جبہ پہن رکھا تھا، اس سے بازو باہر نکالنے میں دقت ہو رہی تھی تو جبہ کے نچلی طرف سے بازو نکال کر دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا، میں نے پاؤں سے موزے اتارنا چاہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں رہنے دو، میں نے وضو کر کے پہنے تھے۔" چنانچہ آپ نے ان پر مسح فرمایا۔

فائدہ:

وضو کر کے موزے پہنے ہوں تو ان پر مسح جائز ہے (پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں ہے)

۹۲......خوشحالی پر ناپسندیدگی

سوال...... اے ضمرہ! کیا تو سمجھتا ہے کہ تیرے یہ دونوں کپڑے تجھے جنت میں داخل کرنے والے ہیں؟

جواب...... امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ضمرہ بن ثعلبہؓ کی روایت نقل کی ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت میں یمنی کپڑوں کا جوڑا پہنے ہوئے تھا، حضور ﷺ نے فرمایا:

اے ضمرہ! کیا تو سمجھتا ہے کہ تیرے یہ دونوں کپڑے تجھے جنت میں داخل کرنے والے ہیں۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ میرے حق میں استغفار فرمادیں تو میں ان کو اتارنے کے بعد ہی یہاں بیٹھوں گا۔

نبی ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! ضمرہ کی مغفرت فرمادیجئے، میں جلدی سے گیا اور وہ کپڑے اتارے اور دوسرے پہن کر حاضر خدمت ہوا۔

تشریح لغات:

مدخليك : پہنچانے والے

نزعهما : اتار دیئے۔

فائدہ:

حد درجہ کی خوشحالی اور دنیوی نعمتوں اور آسائشوں کا بے بہا استعمال ناپسندیدہ ہے۔

۹۳...... مردوں کے لئے سونا پہننا حرام ہے

سوال ... مجھے تم میں سے بتوں کی بو آرہی ہے؟

جواب... ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں روایت نقل کی گئی ہے کہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں ایک ایسا شخص آیا جو تانبے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا، حضور ﷺ نے اس سے فرمایا: مجھے تم میں سے بتوں کی بو آرہی ہے؟ اس شخص نے وہ انگوٹھی اتار پھینکی، پھر آیا تو لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔

حضور ﷺ نے فرمایا: مجھے تم آگ والوں (یعنی دوزخیوں) کا زیور پہنے کیوں دکھائی دے رہے ہو؟

اس شخص نے اسکو بھی اتار پھینکا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟

حضور ﷺ نے فرمایا: چاندی کی بنواؤ اور وہ بھی ایک مثقال سے کم وزن کی ہو۔

فائدہ:

مردوں کے لئے تانبے کی انگوٹھی پہننا مکروہ ہے، کیونکہ بت اکثر تانبے کے

بنائے جاتے ہیں اس طرح لوہے کی انگوٹھی بھی مکروہ ہے کیونکہ یہ دوزخیوں کا زیور ہے، سیسہ بھی اسی حکم میں ہے۔

بہتر یہ ہے کہ چاندی کی انگوٹھی ایک مثقال سے کم وزن کی ہو، زیادہ وزن کی ہو تو فضول خرچی کے زمرے میں آنے کی وجہ سے مکروہ ہے۔

۹۴......مردوں کیلئے ریشم پہننا حرام ہے

سوال...... کیا تمہیں یہ بہت اچھا لگتا ہے؟

جواب...... بخاری ومسلم وغیرہ میں حضرت براء بن عازبؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں یہ ریشمی کپڑے کا ہدیہ پیش کیا گیا، ہم لوگ اسے چھو کر دیکھنے لگے، ہمیں بہت اچھا لگا، نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ بہت اچھا لگتا ہے؟

ہم نے عرض کیا: ہاں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: سعد بن معاذ کے جنت میں رومال تو اس سے بھی بڑھ کر عمدہ ہوں گے۔

تشریح لغات:

فلمسه: یہ واقعہ مردوں کے لئے ریشم پہننے کی حرمت سے پہلے کا ہے۔

فائدہ:-

مردوں کے لئے ریشم پہننا حرام ہے، اس لئے کہ اس کی ملائمت مردوں کی مردانگی کے مناسب نہیں، نیز یہ تو محض زینت کے لئے ہے اور زینت عورتوں کے لئے مناسب ہوتی ہے۔

۹۵......بالوں کو رنگنا

سوال...... میں سمجھ نہیں پارہا کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہے؟

جواب...... ابوداؤد اور نسائی میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ پردہ کے پیچھے سے ایک عورت نے اپنے ہاتھ میں ایک خط نبی ﷺ کی طرف بڑھایا، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹالیا اور فرمایا، میں سمجھ نہیں پارہا کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہے۔

اس عورت نے عرض کیا: جی، عورت کا ہاتھ ہے۔
حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم عورت ہوتیں تو اپنے ناخنوں کو مہندی سے ضرور رنگتیں۔

فائدہ:

اس میں یہ تعلیم ہے کہ عورت کا اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو رنگین رکھنا مستحب ہے تاکہ مردوں سے امتیاز بھی رہے، حالانکہ مردوں کے لئے یہ کرنا حرام ہے۔
البتہ سیاہ رنگ کے علاوہ اور کسی بھی رنگت میں بالوں کو خضاب کرنا مرد و عورت دونوں کے لئے مستحب ہے، سیاہ رنگ کا استعمال مکروہ تنزیہی ہے، مگر امام نووی شافعیؒ اس کو مکروہ تحریمی قرار دیتے ہیں۔ واللہ اعلم

سترہواں باب

نیکی اور صلہ رحمی

۹۶......اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم واجب ہے

سوال...... اس کو کس نے جلایا ہے؟

جواب...... ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن مسعود مازنی انصاریؓ کی روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، حضور ﷺ تو اپنی کسی حاجت کے لئے تشریف لے گئے، میں نے ایک سرخ چڑیا اپنے دو بچوں کے ساتھ دیکھی تو میں نے اس کے بچے پکڑ لئے، چڑیا آئی اور پریشانی میں جھپٹے مارنے لگی، نبی ﷺ واپس تشریف لائے تو دریافت فرمایا: اس کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچوں کو اس کے پاس چھوڑ دو۔

حضور ﷺ نے چیونٹیوں کی ایک بل کو دیکھا جسے ہم نے جلادیا تھا تو دریافت فرمایا۔

"اس کو کس نے جلایا ہے؟"

ہم نے عرض کیا: : ہم نے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ کے سوا کسی کو زیبا نہیں کہ کسی کو آگ کی سزا دے۔

فائدہ :

اسلام میں ہر چیز کے لئے رحم کا برتاؤ کرنے کا حکم ہے، چنانچہ حضور ﷺ نے بچوں کی خاطر غمگین چڑیا پر رحم کھاتے ہوئے اس کے بچوں کو چھوڑنے کا حکم فرمایا اسی طرح چڑیا کے بچوں پر بھی رحم آیا جو اپنی ماں سے جدا ہو کر فریاد کررہے تھے۔

اسی طرح حضور ﷺ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ کوئی انسان کسی بھی مخلوق کو آگ کی سزا نہ دے، کیونکہ آگ کی سزا صرف رب العالمین ہی دے گا۔

۹۷...... نیک لوگوں کی زیارت کی فضیلت

سوال...... کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں نہ بتادوں جو تم میں سے جنت میں ہوں گے ؟

جواب...... طبرانی نے حضرت انسؓ کی روایت نقل کی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا : کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں نہ بتادوں جو تم میں سے جنت میں ہوں گے ؟

ہم نے عرض کیا : یارسول اللہ ! ضرور بتادیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا : یادرکھو ! نبی جنت میں ہوں گے ، صدیق جنت میں ہوں گے ، اور ہر وہ شخص جنت میں ہوگا جو شہر کے کسی کونے میں اپنے مسلمان بھائی سے صرف اللہ کی رضا کے لئے ملنے جائے گا۔

فائدہ :

مسلمان کا صرف اللہ کی رضا کے لئے دوسرے مسلمان سے ملنے جانا بہت بڑے ثواب کا موجب ہے کیونکہ اس عمل میں مودت و محبت کے ساتھ صرف اللہ کے بڑے ثواب کا حصول اصل مقصود ہے۔

۹۸...... عزت کا صدقہ

سوال...... کیا تم میں سے ہر شخص ابو ضمضم جیسا بننے سے عاجز ہے ؟

جواب...... ابوداؤد میں حضرت عبدالرحمٰن بن عجلانؒ کی روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا :

"کیا تم میں سے ہر شخص ابو ضمضم جیسا بننے سے عاجز ہے ؟

لوگوں نے عرض کیا : یارسول اللہ ! ابو ضمضم کون تھا ؟

حضور ﷺ نے فرمایا : تم سے پہلے ایک شخص گزرا ہے ، ہر روز صبح کے وقت اللہ کے حضور عرض کرتا کہ "اے اللہ ! میں نے اپنی عزت اس شخص کے سامنے ڈال دی جو مجھے برا بھلا کہنا چاہے۔"

فائدہ :— اس حدیث میں سخاوت اور بلند اخلاق کا انتہائی درجہ بیان کیا ہے۔

۹۹......غصہ پینا اور غضب ناک نہ ہونا

سوال...... تم لوگ اپنے میں سے کس کو اوت (رقوب لاولد) قرار دیتے ہو؟

جواب...... مسلم اور ابو داؤد میں حضرت عبداللہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم لوگ اپنے میں سے کس کو اوت (لاولد) قرار دیتے ہو۔

ہم نے عرض کیا: جس شخص کے کوئی اولاد ہوتی ہی نہ ہو۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ایسا شخص در حقیقت اوت نہیں، بلکہ وہ شخص اوت ہے جس نے (زندگی میں) اپنا کوئی بچہ آگے نہ بھیجا ہو۔ (یعنی اس شخص کی زندگی ہی میں، کا بچہ وفات پا گیا ہو۔"

حضور ﷺ نے پھر فرمایا: آپ لوگ اپنے میں سے کس کو پہلوان سمجھتے ہو؟

ہم نے عرض کیا: جس شخص کو لوگ پچھاڑ نہ سکیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: وہ نہیں، بلکہ ایسا شخص ہے جس کو غصہ میں اپنے نفس پر پورا قابو ہو۔

فائدہ:

عام طور پر یہی خیال کیا جاتا ہے کہ جس کے اولاد نہ ہو وہ اوت (لاولد) ہوتا ہے، مگر نبی ﷺ نے اس کا حقیقی مفہوم بیان فرمایا کہ اوت تو حقیقت میں وہ شخص ہے جس کی زندگی میں اس کا کوئی بھی فوت نہ ہوا ہو۔

اسی طرح بڑا پہلوان اس کو قرار دیا جاتا ہے جو اتنا طاقتور ہو کہ اس پر کوئی غالب نہ آسکے لیکن نبی ﷺ نے اس کا حقیقی مفہوم یہ بیان فرمایا کہ طاقتور پہلوان وہ شخص ہے جس کو غصہ کی حالت میں اپنے نفس پر پورا قابو ہو۔

۱۰۰......غیبت سے ممانعت

سوال...... کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ غیبت کیا ہے؟

جواب...... مسلم، ابو داؤد اور ترمذی میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ غیبت کیا ہے۔

حاضرین نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی (کی عدم موجودگی میں اس) کے بارے میں ایسی بات کا تذکرہ کرے جسے وہ (سنے تو) ناگوار سمجھے۔
عرض کیا گیا: اگر چہ میں وہی کہوں جو میرے بھائی میں موجود ہے؟
حضور ﷺ نے فرمایا: اگر وہی چیز جس کا تم نے ذکر کیا اس میں موجود ہے تو یہی غیبت ہے، اور اگر وہ عیب اس میں نہیں ہے پھر تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔

فائدہ:

اچھی بات یہی ہے کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی نہ تو غیبت کرے اور نہ ہی اس پر بہتان باندھے، یہ انتہائی غلط کام ہے۔
غیبت اور بہتان حرام ہیں اور کبیرہ گناہ ہیں، اور اکابر علماء و صالحین کے بارے میں ان دونوں کا ارتکاب تو انتہائی شدید جرم ہے، کیونکہ ان کی غیبت کا مقصد لوگوں کو ان سے فیض یاب ہونے سے روکنے کے مترادف ہے۔

۱۰۱......والدین سے حسن سلوک

سوال...... کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟
جواب...... بخاری مسلم اور دیگر کتب حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور آپ سے جہاد میں جانے کی اجازت چاہی، حضور ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: "کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟
اس شخص نے عرض کیا: جی ہاں!
حضور ﷺ نے فرمایا: ان دونوں (کی خدمت) میں ہی لگے رہو (یہی تیرا جہاد ہے)

فائدہ:

اس حدیث شریف میں والدین کے اکرام اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو اللہ سے ثواب کے حصول کی چاہت کو جہاد فی سبیل کے ثواب ہی کی مانند قرار دیا گیا ہے چنانچہ والدین کے ساتھ احسان کا مطلب ان کا ہر حکم (شریعت کے حدود کے دائرے

میں رہتے ہوئے) ماننا اور ان کو خوش رکھنے کی کوشش میں لگے رہنا ہے، اس طرح ایک مسلمان مرد کو وہی ثواب عطا ہو جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد سے ملتا ہے۔
والدین سے حسن سلوک کے بارے میں بہت سی احادیث میں اسی طرح کا مضمون بیان فرمایا گیا ہے۔

۱۰۲...... پڑوسی کو ستانے پر تنبیہ

سوال...... زنا کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟
جواب...... مسند احمد اور طبرانی میں حضرت مقداد بن اسودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے دریافت فرمایا:
"زنا کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟"
انھوں نے عرض کیا: قطعاً حرام ہے، اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے اور وہ قیامت تک حرام ہی رہے گا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو! ایک شخص کا دس عورتوں سے زنا میں مبتلا ہونا اس سے ہلکا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کا ارتکاب کرے۔
حضور ﷺ نے پھر دریافت فرمایا کہ: چوری کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟
صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اس کو بھی اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے لہٰذا وہ بھی قطعاً حرام ہے۔
حضور ﷺ نے فرمایا: ایک شخص دس گھروں سے چوری کرتا ہے یہ اس سے ہلکا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کے گھر سے چوری کرے۔

فائدہ:

نبی ﷺ نے اس حدیث میں پڑوسی کو ہر طرح کی تکلیف و زیادتی اور ظلم کے ذریعہ تکلیف پہنچانے سے خوف دلایا ہے۔

اٹھارہواں باب

آداب معاشرت

۱۰۳...... حسن خُلق

سوال...... کیا تمہیں یہ نہ بتادوں کہ تم میں سے مجھے کون زیادہ محبوب ہے ؟

جواب...... امام احمد اور ابن حبانؒ نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت نقل کی ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرمار ہے ہیں کہ : کیا میں تمہیں یہ نہ بتادوں کہ تم میں سے مجھے کون زیادہ محبوب ہے ؟اور قیامت کے دن میری مجلس میں کون میرے زیادہ قریب ہوگا۔

حاضرین نے عرض کیا : جی ہاں، یارسول اللہ !

حضور ﷺ نے فرمایا : تم میں سے جس کے اخلاق زیادہ عمدہ ہوں گے۔

فائدہ :

نبی ﷺ نے حسن اخلاق کی وصیت فرما کر ان کو اختیار کرنے کی ترغیب دلائی ہے اس لئے کہ حسن اخلاق مومن کے لئے حصول جنت، دائمی عزت، گھبراہٹ سے امن اور مشکلات سے نجات کا ذریعہ ہے، اور اللہ کی رضا اور احسان کے قریب کرتا ہے اور حسن اخلاق ہی کی بدولت لوگ نبی ﷺ کے محبوب ترین رہیں گے اور جنت میں آپ ﷺ کے قریب ہوکر مجلس میں بیٹھیں گے۔

۱۰۴...... حسن معاملہ

سوال...... کیا تمہیں ایسے امور نہ بتادوں جن کو اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں بزرگی کے اعلیٰ منازل پر پہنچادے اور بلند درجات پر فائز فرمادے ؟

جواب...... طبرانی اور بزار نے حضرت عبادہ بن صامتؓ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

”کیا تمہیں ایسے امور نہ بتادوں جن کو اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں بزرگی کے اعلیٰ منازل پر پہنچادے اور بلند درجات پر فائز فرمادے ؟“

"کیا تمہیں امیہ بن صلت کے کچھ اشعار یاد ہیں ؟"
میں نے عرض کیا : جی ہاں۔
حضور ﷺ نے فرمایا : سناؤ۔
صحابی کہتے ہیں : میں نے ایک شعر پڑھا
آپ ﷺ نے پھر فرمایا : اور سناؤ
میں ایک ایک شعر پڑھتا رہا تو حضور ﷺ فرماتے "اور سناؤ"
میں پڑھتا گیا یہاں تک کہ میں نے پورے سو شعر پڑھ دیئے۔

فائدہ :

نبی ﷺ امیہ بن صلت کے اشعار بڑی چاہت سے سنتے۔ کیونکہ وہ ایک بلند پایہ شاعر تھا اور اس کے اکثر اشعار توحید باری تعالیٰ میں تھے۔

"کیا تمہیں امیہ بن صلت کے کچھ اشعار یاد ہیں؟"
میں نے عرض کیا: جی ہاں۔
حضور ﷺ نے فرمایا: سناؤ۔
صحابی کہتے ہیں: میں نے ایک شعر پڑھا
آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اور سناؤ
میں ایک ایک شعر پڑھتا رہا تو حضور ﷺ فرماتے "اور سناؤ"
میں پڑھتا گیا یہاں تک کہ میں نے پورے سو شعر پڑھ دیئے۔

فائدہ:

نبی ﷺ امیہ بن صلت کے اشعار بڑی چاہت سے سنتے۔ کیونکہ وہ ایک بلند پایہ شاعر تھا اور اس کے اکثر اشعار توحید باری تعالیٰ میں تھے۔

انیسواں باب

ذکر و دعا

۱۰۷......افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ

سوال...... کیا تم میں کوئی، اجنبی شخص یعنی اہل کتاب (یہودی، نصرانی) بھی موجود ہے؟

جواب...... امام احمد و طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت صعلبی بن شدادؒ سے روایت نقل کی ہے میرے والد حضرت شدادؓ نے مجھ سے بیان کیا اور اس وقت وہاں حضرت عبادہ بن صامتؓ بھی تشریف فرما تھے انھوں نے اس واقعہ کی تصدیق فرمائی، میرے والد ماجد نے بتایا کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔آپ ﷺ نے دریافت فرمایا۔

"کیا تم میں کوئی اجنبی شخص یعنی اہل کتاب بھی موجود ہے؟"

ہم نے عرض کیا: نہیں، یارسول اللہ!

حضور ﷺ نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: "اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ، اور کہو لا الٰہ الا اللّٰہ" ہم نے اپنے ہاتھ کچھ دیر اٹھائے رکھے، پھر آپ نے فرمایا، الحمدللہ، اے اللہ آپ نے مجھے یہی کلمہ دے کر بھیجا ہے، اور اس کا مجھے حکم دیا ہے، اور آپ نے اس کلمہ پڑھنے پر جنت کا وعدہ فرمایا ہے، اور بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔" پھر فرمایا: تمام حاضرین کو خوشخبری ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کی بخشش فرمادی۔

فائدہ:

نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ بلاشبہ لا الٰہ الا اللّٰہ ہی سب سے افضل ذکر ہے اس پر مسلمان کو زندہ رہنا چاہئے اور اسی پر موت آئے۔

مسلمان پر لازم ہے کہ شہادتین (یعنی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار تصدیق قلب کے ساتھ کرے، اور اللہ کے احکام بجا

لائے، ممنوعہ امور سے اجتناب کرے، یعنی شریعت اسلام پر ٹھیک ٹھیک عمل پیرا ہو جائے۔

۱۰۸......اللہ کے نزدیک پسندیدہ کلام

سوال...... کیا میں تمہیں اللہ کے نزدیک پسندیدہ کلام سے آگاہ نہ کر دوں؟

جواب...... مسلم اور نسائی میں حضرت ابوذرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "کیا میں تمہیں اللہ کے نزدیک پسندیدہ کلام سے آگاہ نہ کر دوں؟" میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کے نزدیک پسندیدہ کلام سے مجھے ضرور آگاہ فرمادیجئے، حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ کلام "سبحان اللہ و بحمدہ" ہے۔

فائدہ:

بلاشبہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ کلام جو اس نے اپنے فرشتوں اور بندوں کے منتخب فرمایا "سُبحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمدِہٖ" ہے۔

۱۰۹......جامع ترین تسبیح

سوال...... تم ابھی تک اسی حالت میں بیٹھی ہو جس میں چھوڑ کر میں گیا تھا؟

جواب...... مسلم، ابوداؤد اور نسائی وغیرہ کتب حدیث میں حضرت جویریہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ میرے پاس سے تشریف لے گئے، پھر چاشت کے وقت واپس تشریف لائے تو میں اسی حالت میں بیٹھی ہوئی تھی، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: تم ابھی تک اسی حالت میں بیٹھی ہو جس میں چھوڑ کر میں گیا تھا؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: تیرے پاس سے جانے کے بعد میں نے چار کلمات تین تین مرتبہ کہے ہیں، اگر ان کو اس وظیفے سے موازنہ کیا جائے جو تو نے آج تک پڑھا ہے تو یقیناً ان کا وزن زیادہ ہوگا اور وہ کلمات یہ ہیں؟

سُبحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمدِہٖ عَدَدَ خَلقِہٖ، وَرِضَاءَ نَفسِہٖ، وَزِنَةَ عَرشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ

فائدہ :

تسبیح، حمد اور اللہ کی عظمت و مہربانی کے ذکر کو یہ کلمات جامع ہیں :
سُبحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمدِہٖ عَدَدَ خَلقِہٖ، وَ رِضَاءَ نَفسِہٖ، وَزِنَةَ عَرشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ

۱۱۰...... فضائلِ ذکر

سوال...... آپ حضرات کس لئے بیٹھے ہیں ؟

جواب...... مسلم اور ترمذی میں حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ ایک روز حضرت معاویہؓ مسجد میں لوگوں کے ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے اور پوچھا : ”آپ حضرات کس لئے بیٹھے ہیں ؟“ حاضرین نے عرض کیا : ہم بیٹھے ہوئے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا : آپ حضرات اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ صرف اسی غرض سے بیٹھے ہیں ؟

حاضرین نے عرض کیا : اللہ کی قسم ؟ ہم صرف اسی غرض سے بیٹھے ہیں۔

حضرت معاویہؓ نے فرمایا : میں نے آپ حضرات کو قسم کھانے کو کہا تو آپ کے بارے میں کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں، رسول اللہ ﷺ سے انتہائی قرب کا رشتہ رکھنے والا کوئی شخص مجھ سے کم حدیث روایت کرنے والا نہ ہو، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے مجمع کے پاس تشریف لائے اور سوال کیا : ”آپ حضرات کس لئے بیٹھے ہیں ؟“

صحابہ کرام نے عرض کیا : ہم صرف اس لئے بیٹھے ہیں کہ اللہ کا ذکر کریں اور اس نے جو ہمیں اسلام کی راہ دکھائی اور ہم پر احسان عظیم فرمایا اس پر اللہ کی حمد بیان کریں۔

حضور ﷺ نے فرمایا : آپ حضرات اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ صرف اسی غرض سے بیٹھے ہیں۔

صحابہ نے عرض کیا : اللہ کی قسم ! ہم صرف اسی غرض سے بیٹھے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا : میں نے آپ حضرات کو قسم کھانے کو کہا تو آپ کے بارے میں کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ جبرئیل امین میرے پاس آئے اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اس حالت پر فرشتوں کے سامنے فخر فرما رہے ہیں۔

فائدہ :-

اللہ کی اطاعت میں مسلمانوں کا اجتماع جائز ہے، بلکہ اللہ کا قرب دینے والی نیکیوں میں انتہائی افضل ہے، کیونکہ ایسے اجتماع کے شرکاء کی اللہ تعریف فرماتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان لوگوں پر فخر فرماتا ہے (کیونکہ فرشتوں نے تخلیق آدم پر یک گونہ اعتراض کیا تو جن نفوس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اور عالم بالا کے مکینوں کے درمیان اس انداز میں ہو ان کی شان اور قدر و منزلت کا کیا ٹھکانا ہے۔

۱۱۱...... سبحان اللہ کی فضیلت

سوال...... کیا تم میں سے کوئی شخص روزانہ ہزار نیکیاں بھی نہیں کما سکتا؟

جواب...... مسلم اور ترمذی میں حضرت مصعب بن سعدؓ کی روایت ہے کہ میرے والد صاحب نے فرمایا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص روزانہ ہزار نیکیاں بھی نہیں کما سکتا؟

حاضرین میں سے ایک شخص نے دریافت کیا: ہم میں سے کوئی بھی ہزار نیکیاں کیسے کمائے؟

حضور ﷺ نے فرمایا: "جو سو مرتبہ" سبحان اللہ پڑھ لیتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور ہزار خطائیں مٹادی جاتی ہیں۔"

فائدہ :

ایک مرتبہ سبحان اللہ پر دس نیکیاں تو سو مرتبہ پر ہزار نیکیاں ہو گئیں، اور خطاؤں کو مٹا دینا اللہ تعالیٰ کا مزید فضل و انعام ہے۔

۱۱۲...... بعض کلمات تسبیح کے فضائل

سوال...... اے ابوامامہ! کس لئے اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہو؟

جواب...... مسند احمد وغیرہ میں حضرت ابوامامہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میرے ہونٹ ہل رہے ہیں تو مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

"اے ابوامامہ! کس لئے اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہو؟
میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کا ذکر کرتا ہوں۔
حضور ﷺ نے فرمایا: تم جو دن رات ذکر کرتے ہو میں تمہیں ثواب میں اس سے بھی زیادہ اور افضل ذکر نہ بتادوں؟
میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور بتادیجئے۔
حضور ﷺ نے فرمایا یہ پڑھا کرو:

سُبحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ، سُبحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَاخَلَقَ، سُبحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَافِی الاَرضِ، سُبحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَافِی الاَرضِ وَالسَّمَاءِ، سُبحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحصٰی کِتَابَہ، سُبحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا اَحصٰی کِتَابَہ، سُبحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ، سُبحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ اَلحَمدُلِلّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ، وَالحَمدُلِلّٰهِ مِلْءَ مَاخَلَقَ، وَالحَمدُلِلّٰهِ عَدَدَ مَافِی الاَرضِ وَالسَّمَاءِ، وَالحَمدُلِلّٰهِ مِلْءَ مَافِی الاَرضِ وَالسَّمَاءِ وَالحَمدُلِلّٰهِ عَدَدَ مَا احصی کِتَابہ، وَالحَمدُلِلّٰهِ مِلْءَ مَا احصی کِتَابَہ، وَالحَمدُلِلّٰهِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ، وَالحَمدُلِلّٰهِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ

فائدہ:

نبی ﷺ نے تسبیح وتحمید کے کلمات ذکر فرمائے تاکہ ہم ان کو یاد کرلیں اور اس تسبیح میں ثواب بھی زیادہ ہے اور اس کی فضیلت بھی بڑی ہے پھر فوائد تو بے حساب ہیں۔

۱۱۳

سوال...... کیا میں اس سے بھی آسان (اور افضل) تسبیح تجھے نہ بتادوں؟

جواب...... ابوداؤد وغیرہ کتب حدیث میں حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاصؓ کی روایت ہے جسے انھوں نے اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے جو اپنے سامنے رکھی گٹھلیوں یا کنکریوں کو شمار کرکے تسبیح پڑھ رہی تھی، حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس سے بھی آسان (اور افضل) تسبیح تجھے نہ بتادوں؟
چنانچہ حضور ﷺ نے یہ تسبیح ان کو سکھائی:

سُبحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ فِی السَّمَاءِ، سُبحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ فِی الاَرضِ، سُبحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَابَینَ ذٰلِكَ، سُبحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ، وَاللّٰهُ اَکبَرُ مِثلَ ذٰلِكَ، وَالحَمدُلِلّٰهِ مِثلَ ذٰلِكَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثلَ ذٰلِكَ وَلَاحَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثلَ ذٰلِكَ

۱۱۴......"لَاحولَ وَلَا قوۃ الا باللّٰہ" کی فضیلت

سوال...... کیا میں تجھے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کا پتہ نہ بتادوں؟

جواب...... امام احمدؒ وغیرہ نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تجھے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کا پتہ نہ بتادوں؟

میں نے عرض کیا: وہ کون سا ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا: "لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ" ہے۔

فائدہ:

لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ کی بہت بڑی فضیلت ہے، رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ یہ جنت کا ایک دروازہ ہے۔

۱۱۵

سوال...... اے ابوہریرہ! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتادوں؟

جواب...... امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

اے ابوہریرہ: کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتادوں؟

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور بتادیجئے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: "یہ پڑھا کرو۔ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ وَلَا مَلجَاءَ وَلَا مَنجَاً مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیهِ۔

۱۱۶...... تلاوت سورۃ اخلاص کی فضیلت

سوال...... کیا تم میں سے کوئی ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ سکتا ہے؟

جواب...... بخاری، مسلم اور نسائی میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ سکتا ہے؟ یہ بات صحابہ کرام کو بھاری لگی تو عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں اتنی طاقت کہاں ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ الخ تہائی قرآن ہے۔

فائدہ:

اس حدیث شریف میں ایک مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے پر ایک تہائی قرآن کی تلاوت کے ثواب کے برابر ثواب رکھا گیا ہے، یہ فضل عظیم امت محمد ﷺ کے لئے ہی ہے، ہم لوگ دن رات میں اگر کئی مرتبہ پڑھ لیا کریں تو بھلا اللہ کی طرف سے ہمارے لئے ثواب اور معافی کے کیا ہی کہنے۔

۱۱۷...... ادائے قرض کی دعا

سوال...... اے (ابوامامہ! نماز کا تو وقت نہیں، پھر میں تجھے مسجد میں کس غرض سے بیٹھے دیکھ رہا ہوں؟

جواب...... ابوداؤد میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ مسجد میں تشریف لائے تو وہاں ایک انصاری صحابی ابوامامہ کو بیٹھے دیکھا تو اس سے دریافت فرمایا: اے ابوامامہ! نماز کا تو وقت نہیں، پھر میں تجھے مسجد میں کس غرض سے بیٹھے دیکھ رہا ہوں؟

انھوں نے عرض کیا: مجھے پریشانیوں اور قرضوں نے جکڑ رکھا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: صبح وشام یہ دعا کیا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

(اے اللہ! تیرے ہی لئے ہیں تمام تعریفیں اور تیرے ہی حضور مشکلات دور کرنے کی التجاء کرتا ہوں اور تجھ ہی سے مدد مانگتا ہوں کوئی بھی طاقت و قوت اللہ عظیم

وبر تر کے سوا اور کسی سے میسر نہیں)

فائدہ :

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس دعا کو صبح و شام پڑھنے سے ادائیگی قرض میں فائدہ ہوتا ہے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ کامل یقین واخلاص اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ کر کے یہ دعا کرے۔

۱۱۸......اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے

سوال...... تمہارے خیال میں کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟

جواب...... بخاری و مسلم میں حضرت عمر بن خطاب ؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں قیدی لائے گئے تو ایک قیدی عورت کسی کی تلاش میں تھی، جب قیدیوں میں اس نے اپنے بچے کو پایا تو فوراً اٹھا کر اپنے سینے سے لگالیا اور اسے دودھ پلانے لگی، اس پر حضور ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ تمہارے خیال میں کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟

ہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم ہرگز نہیں، جہاں تک اس کا بس چلے گا قطعاً نہیں پھینکے گی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تو اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحیم ہے جتنی یہ عورت اپنے بچے کے لئے ہے۔

فائدہ :

اللہ نے انسان کے لئے اس کی ماں سے زیادہ کوئی شفیق نہیں پیدا کیا، کیونکہ بچہ اس کے جگر اور دل کا ٹکڑا ہوتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں پر اس سے بڑھ کر شفیق ہے جتنی ماں اپنے بچے کے لئے ہے، کیونکہ ماں تو صرف اس کو وقتی تکلیفوں سے ہی بچاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کی وقتی اور آئندہ پیش آجانے والی تمام تکلیفوں سے حفاظت فرماتے ہیں، بلکہ دنیا و آخرت کی سعادتوں کے حصول کے راستے دکھاتے ہیں، ہمارے مقام بلند اور ہماری خوش بختیوں کا کیا کہنا ہو "اگر ہم اللہ کے موحد بندے بن جائیں، پھر تو ہمارا عضو دائمی حیات پا جائے گا۔

بیسواں باب

توبہ اور زہد

۱۱۹......دنیا کی حقیقت

سوال...... کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اس کے مالکوں نے اسے حقیر جان کر ڈال دیا ہے ؟

جواب...... مسلم اور ترمذی میں حضرت مستورد بن شداد ؓ کی روایت ہے کہ میں ان سواروں کی جماعت میں شامل تھا جو نبی ﷺ کی معیت میں بکری کے مردہ بچہ کے پاس ٹھہرے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کیا تم سمجھتے ہو کہ اس کے مالکوں نے اسے حقیر جان کر ڈال دیا ہے ؟

حاضرین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حقیر ہونے کی وجہ سے ہی ڈال گئے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک یہ دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ مردار اپنے مالکوں کی نظر میں ہے۔

تشریح لغات :

من ھوانھا : حقیر اور گندہ ہونے کے باعث ڈال گئے۔

فائدہ :

اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر و ذلیل ہے جتنا مالکوں کی نظر میں یہ مردار بکری کا بچہ حقیر ہے، یہ دنیا اللہ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی قیمت نہیں رکھتی۔

اس حدیث میں نبی ﷺ مسلمانوں کو دنیا سے ڈرا رہے ہیں، کیونکہ جب یہ دنیا لوگوں کو بھا جاتی ہے تو پھر ان کو ہلاک کر کے چھوڑتی ہے۔

۱۲۰......دنیا سے بے رغبتی

سوال...... اس وقت آپ دونوں حضرات کو گھر سے نکلنے پر کس بات نے مجبور کیا ؟

جواب...... مسلم شریف اور دیگر کتب حدیث میں حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز دن میں یا رات میں گھر سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں باہر موجود ہیں، حضور ﷺ نے ان سے پوچھا:

"اس وقت آپ دونوں حضرات کو گھر سے نکلنے پر کس بات نے مجبور کیا؟"

دونوں حضرات نے عرض کیا: یارسول اللہ! بھوک نے

حضور ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس بات نے مجھے نکلنے پر مجبور کیا ہے جس نے تمہیں کیا ہے۔ اٹھئے!" سب حضرات اٹھے اور ایک انصاری صحابی کے ہاں تشریف لائے اتفاقاً وہ اس وقت گھر پر موجود نہیں تھے، ان کی بیوی نے جب دیکھا تو فوراً بولی:

خوش آمدید۔ خوش آمدید۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے (صحابی کا نام لے کر) پوچھا: "فلاں شخص کہاں گیا؟"

اس نے جواب دیا: ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔

اتنے میں انصاری صحابی آگئے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا، (پھر فرط مسرت سے) بول اٹھا:

الحمد للہ، آج تو میرے ہاں معزز ترین مہمان تشریف لائے ہیں، پھر فوراً نکل گیا اور کھجوروں بھرا خوشہ لے آیا جس میں گدر (آدھ پکی) پکی اور بالکل خشک (چھوہارے) کھجوریں تھیں، کہنے لگا: تناول فرمایئے۔

اس نے چھری سنبھالی، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا

دیکھو، دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا، وہ بکری بھون کر لایا، ان تینوں حضرات نے بکری اور کھجوروں کے خوشہ سے تناول فرمایا اور پانی پیا۔ جب کھا پی کر خوب سیر ہو چکے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرات ابوبکر، عمرؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

"قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، قیامت کے دن آپ حضرات سے ان نعمتوں کے بارے میں یقیناً پوچھا جائے گا۔"

فائدہ:

نبی ﷺ نے ایک نصیحت یہ فرمائی کہ دودھ دینے والی بکری کو (بلاضرورت

شدیدہ) ذبح نہ کیا جائے، اور دوسرے اللہ جل شانہ کے شکر، حمد اور ثنا کرنے کی نصیحت فرمائی، اور اس کھانے سے جو قوت حاصل ہوگی اس کو عمل صالح میں خرچ کرنے کی تلقین فرمائی تاکہ قیامت کے روز پوچھنے پر جواب دیا جاسکے، کیونکہ سیر ہو کر کھانا یہ بہت بڑی نعمت ہے۔

۱۲۱......امید رکھنے کی ترغیب

سوال...... اس وقت تیری کیسی کیفیت ہے؟

جواب...... ترمذی اور دیگر کتب حدیث میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک نوجوان کے ہاں تشریف لائے تو اس وقت وہ نزع کی حالت میں تھا، اس سے پوچھا: اس وقت تیری کیسی کیفیت ہے؟

اس نوجوان نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ سے (مغفرت ورحم کی) امید رکھتا ہوں، البتہ اپنے گناہوں سے ڈر رہا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس مرحلے میں جس بندے کے دل میں یہ دونوں باتیں جمع ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے وہ ضرور عطا فرمادیتے ہیں جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اس سے مامون فرمادیتے ہیں جس سے اس کو خوف آرہا ہو، (یعنی اے نوجوان تیری مغفرت اور گناہوں کی معافی ہوگئی)

فائدہ:

نبی ﷺ نے موت کے وقت مسلمان کو اللہ سے بہتری کی امید اور گناہوں پر خوف کھانے کی ترغیب و تعلیم فرمائی ہے، اس لئے کہ بہتری کے امیدوار کو اللہ وہی عطا کرے گا اور جس سے خوف لگا رہا ہے اس سے حفاظت فرمادے گا۔

۱۲۲......قناعت میں ہی تونگری ہے

سوال...... کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات سنے پھر ان پر عمل کرے یا کسی ایسے شخص کو سکھائے جو ان پر عمل پیرا ہو؟

جواب...... ترمذی اور مسند احمد میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات سنے پھر ان پر عمل کرے، یا کسی

ایسے شخص کو سکھائے جو ان پر عمل پیرا ہو ؟

میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ ! میں حاضر ہوں۔

حضور ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور یہ پانچ باتیں ارشاد فرمائیں۔

۱...... حرام امور سے بچتے رہو تو تم بہت زیادہ عبادت گزار ہو گے۔

۲...... رزق کے معاملے میں اللہ کی تقسیم پر راضی رہو تو بڑے بے نیاز اور مالدار ہو جاؤ گے۔

۳...... اپنے پڑوسی سے حسن سلوک سے رہو تو (ظاہری امن سے رہو گے اور حقیقی) مومن بن جاؤ گے۔

۴...... لوگوں کیلئے وہی پسند کرو جو اپنی ذات کیلئے تمہیں پسند ہے تو تم پکے مسلمان ہو۔

۵...... زیادہ مت ہنسا کرو، کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو (روحانی طور پر) مردہ کر دیتا ہے۔

فائدہ :

نبی ﷺ نے بڑے اہم اور عظیم اعمال کی تعلیم فرمائی ہے، جو مسلمان ان اعمال پر پوری طرح عمل پیرا ہو گا وہ اللہ کے حکم سے ضرور بلندی و کامیابی سے ہمکنار ہو گا، اور اہم اعمال یہ ہیں : حرام امور سے مکمل پرہیز اور واجبات کی ادائیگی۔ اللہ کی تقسیم (یعنی جو مقدر میں لکھا جا چکا ہے اس) پر راضی رہنا۔ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کامل مومن بناتا ہے، لوگوں کی اتنی خیر خواہی کہ ان کیلئے وہی چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے، زیادہ نہ ہنسے یعنی قہقہ لگا کر کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کی (روحانی) موت کا سبب ہے۔ تبسم میں کوئی حرج نہیں۔

۱۲۳...... بلا ضرورت عمارت بنانا ناپسند ہے

سوال...... یہ کیا کر رہے ہو ؟

جواب...... ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بوسیدہ جھونپڑے کی مرمت کر رہے تھے، آپ نے دریافت فرمایا : "یہ کیا کر رہے ہو ؟"

ہم نے عرض کیا : اپنے جھونپڑے کو درست کر رہے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: میں تو ایسا معاملہ دیکھتا ہوں جو اس سے بھی جلدی آنے والا ہے۔

تشریح لغات:

خص	:	سرکنڈے اور لکڑی کا جھونپڑا
وھی	:	بوسیدہ ہو گیا

فائدہ:

اس ارشاد میں دنیا سے بے رغبتی اور آخرت والے اعمال اختیار کی ترغیب ہے۔

۱۲۴

سوال...... یہ کیا ہے؟

جواب...... ابو داؤد میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک اونچا گنبد دیکھا تو دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟

لوگوں نے عرض کیا: یہ فلاں انصاری نے بنایا ہے۔

حضور ﷺ خاموش رہے، بات کو دل میں رکھا، وہ مکان والے حاضر خدمت ہوئے اور نبی ﷺ کو سلام کیا، حضور ﷺ نے جواب مرحمت نہ فرمایا، اس شخص نے کئی مرتبہ اسی طرح کیا تو حضور ﷺ نے انداز سے ناراضگی اور ناگواری دیکھی۔ اس نے بعض صحابہ کو یہ کیفیت بتائی تو انھوں نے گنبد دیکھنے والی بات بتائی۔ وہ شخص واپس گیا اور گنبد کو گرا کر جگہ کو زمین کے برابر کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ ایک روز پھر ادھر کو تشریف لے گئے تو وہ گنبد نظر نہ آیا تو لوگوں سے پوچھا، بتایا گیا کہ انصاری صحابی نے آپ کی ناگواری کو بھانپ لیا تو اس کو گرا دیا۔ حضور ﷺ نے اس وقت فرمایا:

"بلاشبہ ہر عمارت اس کے مالک کے لئے وبال ہے سوائے اس کے جتنی کی شدید ضرورت ہو۔"

تشریح لغات:

قبة مشرفة	:	یعنی بلند گنبد نما

فائدہ:

اس حدیث شریف میں یہ بتایا گیا ہے کہ غیر ضروری عمارت بنانا مذموم ہے، ایسی عمارت اپنے مالک کے لئے قیامت کے دن موجب گرفت ہو گی، اس پر باز پرس

اور سزا ہو گی، اسی بناء پر بلند و بالا عمارتیں بنانے کی مذمت فرمائی گئی ہے، البتہ ضرورت ہو تو پھر اجازت بھی ہے۔ مگر ناپسندیدہ ہے۔

۱۲۵...... فقر اور غریبوں کی فضیلت

سوال...... اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

جواب...... بخاری شریف میں حضرت سہل بن سعدؓ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ نے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص سے پوچھا: "اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

اس نے عرض کیا: انتہائی معزز شخص ہے، اللہ کی قسم: یہ اس لائق ہے کہ کسی کے ہاں نکاح کا پیغام بھیجے تو قبول ہو اور اگر کسی کی سفارش کرے تو تسلیم کی جائے۔

نبی ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی، پھر ایک اور شخص گزرا، رسول اللہ ﷺ نے پھر اس سے پوچھا: اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ایک انتہائی غریب مسلمان ہے، یہ اس لائق ہے کہ کہیں نکاح کا پیغام بھیجے تو قبول نہ کیا جائے، اگر کسی کی سفارش کرے تو رد کر دی جائے، اگر کہیں بات کرے تو کوئی سننا گوارا نہ کرے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے پہلے شخص جیسے لوگوں سے پوری زمین بھری ہو تو ان سب سے یہ بعد میں آنے والا شخص بہتر ہے۔

فائدہ:

انسان کی قدر و قیمت غربت و امارت کی بنیاد پر نہیں، بلکہ اللہ کی عبادت میں اخلاص سے ہے، تقویٰ ہی اصل میزان اور ترازو ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے واضح فرمادیا کہ یہ غریب مسلمان اللہ کے بہت قریب ہے اور پہلے شخص جیسے مالدار متکبرین سے اگر یوں دنیا بھری ہو تو بھی ان سب سے اللہ کے ہاں اس کا مقام اعلیٰ ہے۔ اس کی وجہ اس کی انکساری اور اپنے رب کے سامنے اکثر اوقات اس کی حاضری ہے۔

۱۲۶......اللہ کے احکام پر صبر میں اجر عظیم

سوال...... مجھے شمار کر کے بتاؤ کہ کتنے لوگ اسلام چھوڑ گئے؟

جواب...... مسلم شریف میں حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ نے ارشاد فرمایا:

"مجھے شمار کر کے بتاؤ کہ کتنے لوگ اسلام چھوڑ گئے؟"

ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کے ہمارے بارے میں کسی قسم کی تشویش ہے، حالانکہ ہم چھ سات سو کے قریب موجود ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: تمہیں کچھ خبر نہیں، شاید تم پر کوئی آزمائش آجائے۔"

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ: واقعی ہم پر ایسی آزمائش آن پڑی کہ ہر شخص چھپ چھپ کر نماز پڑھنے لگا۔

۱۲۷......بعثت سے پہلے کے مردوں کا حال

سوال...... ان قبروں میں مدفون لوگوں کو کون جانتا ہے؟

جواب...... مسلم شریف اور نسائی میں حضرت زید بن ثابتؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ بنی نجار کے ایک باغ میں سے اپنی خچری پر تشریف لے جا رہے تھے ہم لوگ بھی ہمراہ تھے، اچانک خچری راستہ سے ہٹی اور بدکی (اس کی ایسی حالت ہوئی کہ) قریب تھا آپ ﷺ کو گرا دے۔ اچانک نظر پڑی تو دیکھا کہ وہاں چھ یا پانچ یا چار قبریں ہیں چنانچہ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا، ان قبروں میں مدفون لوگوں کو کوئی جانتا ہے؟

ایک شخص نے عرض کیا: میں جانتا ہوں۔

حضور ﷺ نے پوچھا: یہ لوگ کب فوت ہوئے؟

اس شخص نے عرض کیا: بعثت سے پہلے (زمانہ شرک میں)

حضور ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ اپنی قبروں میں عذاب میں مبتلا ہیں، اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تم لوگ اپنے مردوں کو دفنانہ سکو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تمہیں بھی عذاب قبر کے کچھ احوال اسی طرح سنائی دے جیسے کہ میں سن رہا ہوں۔

فائدہ :

اس حدیث شریف میں یہ امور بیان کئے گئے کہ :

۱...... عذاب قبر کو جن وانس کے علاوہ ہر جاندار دیکھتا ہے۔

۲...... نبی ﷺ کا احوال قبور پر نگاہ کرنا بطور معجزہ کے تھا۔

۳...... امت محمدیہ اپنی قبروں میں سوال، فتنہ (دجال) اور سزا کی آزمائش سے گزرے گی۔

۴...... نبی ﷺ کو اگر یہ خوف نہ ہو تا کہ لوگ عذاب قبر دیکھ کر اپنے مردوں کو دفنانا چھوڑ دیں گے تو آپ ﷺ اللہ سے دعا کرتے کہ ان لوگوں کو بھی عذاب قبر کے احوال سے اسی طرح مطلع کر دے جیسے نبی ﷺ پر کھول دیئے تھے۔

حدیث کا باقی حصہ یہ ہے :

(حضرت زیدؓ کہتے ہیں کہ) پھر نبی ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا : "دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔" سب حاضرین نے دعا کی "ہم دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں"۔

حضور ﷺ نے پھر فرمایا : قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔"

سب حاضرین نے دعا کی : "ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔"

حضور ﷺ پھر فرمایا : "تمام ظاہری وباطنی (یعنی جن کا ظہور ابھی پوشیدہ ہے [illegible] فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگو۔

سب حاضرین نے دعا کی : "ہم تمام ظاہری اور باطنی (پوشیدہ) فتنوں سے [illegible] کی پناہ مانگتے ہیں۔"

[illegible] حدیث کے الفاظ سے یہ معلوم [illegible] محمد ﷺ [illegible] لوگ کا [illegible] یونکہ بعثت سے پہلے تمام [illegible] کی لا [illegible] لانے کے مکلف تھے [illegible] حضور ﷺ سے پہلے [illegible]

البتہ جمہور اہل علم کے [illegible] محمد ﷺ [illegible] کے لوگ نجات پانے والوں میں سے ہیں [illegible] انھوں نے [illegible] شریعت [illegible] تبدیلی ہی کر دی ہو، ارشاد باری تعالیٰ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا [illegible]

حکم کو بیان کیا گیا ہے۔

۱۲۸......دنیادار گناہوں سے نہیں بچ سکتا

سوال...... کیا ایسا بھی کوئی شخص ہوگا جو پانی میں چلتا ہو مگر اس کے پاؤں نہ بھیگیں؟

جواب...... بیہقی میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا ایسا بھی کوئی شخص ہوگا جو پانی میں چلتا ہو مگر اس کے پاؤں نہ بھیگیں؟

حاضرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ایسا تو کوئی شخص) نہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو! اسی طرح دنیادار گناہوں سے نہیں بچ سکتا۔

فائدہ:

دنیا طلبی کا خواہشمند خرابیوں سے نہیں بچ سکتا، اس ارشاد گرامی میں دنیا کے مال و متاع سے اس لئے پرہیز کرنے کی ترغیب ہے تاکہ اعمال نامہ صاف رہے اور اس میں صرف نیکیاں درج ہوتی ہوں۔

۱۲۹......اس امت کے بعد میں آنے والے بخل اور حرص میں ہلاک ہونگے

سوال...... اے لوگو! کیا تمہیں حیا نہیں آتی؟

جواب...... طبرانی میں حضرت ام ولید بنت عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا:

اے لوگو: کیا تمہیں حیا نہیں آتی؟

حاضرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس بات سے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اس بات سے کہ تم اتنا مال جمع کرتے ہو جس کو کھا نہیں سکتے، ایسی عمارتیں بناتے ہو جن میں رہو گے نہیں، اور ایسی امیدیں باندھتے ہو جن کو تم پا نہ سکو، کیا ان باتوں سے تمہیں حیا نہیں آتی؟

فائدہ:

نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ کیا تمہیں اس بات سے شرم و حیا نہیں آتی کہ تم اتنا مال

جمع کرنے میں لگے ہوئے ہو جسے تم کھا بھی نہ سکو گے، اور ایسی عمارتیں بناتے ہو جن کی کوئی ضرورت بھی نہیں، اور آئندہ کے ایسے پروگرام بناتے ہو حالانکہ اسی تگ و دو میں تم بوڑھے ہو جاؤ گے۔

اس ارشاد میں اس کی ترغیب فرمائی ہے کہ اپنی آرزوؤں کو کم سے کم کرو، حقوق اللہ کو حسن و خوبی کے ساتھ ادا کرنے میں تیزی دکھاؤ، نیک اعمال میں لگ جاؤ، اور نیکی و بھلائی کے پودے اور درخت لگاؤ یہاں تک کہ وہ لہلہانے لگیں۔

۱۳۰...... قیامت کا حال

سوال...... اے عبداللہ! یہ کیا کر رہے ہو؟

جواب...... ابوداؤد، نسائی اور دیگر کتب حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو میں اور میری والدہ اپنی دیوار کی لپائی کر رہے تھے۔

حضور ﷺ نے پوچھا: عبداللہ! یہ کیا ہو رہا ہے؟

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بوسیدہ ہو گئی تھی اسکی ہم مرمت کر رہے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت کا معاملہ تو اس سے بھی جلدی آ رہا ہے۔

فائدہ:

آخرت کا حال بڑا مشکل، تنگی والا اور واقع ہونے میں آبادی اور عمارات کے بوسیدہ ہونے سے بھی جلد آنے والی ہے، اس لئے مسلمان آدمی کو چاہئے کہ کئی آرزوؤں اور خواہشوں میں موت میں تاخیر کی بناء پر اپنی تمام فکری و عملی صلاحیتوں کو نہ کھپا دے۔

۱۳۱...... ابلیس اور اس کے لشکر

سوال...... اے عائشہ! کس بنا پر تجھے غیرت آئی؟

جواب...... مسلم شریف میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ایک رات نبی ﷺ میرے پاس سے تشریف لے گئے، اس پر مجھے بڑی غیرت آئی، پھر واپس تشریف لائے اور میری حالت دیکھی تو فرمایا:

"اے عائشہ! کس بناء پر تجھے غیرت آئی؟

میں نے عرض کیا: کیا میں آپ کے ساتھ اپنے تعلق کے باعث آپ کے اس طرح تشریف لے جانے پر غیرت نہ کھاتی؟

حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس تیرا شیطان آگیا تھا؟

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میرے ساتھ بھی شیطان لگا ہوا ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں

میں نے عرض کیا: تو کیا ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اور آپ کے ساتھ بھی ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں، البتہ میرے رب نے شیطان کے مقابلہ میں میری مدد فرمائی اور وہ مسلمان (یعنی میرے تابع) ہو گیا۔

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث شریف میں یہ بیان فرمایا ہے کہ ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے، اس لئے اس کے مقابلہ میں اللہ کی مدد حاصل کرنے کے لئے شیطان سے ہمیشہ اللہ کی پناہ مانگتے رہنا چاہئے۔

۱۳۲...... زندگی کے آخری اعمال ہی معتبر ہیں

سوال...... کیا تم جانتے ہو یہ دو کتابیں کیسی ہیں؟

جواب...... ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں، آپ نے فرمایا: "کیا تم جانتے ہو یہ دو کتابیں کیسی ہیں؟

ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب تک آپ ہمیں بتائیں نہیں ہم نہیں جانتے

حضور ﷺ نے دائیں ہاتھ والی کتاب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ کتاب رب العالمین کے ہاں سے آئی ہے، اس میں اہل جنت کے نام اس طرح درج ہیں کہ ان کے آباء واجداد کے نام اور قبیلے بھی لکھے ہوئے ہیں اور آخر میں بطور خلاصہ یہ درج ہے کہ ہمیشہ کے لئے نہ ان میں کوئی اضافہ ہو گا نہ کوئی نام نکالا جائے گا۔

پھر آپ نے بائیں ہاتھ والی کتاب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا : یہ کتاب بھی رب العالمین کے ہاں سے آئی ہے، اس میں دوزخیوں کے نام مع ان کے آباؤاجداد کے نام اور قبیلوں کے درج ہیں، اور آخر میں بطور خلاصہ یہ درج ہے کہ ہمیشہ کے لئے نہ ان میں کوئی اضافہ ہوگا نہ کوئی نام کم کیا جائے گا۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا : یارسول اللہ ! جب فیصلہ ہو ہی چکا ہے تو پھر عمل وسعی کا کیا فائدہ ؟ حضور ﷺ نے فرمایا : حق کے راستے میں نیک اعمال کئے جاؤ، کیونکہ جنت والوں کی موت جنتیوں کے اعمال کرتے ہوئے آئے گی اور دوزخ والوں کی موت دوزخیوں کے اعمال کرتے ہوئے، کوئی بھی عمل ایسا ہو سکتا ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ فرمایا اور ارشاد فرمایا :

"تمہارے رب نے بندوں کا فیصلہ فرمادیا، ایک فریق جنت میں جائے گا اور دوسرا دوزخ میں۔"

فائدہ :

اللہ نے بندوں کا فیصلہ فرمادیا ہے، ان میں سے ایک فریق جنت میں جائے گا اور ایک فریق دوزخ میں، اللہ ہمیں دوزخ سے بچائے۔

اس حدیث شریف میں یہ بھی بتایا گیا ہے خاتمہ کے وقت کے اعمال کا اعتبار ہوگا، ہم بھی اللہ کی رحمت سے امید رکھتے ہیں کہ ہمارے آخری اعمال خیر کے ہوں اور آخری عمل کلمہ طیبہ کا زبان پر جاری ہونا ہو۔

اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ زندگی کے آخری اعمال ہی کا اعتبار ہے، اللہ سے ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارے آخری اعمال خیر والے ہوں اور لا الٰہ الا اللّٰہ کی شہادت ہمیں نصیب ہو اس لئے نیک اعمال میں جلدی کرنا ضروری ہے قبل اس کے کہ ان کا وقت ہاتھ سے نکل جائے اموال اولاد میں مشغولیت بیماری اور بڑھاپے کے عوارض لاحق ہو جائیں اور پھر موت آن دبوچے۔ اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم۔

اکیسواں باب

طب و حکمت

۱۳۳......بیماری اور اس پر صبر کی فضیلت

سوال...... اے ام سائب! کیا ہوا جو اتنی کپکپار ہی ہو؟

جواب...... مسلم شریف میں حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ ام صائبؓ کے ہاں تشریف لے گئے اور پوچھا: اے ام سائب!

کیا ہوا جو اتنی کپکپار ہی ہو؟

انھوں نے عرض کیا: کم بخت بخار آگیا۔

حضور ﷺ نے فرمایا: بخار کو برا مت کہو، کیونکہ یہ تو انسان کے گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو صاف کر دیتی ہے۔

فائدہ:

نبی ﷺ نے بخار کو برا کہنے سے منع فرمایا، اور آپ ﷺ نے واضح فرمایا کہ بخار انسان کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

۱۳۴......لدود کے ذریعہ علاج پر ناپسندیدگی

سوال...... کیا میں نے تمہیں روکا نہیں تھا کہ مجھے لدود مت کرو؟

جواب...... بخاری شریف میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرض میں ہم نے حضور ﷺ کو لدود کیا، اور آپ اشارے سے ہمیں منع فرماتے رہے کہ مجھے لدود مت کرو۔

ہم نے کہا: مریض کو تو دوا سے ناگواری ہوتی ہی ہے۔

حضور ﷺ صحت یاب ہوگئے تو فرمایا: میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ مجھے لدود مت کرو؟ (پھر کیوں منع نہیں ہوئے)

ہم نے عرض کیا: ہم نے سمجھا مریض کو تو دوا سے ناگواری ہوتی ہی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: گھر کے ہر فرد کو میرے سامنے لدود کیا جائے۔
البتہ چچا عباس کو رہنے دو کیونکہ انھوں نے تمہیں دیکھا تھا۔
نوٹ: لدود: ایک طریقہ علاج تھا جس میں مریض کے ایک جانب سے
زبردستی دوا ٹھونس دیتے تھے۔

فائدہ:

اس حدیث شریف میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ مریض کو زبردستی دوا نہ دی جائے اور مسلمان کی یہی شان ہے کہ نبی ﷺ کی پیروی کرے اور آپ کے حکم کی تعمیل کرے۔

بائیسواں باب

احکام میت

۱۳۵...... تعویذ گنڈے کی ممانعت

سوال...... اللہ تم پر رحم کرے، یہ کیا ہے؟

جواب...... مسند احمد اور ابن ماجہ وغیرہ کتب حدیث میں حضرت عمران بن حصینؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے بازو پر سونے کا یا پیتل کا کڑا بندھا ہوا دیکھا تو فرمایا:

اللہ تم پر رحم فرمائے، یہ کیا ہے؟

اس نے عرض کیا: واہنہ رگ کی قوت کے لئے ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تو تیری کمزوری کو اور بھی بڑھادے گا، اس کو اتار پھینکو، اگر تم اسے باندھے ہوئے ہی مر جاتے تو کبھی بھی فلاح نہ پا سکتے۔ (یعنی جنت میں نہ جاتے)

فائدہ:

اس حدیث میں بیہودہ ٹونے ٹوٹکے اختیار کرنے سے منع فرمایا گیا ہے کیونکہ ایسے طریقے اپنانے والے ایسی چیزوں کو تکالیف دور کرنے میں موثر سمجھ لیتے ہیں، اس لئے ایسے تعویذ گنڈے کو مرض وغیرہ سے حفاظت کی غرض سے باندھنا ایمان و اعتقاد کی کمزوری کے باعث ہوتا ہے، لہٰذا ایسی نیت و غرض سے ان کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے، فائدہ و تکلیف دینے والا تو اللہ ہے قرآن کی آیات یا حدیث میں موجود دعاؤں کو بطور دعا دم یا تعویذ اختیار کیا جائے تو ممنوع نہیں ہے، حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے یہ عمل ثابت ہے، ممانعت ایسے تعویذ گنڈوں کی ہے جن میں کسی نوع سے شرک کا احتمال ہو، یہ کڑے وغیرہ بتوں یا خود ساختہ پیروں و فقیروں کے نام پر ہوتے ہیں جو شرک کی حدود میں داخل ہیں۔ واللہ اعلم

۱۳۶...... عورتوں کو قبروں کی زیارت سے ممانعت

سوال...... آپ کس لئے بیٹھی ہیں؟

جواب...... ابن ماجہ میں حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو بہت سی عورتوں کو بیٹھے دیکھا تو پوچھا:

آپ کس لئے بیٹھی ہیں؟

انھوں نے عرض کیا: ہم جنازے کے انتظار میں ہیں۔

حضور ﷺ نے پوچھا: کیا تم لوگ غسل دو گی؟

کہنے لگیں: نہیں۔

آپ ﷺ نے پھر پوچھا: کیا جنازہ کو اٹھاؤ گی؟

کہنے لگیں: نہیں۔

آپ ﷺ نے تنبیہ فرمائی: گناہوں کے بوجھ اٹھا کر واپس چلی جاؤ۔

فائدہ:

• حضور ﷺ نے عورتوں کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا ہے، کیونکہ بہت سی عورتیں قبرستان کے آداب کا لحاظ نہیں کر سکتیں اور خوف خدا سے عاری ہو کر حیا کے منافی امور کی مرتکب ہوتی ہیں۔

۱۳۷

سوال...... اے فاطمہ! گھر سے کس لئے نکلی تھیں؟

جواب...... ابوداؤد اور نسائی میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کی روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک میت کو دفنانے گئے، دفنا کر رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہی لوٹ آئے، رسول اللہ ﷺ اپنے دروازے کے پاس پہنچ کر ٹھہر گئے، ہم نے سامنے سے ایک عورت کو آتے دیکھا، غالباً حضور ﷺ نے انہیں پہچان لیا تھا، جب وہ گزریں تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے فاطمہ! گھر سے کس لئے نکلی تھیں؟

انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس میت والوں کے ہاں تعزیت د

پُرسے کے لئے آئی تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غالباً تم ان کے ساتھ قبرستان بھی پہنچی ہو گی؟

حضور ﷺ نے یہ جملہ سختی کے ساتھ ادا فرمایا: راوی کہتے ہیں میں نے ربیعہ بن سیف سے پوچھا کہ "کدا" سے کیا مراد ہے تو انھوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں اس سے قبرستان مراد ہے۔

تیئسواں باب

فضائل قرآن کریم

۱۳۸...... قرآن کریم کی سب سے عظمت والی سورت

سوال...... قرآن میں سب سے افضل سورت (کے بارے میں) آپ کو نہ بتادوں؟

جواب...... ابن حبان اور حاکمؒ نے حضرت انسؓ کی روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ سفر میں تھے چنانچہ آپ نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو آپ کے قریب ہی ایک اور آدمی بھی ٹھہرا، نبی ﷺ نے رخ مبارک اس شخص کی طرف کیا اور فرمایا۔

"قرآن میں سب سے افضل (سورت کے بارے میں) آپ کو نہ بتادوں؟"

اس نے عرض کیا: ضرور بتادیجئے۔

چنانچہ حضور ﷺ نے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ...... الخ کی تلاوت فرمائی۔

فائدہ:

نبی ﷺ نے واضح فرمایا کہ قرآن کریم میں سب سے افضل سورۃ فاتحہ ہے۔

۱۳۹...... قرآن کریم کی سب سے عظمت والی آیت

سوال...... اے ابو المنذر! کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے پاس جو کتاب اللہ ہے اس میں سب سے عظمت والی آیت کونسی ہے؟

جواب...... مسلم اور ابوداؤد میں حضرت ابی بن کعبؓ (جن کی کنیت ابو المنذر ہے) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا:

"اے ابو المنذر! کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے پاس جو کتاب اللہ ہے اس میں سب سے عظمت والی آیت کونسی ہے؟

میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔

حضور ﷺ نے پھر پوچھا: "اے ابو المنذر! تیرے پاس جو کتاب اللہ ہے اس کی

سب سے عظمت والی آیت کونسی ہے ؟"

میں نے عرض کیا: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ......الخ

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے میرے سینہ پر تھپکی دی اور فرمایا: "اے ابوالمنذر! یہ علم تیرے لئے مبارک ہو۔"

فائدہ :

اس حدیث شریف میں آیت الکرسی کو قرآن کریم کی بڑی عظمت والی آیت فرمایا ہے، اس خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات میں سے الہ وحدانیت، حیات، علم، ملک اور قدرۃ وارادہ کو یکجا ذکر کیا گیا ہے اور یہ ساتوں ہی در حقیقت اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات ذاتی ہیں۔ واللہ اعلم

۱۴۰...... فضائل قرآن کریم

سوال...... تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ ہر روز صبح بازار لطحان یا وادی عقیق میں جائے اور وہاں سے دو عمدہ ترین اونٹنیاں پکڑ لایا کرے اور اس لانے میں نہ تو اللہ کی نافرمانی کا گناہ ہو اور نہ ہی قطع رحمی کا اندیشہ ہو ؟

جواب...... مسلم اور ابوداؤد میں حضرت عقبہ بن عامرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ صفہ میں ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا :

"تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ ہر روز صبح لطحان یا وادی عقیق کو جائے اور وہاں سے دو عمدہ ترین موٹی تازہ اونٹنیاں پکڑ لایا کرے اور اس لانے میں نہ تو اللہ کی نافرمانی کا گناہ ہو اور نہ ہی قطع رحمی کا اندیشہ ہو ؟

ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ! یہ تو ہم میں سے ہر ایک کو پسند ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا : تو پھر تم میں سے ہر ایک روزانہ صبح مسجد میں جائے اور کتاب اللہ کی دو آیتیں سیکھا کرے تو یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے کہیں بہتر ہوں گی، اسی طرح تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں چار سے، الغرض جتنی آیتیں ہوں گی اتنی اونٹنیوں کی تعداد سے بہتر ہوں گی۔

تشریح لغات :

صفه : مسجد نبوی کے ساتھ ایک چبوترا جس پر مساکین صحابہ کرامؓ رہائش پذیر تھے ان صحابہ کرامؓ کو مہمانان اسلام کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔

بطحان : مدینہ منورہ کے نواح میں ایک علاقہ جہاں بازار لگتا تھا۔

العقیق : مدینہ کے مضافات میں ایک وادی جہاں بازار لگتا تھا۔

الکوماوین : کوماء کا تثنیہ یعنی بڑی کوہان والی موٹی تازہ اونٹنی۔

فائدہ :

نبی ﷺ نے اس حدیث میں یہ بیان فرمایا ہے کہ قرآن کی دو آیتیں یاد کر کے ان پر عمل پیرا ہونا اللہ کے نزدیک دو اونٹنیاں مل جانے سے افضل ہے، کیونکہ اونٹنیاں تو دنیائی متاع ہے جو فنا ہو کر ختم ہو جائے گی اور قرآن کریم کا ثواب باقی رہ کر بڑھتا رہے گا۔ بلکہ حقیقت تو یہ کہ قرآن کی ایک آیت کا ثواب اس دنیا اور اس میں موجود سب مال ومتاع سے بھی افضل ہے۔

۱۴۱...... سورۃ اخلاص پڑھنے کی ترغیب

سوال...... کیا تم میں سے کوئی ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ سکتا ہے ؟

جواب...... ترمذی شریف میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : کیا تم میں سے کوئی ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ سکتا ہے ؟ (پھر اس کی وضاحت فرمادی کہ) سورۃ اخلاص جس نے پڑھ لی اس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا (یعنی تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب پالیا)۔

فائدہ :

اس حدیث شریف میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایک مرتبہ سورۃ اخلاص (قل ھو اللہ احد...... الخ) پڑھنے پر ایک تہائی قرآن پڑھنے کے برابر ثواب عطا ہوتا ہے۔

۱۴۲...... سورۃ زلزال، سورۃ الکافرون اور سورۃ نصر کی فضیلت

سوال...... اے فلاں شخص ! کیا تو نے شادی نہیں کی ؟

جواب...... ترمذی شریف میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی سے

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ: اے فلاں شخص کیا تو نے شادی نہیں کی؟
اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! بالکل نہیں، میرے پاس تو کچھ (مال و متاع) بھی نہیں کہ اس کو خرچ کر کے شادی کر لوں۔
حضور علیہ السلام نے فرمایا: "کیا تجھے سورۃ قل ھو اللہ احد...... الخ یاد نہیں؟"
اس نے عرض کیا: بے شک یاد ہے۔
آپؐ نے فرمایا: سورۃ اخلاص تہائی قرآن (کا ثواب رکھتی) ہے۔
آپؐ نے پھر فرمایا: کیا تجھے اذا جاء نصر اللہ...... الخ یاد نہیں؟
اس نے عرض کیا: بے شک یاد ہے۔
آپؐ نے فرمایا: سورۂ نصر چوتھائی قرآن (کا ثواب رکھتی) ہے۔
آپؐ نے پھر فرمایا: کیا تجھے سورۃ قل یا ایھا الکفرون...... الخ یاد نہیں؟
اس نے عرض کیا: بے شک یاد ہے۔
آپؐ نے فرمایا: یہ سورۃ چوتھائی قرآن (کا ثواب رکھتی) ہے۔
حضور علیہ السلام نے پھر پوچھا: کیا تجھے سورۂ اذا زلزلت...... الخ یاد نہیں؟
اس شخص نے عرض کیا: بے شک یاد ہے۔
آپؐ نے فرمایا: "یہ بھی چوتھائی قرآن کا ثواب رکھتی ہے۔ اب شادی کر ہی لو۔"

تنبیہ:

اس حدیث شریف میں ایک آدمی سے مراد خود حضرت انسؓ ہی مراد ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث شریف میں سورۃ اخلاص، سورۃ زلزال، سورۃ الکافرون اور سورۃ نصر کے حفظ کرنے اور ان کی تلاوت کی فضیلت بتائی گئی ہے۔
اس کے ساتھ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ جس شخص کو یہ سورتیں یاد ہوں وہ غریب آدمی نہیں، بلکہ مالدار ہے، تو سوچئے کہ اس کی مالداری کا کیا کہنا جس کو پورا قرآن کریم حفظ یاد ہے، بلاشبہ اس خیر کثیر و عظیم یعنی قرآن کی نعمت حاصل ہونے کے ساتھ تو وہ مالدار ترین ہو گیا۔
مسئلہ:- رسول اللہ علیہ السلام نے حضرت انسؓ کو شادی کرنے کا حکم فرمایا، اور ان

کی بیوی کے لئے مذکورہ سورتوں کو مہر قرار دیا۔ یہ ان کی خصوصیت ہے۔

۱۴۳......سورۂ بقرہ کی فضیلت

سوال...... تجھے کتنا (قرآن) یاد ہے؟

جواب...... ترمذی شریف میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر (سریہ) روانہ فرمایا، اس میں بہت سے لوگ شامل تھے، حضور ﷺ نے ان سے قرآن کریم سننا شروع کیا، ہر شخص کو جتنا قرآن یاد تھا اس نے سنایا۔ پھر آپ ایک نوجوان کے پاس تشریف لائے جو ان سب میں کم عمر تھا اور اس سے پوچھا: "تجھے کتنا (قرآن) یاد ہے؟"

اس نے عرض کیا: مجھے یہ اور یہ اور سورۂ بقرہ یاد ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے سورۂ بقرہ مکمل یاد ہے؟

اس نے عرض کیا: جی ہاں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ، تم ان کے امیر ہو۔

ان میں سے ایک معزز شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم خدا میں نے سورۂ بقرہ صرف اس خوف کی بنا پر نہیں سیکھی کہ میں اس کو (حفظ و عمل کے اعتبار سے) محفوظ نہ رکھ سکوں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قرآن شریف سیکھو پھر اس کو پڑھو اور (دوسروں کو) پڑھاؤ، اس لئے کہ جو شخص قرآن شریف سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور تہجد میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال اس تھیلی کی سی ہے جو مشک سے بھری ہوئی ہو کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے، اور جس شخص نے سیکھا اور پھر سو گیا اس کی مثال اس مشک کی تھیلی کی ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بتایا گیا ہے کہ سورۂ بقرہ کی بڑی عظیم شان ہے، کیونکہ اس میں علوم، احکام سابقہ امتوں کے حالات اور عقائد اس تفصیل کے ساتھ جمع ہیں کہ قرآن کریم کی دوسری کسی سورۃ میں اس انداز سے یکجا مذکور نہیں ہیں۔

چوبیسواں باب

فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

۱۴۴...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی فضیلت

سوال...... یہ کس نے رکھا ہے؟

جواب...... مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوئے، میں نے باہر وضو کا پانی رکھ دیا، آپ باہر تشریف لائے تو پوچھا: "یہ کس نے رکھا ہے؟"

میں نے عرض کیا: ابن عباس نے۔

حضور ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اس کو فقیہ بنا دے۔

فائدہ:

نبی ﷺ نے عبداللہ بن عباسؓ کو دعا دی کہ اللہ ان کو دین کی پوری سمجھ عطا فرمائے...... یہ بڑی اچھی دعا تھی، ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ اللہ جس سے بھلائی کا معاملہ چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس علوم قرآن کے سب سے زیادہ فقیہ و عالم تھے۔

۱۴۵...... ام المومنین حضرت صفیہ بنت حییؓ کی فضیلت

سوال...... کس بات پر رو رہی ہے؟

جواب...... ترمذی شریف میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ حضرت صفیہؓ کو معلوم ہوا کہ حضرت حفصہؓ نے ان کو "یہودی کی بچی" کہا ہے تو وہ رونے لگیں، نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں آپ نے پوچھا:

"کس بات پر رو رہی ہے؟"

انھوں نے عرض کیا: حفصہ میرے متعلق کہتی ہیں کہ میں یہودی کی بچی ہوں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: کیا خوب! آپ ایک نبی کی اولاد ہیں۔ اور آپ کے چچا نبی تھے،

اور نبی کی بیوی ہونے کا شرف حاصل ہے، تو وہ آپ کے مقابلہ میں کس بات پر فخر کرتی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت حفصہ سے فرمایا:

اے حفصہ! اللہ سے ڈرو (اور کسی کی بھی دل آزاری نہ کیا کرو)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت صفیہؓ بیان کرتی ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی کہ حضرت حفصہ اور عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو صفیہ سے ہم زیادہ عزیز ہیں کیونکہ ہم آپ ﷺ کی بیویاں آپ ہی کے خاندان سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے یہ بات آپ کو بتائی۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: عجیب، آپ نے ان سے یہ کیوں نہ کہا کہ: تمہیں مجھ پر کیوں کر فضیلت حاصل ہے جبکہ میرے شوہر محمد ﷺ ہیں اور میرے والد جدامجد ہارون علیہ السلام اور میرے چچا موسیٰ علیہ السلام تھے۔

فائدہ:

حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطبؓ خیبر کے غلاموں میں سے تھیں، جب مسلمانوں نے خیبر کو فتح کیا تو حضرت صفیہ بھی قیدی ہو کر آئیں، تقسیم غنائم میں نبی ﷺ کے حصہ میں آئیں تو آپ نے انہیں آزاد کر دیا اور ان سے نکاح کر لیا تو وہ ام المومنین ہو گئیں۔ رضی اللہ عنہا وارضاھا۔

نبی ﷺ نے جب وہ بات سنی جو ان کے بارے میں کہی گئی تھی تو یہ فرمایا کہ آپ تو اللہ کے نبی حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام جو اللہ کے نبی اور رسول ہیں اس اولاد کے چچا ہیں اور نبی ہی کی بیوی ہو اور وہ محمد (ﷺ) ہیں۔ ان کو تو تیرے جیسا فخر یہ مقام حاصل نہیں چہ جائیکہ تجھ سے بھی بڑھ کر ہو۔

اس حدیث شریف سے حضرت صفیہؓ کا نسب حضرت اسحاق، حضرت یعقوب اور حضرت ابراہیم علیہم الصلوۃ والسلام سے حتمی طور پر ثابت ہو گیا، رضی اللہ عن صفیۃ و ارضاھا، آمین۔

تنبیہ:

اس حدیث نے یہ بھی واضح کر دیا کہ نبی ﷺ اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ہیں اور صفیہؓ اولاد اسحاق علیہ السلام سے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد بنی

اسرائیل وبنی اسماعیل باہم ابن العم وبنت العم ہوئی، اس طرح حضرت صفیہؓ بھی حضور ﷺ کی بنت العم ہوئیں جس کا تذکرہ حضرت حفصہ وعائشہؓ نے کیا تھا۔ واللہ اعلم۔

پچیسواں باب

قیامت، جنت دوزخ

۱۴۶...... جہنم کی گہرائی

سوال...... کیا تمہیں پتہ ہے کہ یہ کیا ہوا؟

جواب...... مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ اچانک دھماکے کے ساتھ کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا:

"کیا تمہیں پتہ ہے کہ یہ کیا ہوا؟"

ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: یہ اس پتھر کی آواز تھی جو اللہ نے جہنم میں ستر سال پہلے ڈالا تھا، وہ اب جہنم کی تہہ میں ایک انداز میں پہنچا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث شریف میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے جہنم میں ایک پتھر کو ستر سال قبل ڈالا تھا، جب وہ جہنم کی تہہ سے جا کر لگا تو آواز پیدا ہوئی جو اتنی شدید تھی، اس ارشاد سے جہنم کی گہرائی کی انتہا بتانا مقصود ہے۔ (کہ اتنی گہری ہے ایک پتھر کو تہہ تک پہنچنے میں ستر سال کا عرصہ لگا)۔ واللہ اعلم

چھبیسواں باب

تفسیر قرآن کریم

۱۴۷ ...... سورۂ یٰسین

سوال ...... اے ابوذر! کیا تمہیں خبر ہے کہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟

جواب ...... بخاری شریف اور ترمذی میں حضرت ابوذرؓ کی روایت ہے کہ ایک روز غروب شمس کے وقت میں نبی علیہ السلام کے پاس مسجد میں تھا، آپ نے پوچھا:

”اے ابوذر! کیا تمہیں خبر ہے کہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟

میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا: سورج چلتا رہتا ہے یہاں تک عرش کے نیچے سجدہ میں گر جاتا ہے، پھر طلوع کی اجازت طلب کرتا ہے تو اس کو اجازت مل جاتی ہے عنقریب ایسا ہوگا کہ وہ سجدہ کرے گا مگر اس کا سجدہ قبول نہیں ہوگا، پھر وہ طلوع کی اجازت طلب کرے گا تو اس کو اجازت نہ ملے گی، پھر اسے حکم ہوگا کہ جس طرف سے آئے ہو اسی طرف کو لوٹ جاؤ، چنانچہ وہ مغرب سے طلوع ہو جائے گا، اسی حقیقت کو سورۃ یٰسین کی اس آیت میں بیان کیا گیا ہے:

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ

فائدہ:-

عرش کے نیچے سجدہ کرنے کا مطلب ہے کہ سجدہ کرنیوالوں کی طرح اپنی تابعداری کا اظہار کرتا ہے، سورج چلتا رہتا ہے حتیٰ کہ چوتھے آسمان پر آدھی رات کے وقت پہنچتا ہے، اور وہاں سے عرش تو بہت ہی دور ہے، وہاں اپنے رب کو سجدہ کرتا ہے اور حسب معمول مشرق سے طلوع کی اجازت طلب کرتا ہے، چنانچہ اجازت مل جاتی ہے، پھر جب قیامت کی بڑی علامات شروع ہوں گی تو وہ سجدہ اور طلب اجازت کا ارادہ کرے گا تو اجازت نہ ملے گی بلکہ حکم ہوگا کہ جدھر سے آئے ہو اسی طرف کو لوٹ جاؤ، چنانچہ وہ واپس لوٹ جائے گا اور مغرب سے طلوع ہوگا، اس ارشاد باری تعالیٰ میں اسی کا بیان ہے کہ: والشمس تجری لمستقر لها ...... الخ

مراجع و مصادر

اس کتاب کی تیاری میں درج ذیل کتب سے مدد لی گئی

۱...... صحیح بخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ بخاری۔

۲...... صحیح مسلم معہ شرح نووی۔ امام مسلم بن حجاج بن مسلم نیشاپوری

۳...... صحیح سنن ترمذی باختصار السند۔ محمد ناصر الدین البانی، مطبوعہ بیروت ۱۹۸۸ء

۴...... الترغیب والترھیب ۔ امام حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری مطبوعہ بیروت

۵...... التاج الجامع للاصول فی احادیث الرسول ﷺ ۔ منصور علی ناصف، مطبوعہ بیروت

۶...... اللؤلؤ والمرجان۔ محمد فواد عبدالباقی مطبوعہ مکہ مکرمہ۔

۷...... ریاض الصالحین۔ امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی دمشقی۔ بیروت